يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ط

الحمد لله الموفق انى كتبت هذه الرسالة والصحيفة العجالة لعلاج مرض المتنصرين الذى امتد مده وعرقتهم مدله واكلتهم نار انكار الفرقان والصول على كتاب الله القران - فاردنا ان ننجيهم من مخلب الحمام - ونريهم سوء داءهم ونهديهم الى دواء السقام - فالفنا هذا الكتاب مع انعام كثير لمن اجاب - وهو خمسة الاف من الدراهم لكل من اتى بمثله وارى العجاب - وهو بفضل الله حسن وطيب والطف وادق - وسميته الحصة الاولى من

نور الحق

عسى ربكم ان يرحمكم
وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم
للكافرين حصيرا ان هذا القران يهدى
للتى هى اقوم ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصالحات ان
لهم اجرا كبيرا ○

قد طبع فى المطبع المصطفائى بريس فى لاهور سنه ١٣١١ هجري

بار اول جلد ١٤٠٠

قيمت فى جلد ١٢ ار



الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد رسله وصفوة

تمام تعریفین خدا کے لئے ثابت ہین جو تمام عالمون کا پروردگار ہے اور درود اور سلام اُسکے نبیون کے سردار پر جو اُسکے دوستون میں کا

احبته وخيرته من خلقه ومن كل ماذرء وبرء وخاتم انبيائه وفخر اوليائه

برگزیده اور اسکی مخلوق اور ہر ایک پیدائش مین سے پسندیده اور خاتم الانبیا اور فخر اولیا ہے - ہمارا سید ہمارا امام ہمارا نبی

سيدنا وامامنا ونبينا محمد المصطفى الذي هو شمس الله لتنوير قلوب اهل

محمد مصطفی جو زمین کے باشندون کے دل روشن کرنے کے لئے خدا کا آفتاب ہے - اور سلام اور

الارضين - وآله وصحبه وكل من آمن واعتصم بحبل الله واتقى وجميع عباد الله

درود اُس کی آل اور اُسکے اصحاب اور ہر ایک پر جو مومن اور حبل الله سے پنجہ زن ہوا اور متقی ہوا اور ایسا ہی تمام خدا کے

الصالحين - اما بعد فاعلموا ايها الاخوان بارك الله فيكم ولكم وعليكم ان فساد

تمام نیک بندون پر سلام بعد اسکے اے بھائیو خدا تم مین اور تمہارے لئے اور تم پر برکت نازل کرے تمہین معلوم ہو

زماننا هذا قد بلغ الى النهاية وسود الشرك والفسق والارتداد وجوه كثير

کہ ہمارے اس زمانہ کا فساد انتہا تک پہنچ گیا اور شرک اور بدکاریون اور ارتداد نے بہتون کے مونہہ کو سیاہ

من الناس وانتابت الفتن المبيدة والبدعات المستحدثة ولم تزل تتابع الى ان ادركت

کر دیا ہے اور ہلاک کرنیوالے فتنے اور نئی نکلی ہوئی بدعتین پے در پے ظاہر ہو رہی ہین ان کا [illegible]

عصب الضلالة الذين كانوا سفهاء بادي الرأي وكانوا من تعاليم الله غافلين -

پے در پے [illegible] ان لوگون کو [illegible] عقل سے [illegible] الہی تعلیمون سے غافل تھے -

وانتم ترون العواصف التي هبت في هذه الايام والشرور التي هاجت وماجت

[illegible] شرارتین برانگیختہ اور موجزن

اعلان

عندنا کتب قد الفنا ها فمن اراد ان یشتریها فلیطلب منا و ھی ھذہ

شمار	نام کتاب	قیمت
۱	براہین احمدیہ حصہ چہارم	للعہ ۸ر
۲	سرمہ چشم آریہ	عر
۳	آئینہ کمالات اسلام	عر
۴	التبلیغ	۸ر
۵	برکات الدعا	۲ر
۶	شہادۃ القرآن	۶ر
۷	حمامۃ البشریٰ الی اھل مکۃ و صلحاء ام القریٰ	عصر
۸	کرامات الصادقین تفسیر سورۃ الفاتحہ	عصر
۹	فتح اسلام ۸ر توضیح المرام ۴ر ازالہ اوہام	سے ر
۱۰	تحفہ بغداد	۲ر
۱۱	نور الحق حصہ ثانی	۶ر
۱۲	اتمام الحجۃ علی الذی لج وزاغ عن المحجۃ فی رد حیات المسیح	۳ر
۱۳	شحنہ حق ۔ جنگ مقدس ۔ تحذیر المومنین ۔	۸ر
۱۴	تصدیق البراہین الاحمدیہ تصنیف مولانا المولوی الحکیم نور الدین	عصر ۸ر
۱۵	فصل الخطاب لمقدمۃ اھل الکتاب تصنیف مولانا الموصوف	علعہ ر

راقم میرزا احمد من قادیان

كافرين - وما كان لهم ان يتكلموا في مسلمين الا خائفين ولكنهم لايبالون
کا فر کہا اور انہیں نہیں چاہئے تہا کہ بے ڈر ہو کر مسلمانون کے حقمین ایسے کلمات مُنہ پر لاتے مگر وہ لوگ خدا تعالی کی ممانعت

نهي ذي الجلال بل لهم اعمال دون ذلك يقولون للمسلم لست مومنا
کی کچہہ پروا نہیں کرتے بلکہ وہ تو اور ہی کامون مین لگے ہوئے ہین مسلمانون کو کہتے ہین کہ تو مومن نہیں

ويعلمون انهم تركوا القران بقولهم هذا واتخذوه مهجورا فبعدوا عن الحق فقست
اور جانتے ہین کہ ایسا کہنے سے وہ قرآن کو چہوڑتے ہین اور قرآن کو تو وہ چہوڑ ہی بیٹھے ہین سو اسی وجہ سے وہ سچائی سے دور جا پڑے

قلوبهم يفعلون ما يشاؤن ولا يتقون افتراءا ولا زورا وكذلك افتروا علينا وحثوا
اور انکے دل سخت ہو گئے جو چاہتے ہین کرتے ہین نہ افترا سے کچہہ پرہیز اور نہ جہوٹہہ سے کچہہ خوف اور اسی طرح انہون نے ہمپر افترا کیا

ناسا كثيرا من ذوي سفه على ايذاءنا وكفرونا من غير علم ولا برهان مبين -
اور بہت سے نادان لوگون کو ہمارے ستانے کیلئے اُٹہایا اور ہمین کافر ٹہرایا حالانکہ کوئی بہی وجہ کفر نہیں تہی -

وامامهم في هذه الفتاوى شيخ عاري الجلدة من الحلل الانسانية والديانة الايمانية
اور ان فتوون مین پیشوا اُن کا ایک شیخ ہے جو انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ اور برہنہ اور ایمانی دیانت سے عاری ہے

وتبعوه امثاله جهلا وحمقا وما كنا كمجهول لا يعرف بل كانوا على اسلامنا مطلعين -
اور انکے پیرو اسی کی مانند ہین جو محض جہل اور حمق سے اسکے پیچہے ہو لئے اور ہم ایسے نہیں تہے جو ہمارا حال اُنسے پوشیدہ ہو بلکہ ہمارے اسلام پر مطلع تہے

وما صرنا بتكفيرهم كافرين عند الله ولكن سبر ايمانهم وتقواهم ومبلغ فهمهم وعلمهم
اور ان کے کہنے سے ہم خدا کے نزدیک کافر نہیں ہو گئے مگر اُن کا ایمان اور ان کا تقوی اور ان کا اندازہ فہم اور علم سب ازمایا

وتبين ما كانوا يسترون وبان انهم كانوا حاسدين - يا حسرتا عليهم ما عطف
گیا اور جو کچہہ وہ چہپاتے تہے وہ سب ظاہر ہو گیا اور کہل گیا کہ وہ حاسد ہین - اُن پر افسوس کہ اُنہیں سے ایک بہی ہماری طرف

الينا احد منهم ليسئل ما اشكل عليه حلما ورفقا وما سمعنا صكة مستفتح من المسترشدين
متوجہ نہ ہوا تا اپنی مشکلات کی نسبت حلم اور رفق سے سوال کرتا اور ہمنے کسی کہٹکہٹانیوالے کا کہٹکا نہ سُنا جو رشد حاصل کرنیکا طالب ہو

وما جاءنا احد منهم بصدق القلب وصحة النية بل بادروا الى التكفير وكفروا قبل
اور کوئی انہین میں ہمارے پاس صدق قلب اور صحت نیت سے نہ آیا بلکہ جہٹ پٹ تکفیر کی طرف دوڑے اور قبل اسکے جو ہمارا کفر

ان يثبت كفرنا ثم ما اقتصروا عليه بل قالوا ان هؤلاء مرتدون خارجون من الدين
ثابت ہو کافر ٹہرایا اور پہر اسی پر بس نکیا بلکہ یہ کہا کہ یہ لوگ مرتد اور دین سے خارج ہین

من كل طرف وصبت كوابل على الاسلام حتى حل كل قلب حب الدنيا

ہوکر بارش کیطرح اسلام پر گر رہی ہین یہانتک کہ ہریک دل مین دُنیا کی محبت اور دنیا کی شہوات گھر کر گئین

وشهواتها الا الذي عصمه رحمه الله فانثنى بفضل منه ورحمه وكان من المحفوظين

اور اُن سے کوئی نہین بچ سکا بجز اُسکے جسکو خدا کے رحم نے بچالیا پہر جسپر رحم ہوا وہ فضل اور رحم الٰہی کو ساتھ ان تمام بلاؤن سے باہر نکل آیا

وترون كيف ذهبت ريح عامة المسلمين وتفرقوا وانتشروا انتشار الجراد

اور تم دیکھ رہے ہو کہ کیسی عام لوگون کی ہوا نکل گئی اور اُنمین نااتفاقی اور تفرقہ پیدا ہو گیا اور وہ ٹڈیون کیطرح

واستنّت نفوسهم الامارة استنان الجياد وتركوا اسير المتقين المتواضعين

الگ الگ جا پڑے اور اُن کے بیرا نفسون نے خود رو گھوڑون کیطرح توسنے شروع کئے اور پرہیزگارون اور فروتنون کی خصلتین

هذه احوال العامة واما حال علماء هذه الديار فهو شر من ذلك ما بقي لاكثرهم شغل

انہون نے چہوڑ دین یہ تو عام لوگون کا حال ہے مگر اس ملک کے اکثر عالمون کا حال اس سے بھی بدتر ہے انہین سے بہتون کا شغل

من غير ان يكذبوا صدوقا او يكفروا امومنا وليس معهم من العلم الا كنغبة طير اصغر

بجز اسکے اور کچھ نہین کہ کسی سچے کو جھوٹا قرار دین یا کسی مومن کو کافر ٹھہرا دین انکا علم تو فقط اس قدر ہے جیسے کہ چھوٹے

الطيور او اقل منها ولكن الكبر اكبر من كبر الشياطين يعلون انفسهم بغير

بلکہ بہت سے کم قدر پرند کی چونچ مین پانی سما سکتا ہے مگر تکبر شیطان کے تکبر سے بھی زیادہ ہے - یہ لوگ اپنی تئین بے وجہ اونچا کھینچتے

حق ومن كان تبوء ذروة في الفضل والعلم فهو ليس في اعينهم الا جاهل غبي

ہین اور جو شخص درحقیقت فضل اور علم کے بلند ٹیلے پر جاگزین ہو وہ انکی نظر مین ایک جاہل غبی ہے اور جو شخص

ومن ملاء قلبه ايمانا ومعرفة فهو ليس عندهم الا كافر دجال فانظروا كيف

درحقیقت ایمان اور معرفت سے بہر گیا وہ انکے نزدیک ایک کافر دجال ہے - سو دیکھو کیسی حقیقتین

عميت عليهم الحقايق وكذلك يجعل الله مآل الزائغين المعتدين - وقد رأيتم

ان پر چھپ گئین اور خدا ایسا ہی اُن لوگون کا انجام کرتا ہے جو ٹیڑھی چلتے اور حد سے گذرتے ہین - اور آپ لوگون نے دیکھا

انا كيف اوذينا من لسنهم انهم كذبونا وشتمونا ولعنونا وما كان لهم علينا ذنب

کہ ہم کیسے ان لوگون کی زبانون سے ستائے گئے انہون نے ہمین جھٹلایا گالیان نکالین لعنتین کین اور ہمنے کوئی انکا گناہ نہین کیا تھا

وما كنا مجرمين - ثم ما اقتصروا عليه بل جاؤا يهرعون الينا مشتعلين وسمّونا

اور نہ کوئی جرم سرزد ہوا تھا - پہر انہون نے اسی پر قناعت نہ کی بلکہ اشتعال طبع سے ہماری طرف دوڑے اور ہمارا نام

وہو ربنا ارحم الراحمین +
ہم پر رحم کیا اور وہ ہمارا خدا تمام میں سب سے بڑھکر ہے -

وانتم تعلمون ایہا الاخوان انّ فتاوی التکفیر ما کانت
اور بھائیو آپ لوگ جانتے ہین کہ تکفیر کے فتوے کسی تحقیق پر مبنی نہیین تھے

مبنیّۃ علے تحقیق وما کان فیہا رائحۃ صدق بل نسجوا کلہا بمنسج الکید
اور اُن مین سچائی کی بو بھی نہیین تھی بلکہ وہ سب فتوے کر اور ظلم اور جھوٹ کی تُر

والظلم والزور افتراءً وحسداً من عند انفسہم وکانوا یعرفوننا ویعرفون ایماننا
پر بُنے گئے تھے لیکن محض افترا اور نفسانی حسد سے اور یہ لوگ خوب جانتے تھے کہ ہم مومن ہین اور

ویرون باعینہم انا نحن مسلمون نومن باللہ الفرد الصمد الاحد قائلین لا الہ الا
اپنی آنکھون سے دیکھتے تھے کہ ہم مسلمان ہیں خدا ئے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہین اور کلمہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہین۔

ہو ونومن بکتاب اللہ القرآن ورسولہ سیدنا محمد خاتم النبیین ونومن
اور خدا کی کتاب قرآن اور اُسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء ہے مانتے ہین - اور فرشتون

بالملائکۃ ویوم البعث والجنۃ والنار ونصلی ونصوم ونستقبل القبلۃ ونحرم
اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے ہین اور نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہین اور اہل قبلہ ہین اور جو کچھ

ما حرم اللہ ورسولہ ونحل ما احل اللہ ورسولہ ولا نزید فی الشریعۃ ولا ننقص منہا
خدا اور رسول نے حرام کیا اسکو حرام سمجھتے اور جو کچھ حلال کیا اسکو حلال قرار دیتے ہین اور نہ ہم شریعت مین کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہین

مثقال ذرّۃ ونقبل کلما جاء بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وان فہمنا او لم
اور ایک ذرہ کی کمی بیشی نہین کرتے اور جو کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہمین پہنچا اسکو قبول کرتے ہین چاہے ہم اسکو سمجھین یا نہ سمجھے

نفہم سرہ ولم ندرک حقیقتہ وانا بفضل اللہ من المومنین الموحدین المسلمین
بھید کو سمجھ سکین اور اسکی حقیقت تک پہنچ سکین اور ہم اللہ کے فضل سے مومن موحد مسلم ہین -

وما خالفنا المکفرین الا فی وفات عیسی ابن مریم علیہ السلام
اور جن لوگون نے ہمین کافر ٹھرایا ان سے ہم صرف اس بات مین اُنکے مخالف ہین کہ ہم حضرت عیسے کی وفات

فاغتاظوا غیظا شدیدا وملئوا منہ کانہم لا یومنون بآیۃ یا عیسے انی متوفیک
کے قائل ہین وہ لوگ بہت غضبناک ہوئے اور غصہ سے بھر گئے گویا انہین اس بات پر کچھ ایمان نہین کہ اے عیسے مین تجھے وفات دونگا

آل عمران

وفي قتلهم اجر عظيم وغصب اموالهم حلال طيب ولو بالسرقة واخذ نسائهم

اور ان کا قتل کرنا بڑے ثواب کی بات ہے اور ان کا مال لوٹنا اگرچہ چوری سے ہی کیون نہ ہو حلال طیب ہے اور انکی عورتون کو

وسبي ذراريهم عمل صالح وحسن ومن انسل بسحرة وسقط على احد من مسافريهم

پکڑ لینا اور انکی اولاد کو غلام بنانا ایک عمل صالح ہے اور داخل ہے اور جو شخص فجر کو پہلے وقت اٹھے اور جنگل مین نکل جائے اور انکے مسافرون مین سے

كاللصوص فهو من عباد الصالحين - هذه اقوالهم وفتاواهم وما انتهوا الى

کسی پر چورون کیطرح حملہ کرے تو وہ بڑا نیک بندہ ہے - یہ انکی باتین اور یہ انکے فتوے ہین اور اب تک ان

هذا الوقت من هذه الفتن الصماء وما فاؤا الى الارعواء وما كانوا متندمين -

نہایت پرشنیع فتنون سے باز نہین آئے اور ... کی طرف رجوع نہین کیا اور نہ نادم ہوئے -

ولولا خوف سيف الدولة البرطانية لمزقونا كل ممزق ولكن هذه

اور اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمین ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے لیکن یہ دولت

الدولة القاهرة السائسة المباركة لنا جزاها الله منا خير الجزاء تؤوي

برطانیہ غالب اور باسیاست جو ہمارے لئے مبارک ہے خدا اسکو ہماری طرف سے جزاء خیر دے کمزورون کو اپنی مہربانی

الضعفاء تحت جناح التحنن والترحم فما كان لقوي ان يظلم الضعيف فنعيش

اور شفقت کے پرون کے نیچے پناہ دیتی ہے پس ایک کمزور پر زبردست کچھ تعدی نہین کر سکتا سو ہم اس سلطنت

تحت ظلها بالامن والعافية شاكرين - وان هذا فضل الله علينا واحسانه انه

کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہین اور شکر گذار ہین اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے جو اس نے ہمین کسی ایسے

ما فوض امرنا الى ملك ظالم يدوسنا تحت الاقدام ولا يرحم بل اعطانا

ظالم بادشاہ کے حوالہ نہین کیا جو ہمین پیرون کے نیچے کچل ڈالتا اور کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اس نے ہمین ایک

ملكة راحمة التي تربينا بوابل الاحسان والاكرام وتنهضنا من حضيض

ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمین ذلت اور کمزوری کے

الضعف والهوان فجزاها الله خير ما جازى ملكا عادلا عن رعيته واجزل لها الاجر

پستی سے اوپر کیطرف اٹھاتی ہے سو خدا اسکو وہ جزا خیر دے جو ایک عادل بادشاہ کو اسکی رعیت پروری کیوجہ سے ملتی ہے اور اسکو بہت ہی بدلہ

وبارك فيها ولها وتفضل عليها بنعماء التوحيد والاسلام ورحمها كما هي رحمتنا

دے اور اس مین اور اسکے لئے برکت نازل کرے اور اسپر یہ احسان بھی کرے کہ وہ مسلمان ہو جائے اور توحید اور اسلام کی نعمت اسکو ملے اور اسپر رحم کرے جیسا کہ اس نے

واهية كحاطب ليل أو طالب سيل ونصروا النصارى بكلماتهم و
اور بیہودہ اور سست روائتین انہون نے جمع کین جیسے کوئی رات کو ہر ایک قسم کی خشک تر لکڑی جمع کرتا ہو یا جیسے کوئی طوفان کا طالب ہوتا ہے اور انہون نے

قالوا ان المسيح منفرد ببعض صفاته وما وجد فيه من كمال وجلال وعظمة فهو
نصاریٰ کو اپنی باتون سے مدد دی جیساکہ انہون نے کہا کہ مسیح ابن مریم اپنی بعض صفات مین بےمثل ہے اور جو کمال اور بزرگیان اسمین پائی جاتی ہین

لا يوجد في غيره انه كان على اعلى مراتب العصمة ما مسه الشيطان عند تولده
اس کے غیر مین نہین پائی جاتین وہ اُن مین ایک یہ ہے جو اعلےٰ درجہ پر گناہون سے پاک ہے شیطان نے اسکی پیدائش کے وقت اسکو

ومس غيره من الانبياء كلهم ولا شريك له في هذه الصفة حتى خاتم النبيين
چھوا نہین اور بجز اسکے سب نبیون کو چھوا اور کوئی شیطان کے مس سے بچ نہ سکا مگر ایک مسیح اور اس صفت مین نبیون مین سے اسکا کوئی بھی شریک نہین یہان تک کہ

وقالوا انه كان خالق الطيور كخلق الله تعالى وجعل الله شريكه باذنه والطيور التي
اور خدا تعالیٰ کیطرح وہ پرندون کا بھی خالق تھا اور خدا تعالیٰ نے اپنے اذن سے اسکو اپنا شریک بنایا۔ وہ سب پرندے

توجد في هذا العالم تنحصر في القسمين خلق الله وخلق المسيح فانظر كيف جعلوا
جو دنیا مین پائے جاتے ہین دو قسم کے ہین کچھ خدا کی پیدائش اور کچھ مسیح کی سو دیکھو کیونکر

ابن مريم من الخالقين۔ ويشيعون في الناس هذه العقائد ولا يدرون ما فيها
ابن مریم کو خالق بنا دیا۔ اور لوگون مین یہ عقاید شائع کرتے ہین اور نہین جانتے کہ ان عقیدون

من البلايا والمنايا ويؤيدون المتنصرين۔ وهلك بها الى الآن الوف من
مین کیا کیا بلائین اور موتین ہین اور نصاریٰ کو مدد پہنچا رہے ہین۔ اور ان عقاید کی شامت سے اب تک ہزارون انسان

الناس ودخلوا في الملة النصرانية بعد ما كانوا مسلمين۔ وما كان في القرآن
ہلاک ہوچکے اور نصرانی مذہب مین داخل ہوگئے بعد اسکے جو وہ مسلمان تھے اور قرآن مین مسیح کے پرندے

ذكر خلقه على الوجه الحقيقي وما قال الله تعالى عند ذكر هذه القصة فيصير
بنانے کا ذکر حقیقی طور پر کہین بھی نہین اور خدا نے اس قصہ کے ذکر کرنے کے وقت یہ نہین فرمایا کہ فیصیر

حيا باذن الله بل قال فيكون طيرا باذن الله فانظروا لفظ فيكون ولفظ طيرا
حیا باذن اللہ بلکہ یہ فرمایا کہ فیکون طیرًا باذن اللہ سو لفظ فیکون اور لفظ طیرًا مین غور کرو کہ

لم اختارهما العليم الحكيم وترك لفظ يصير وحيا فثبت من ههنا
کیون اس علیم حکیم نے انہین دونون لفظون کو اختیار کیا اور لفظ فیصیر حیا کو چھوڑ دیا سو اس جگہ ثابت ہوا کہ

بوعد الوفات الذي قد صُرّح فيها وكانهم لا يعرفون اية فلما توفيتني التي فيها

اور نہ وعدہ وفات پر ایمان ہے جسکی اس آیت میں تصریح ہے اور گویا وہ لوگ اس آیت کو بھی پہچانتے نہیں جسمین حضرت عیسیٰ کا اقرار

اشارة الى انجاز هذا الوعد ووقوع الموت والايات بينة منكشفة فلعلهم في شك

ہے کہ تو نے مجھے وفات دی یہ وہی آیت فلما توفیتنی ہے جسمین اس وعدہ موت کے پورے ہونے کیطرف اشارہ ہے جو آیت انی متوفیک

من كتاب مبين - فنبذوا كتاب الله وراء ظهورهم بعد ما كانوا مؤمنين -

مین ہو چکا تھا آیات کھلے کھلے ہین مگر شاید یہ لوگ قرآن پر یقین نہین رکھتے اور شک مین ہین اور کتاب اللہ کو انہون نے ایمان لانیکے بعد اپنی پس پشت پھینکدیا ہے

وتعجبتُ ولا تعجّب من ختم الله واضلاله ان اكثر علماء هذه الديار

اور مینے تعجب کیا اور خدا کے قہر اور اُس کے گمراہ کرنے سے کچھہ تعجب بھی نہین کہ اس ملک کے اکثر مولوی

فسد ولحتى عطّلت حواسهم وسُلبت عقولهم وغُمرت مداركهم وكدّرت آراءهم

بگڑ گئے یہانتک کہ اُن کے حواس بیکار اور معطل ہوگئے اور اُنکی عقلین مسلوب ہوگئین اور انکی دماغی قوتین گم ہوگئین

وغشيت اعينهم فيا عجبا لفعل الله وقهره كيف اخذ كلما كان عندهم من البصيرة

اور اُنکی راؤن پر تاریکی چھا گئی اور آنکھون پر پردہ پڑ گئے سو دیکھو خدا کا کام اور اُسکا قہر کس طرح اُسنے انکی بصیرت اور معرفت اور دانائی لے لی

والمعرفة والدراية وتركهم في ظلماتٍ لا يبصرون لا ياخذهم رقّة على مصائب

اوران کو اندھیرے مین چھوڑ دیا اُن کا دل اسلام کی مصیبتین دیکھہ کر کچھہ بھی نرم نہین ہوتا

الاسلام يكفروننا ويكفرون كلمن خالفهم من المسلمين في ادنى امر ولو في بعض مسايل الاستنجاء

ہمین کافر ٹھہراتے ہین اور نہ صرف ہمین بلکہ ہر یک مسلمان اُنکے نزدیک کافر ہے جب کہ وہ ایک ادنی بات مین بھی انکا مخالف ہو

ويدّعون المسلمين بايديهم ويريدون ان يقللوا الاسلام ويرون باعينهم ان النصارى

اگرچہ کسی استنجا کے مسئلہ مین ہی اختلاف ہو مسلمانون کو دھکے دیدیکر دین سے باہر نکالتے ہین اور چاہتے ہین کہ اسلام بہت کم رہجائے اور اپنی آنکھون سے

قد غلبوا وكثر مذهبهم وامتد الى اقطار الارض وهم ينسلون من كل حدب واتخذوا

دیکھتے ہین کہ نصاری غالب آگئے اور اُن کا مذہب زمین پر بہت بڑھ گیا اور زمین کے کنارون تک پھیل گیا اور ہر یک بلندی اُنہین کے حصہ مین آگئی

العبد العاجز الٰهًا ونحتوا الهنا وابا ورسوا على خزعبلاتهم امثال الجبال والربا وعلماءنا

اور ایک عاجز بندہ کو اُنہون نے خدا ٹھہرایا اور اپنی طرف سے باپ اور بیٹا تراش لیا اور اپنی باطل باتون پر پہاڑون اور ٹیلون کی

هؤلاء عقدوا الجهلاتهم للحبا وصارت كلماتهم لزهر فريتهم كالصبا وجمعوا روايات

طرح استحکام پکڑ گئے اور یہ ہمارے مولوی لوگ اُنکے آگے اُنکی باطل باتون کے سننے کیلئے زانو بانده کر بیٹھ گئے اور اُنکی باتین صبا ہوئین گلوں کو لئے ہوا کے حکم مین ہو گئیں

المخفية او الذي رسا على جهله عمدًا وغرق في لجة التقليد غرقًا حتى فقد اثر
نہین پہنچ سکے یا وہ شخص ایسے کلمات کہیگا جو جہالت کی باتون پر اڑ بیٹھا اور تقلید کے دریا مین غرق ہوگیا یہانتک کہ انسانی
حرية الانسانية وسقط في شبكة لا تخلص منها وتابع اثر ابليس اللعين
آزادی کے نام ونشان کو کہو بیٹھا اور ایسے جال مین پہنس گیا جسمین سے نجات نہین اور ابلیس لعین کے نشان قدم کا پیرو ہوگیا
والذي آمن بالقرآن والقى نفسه تحت هدايانه فلن يرضى بمثل هذه العقائد
اور وہ شخص جو قرآن پر ایمان لایا اور اسکی ہدایتون کے نیچے اپنے تئین ڈالدیا سو وہ ایسے عقائد پر کبھی راضی
بل لا يسوغ له قول يخالف القرآن بالبداهة ويعارض بيناته ومحكماته صريحًا
نہین ہوتا بلکہ وہ ایسی باتکو جو صریح قرآن کے مخالف اور اسکی محکم آیتون کے کہلے کہلے معارض ہین ناجائز
واي ذنب اكبر من ذلك ان احد ايومن بالقرآن ثم يرجع وينكر بعض هداياته
سمجھے گا اور اس سے بڑھکر اور کونسا گناہ ہوگا کہ ایک شخص قرآن پر ایمان لاکر پہر رجوع کرے اور اسکی بعض ہدایتون سے انکاری
ويتبع المتشابهات ويترك المحكمات ويحرّف القرآن ويغير معانيه من مركزها
ہوجاے اور متشابہات کی پیروی کرنے لگے اور محکمات کو چہوڑدے اور قرآن کی تحریف کرے اور اُسکے معانی کو اُن کے مرکز مستقیم
المستقيم ويؤيد باقواله قومًا مشركين - ولكن الذي تمسك بكتاب الله وآمن
سے پہیردے اور اپنی باتون سے مشرکون کو مدد دے - مگر وہ شخص جسنے کتاب اللہ سے پنجہ مارا اور جو کچہ اُسمین
بما فيه صدقًا وحقًا فاي حرج عليه واي ضير ان ترك روايات أخرى التي
ہے اُن سب باتون پر ایمان لایا اور سچ اور حق سمجھہ لیا پس اسپر کونسا حرج اور کونسا مضایقہ ہے اگر وہ ایسی روایتون کو
تخالف بينات القرآن وليست ثابتة من رسول الله صلعم بثبوت قطعي يقيني الذي يساوي
چہوڑدے جو قرآن کے کہلے کہلے بیانات کی مخالف ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی قطعی اور یقینی طور سے ثابت نہین
ثبوت القرآن وتواتره او ترك مثلًا معان تخالف نصوصه واختار الموافق ولو
جو قرآن کے ثبوت اور تواتر سے برابری کرسکے یا مثلاً کوئی ایسے معانی ترک کرے جو نصوص قرآنیہ کے مخالف ہین اور وہ معنے اختیار
بالتاويل بل هذا من سير الصالحين المتقين - ومن سير الصديقة رضي الله عنها
کرے جو اُسکے موافق ہین اگرچہ تاویل سے ہی سہی بلکہ یہ تو نیکبختون اور متقیون کا طریق ہے - اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
أم المؤمنين - فالواجب على المومن المسلم المتورع الذي يتقي الله حق التقات
مادر مومنان کی طریق اور خصلت مین سے ہے پس ایسے شخص پر جو مومن مسلمان پرہیزگار ہے اور خدا سے جیسا کہ حق ڈرنیکا ہے ڈرتا ہے واجب ہے

ان الله ما اراد ههنا خلقا حقيقيا كخلقه عز وجل ويؤيده ما جاء في كتب
کہ اس جگہ خدا تعالی کی مراد حقیقی خلق نہیں ہے اور وہ خالقیت مراد نہیں ہے جو اسکی ذات سے مخصوص ہے اور اسکی تائید وہ بیانات
التفسير من بعض الصحابة ان طير عيسى ما كان يطير الا امام اعين الناس
کرتے ہیں جو بعض صحابہ سے تفسیروں میں بیان ہوئی ہیں اور وہ یہ کہ عیسی کا پرندہ اسی وقت تک پرواز کرتا تھا جبتک کہ وہ لوگونکی
فاذا غاب سقط على الارض ورجع الى اصله كعصا موسى وكذلك كان احياء عيسى
نظروںکے سامنے رہتا تھا اور جب غائب ہوتا تھا تو گر جاتا تھا اور اپنی اصل کیطرف رجوع کرتا تھا جیسے عصا موسی کا اور عیسی کا مردوںکو زندہ کرنا
فاين الحيات الحقيقي فلاجل ذلك اختار الله تعالى في هذا المقام الفاظا تناسب
بھی ایسا ہی تھا سو اس جگہ حیات حقیقی کہاں ثابت ہوئی سو اسی لئے خدا تعالی نے اس مقام میں وہ لفظ اختیار کئے جو استعارات کے مناسب
الاستعارات ليشير الى الاعجاز الذى بلغ الى حد المجاز وذكر مجاز ليبين اعجازا
حال تھے تاکہ اس مجاز کی طرف اشارہ کرے جو اعجاز کی حد تک پہنچا تھا اور مجاز کو اسلئے ذکر کیا کہ تا اُن کے معجزہ کو
فحمله الجاهلون المستعجلون على الحقيقة وسلكوه مسلك خلق الله من غير تفاوت مع
جو خارق عادت تھا بیان فرماوے پس اس مجاز کو جاہلوں نے حقیقت پر حمل کر دیا اور اسے مرتبہ میں داخل کیا جو الہی پیدایش کا مرتبہ ہے حالانکہ
انه كان من نفخ المسيح وتاثير روحه من غير مقارنة دعاء فهلكوا واهلكوا كثيرا من
وہ صرف نفخ مسیح اور اسکی روح کی تاثیر سے تھا اور اسکے ساتھ کوئی دعا نہیں تھی سو ایسے سمجھنے والے ہلاک ہوئے اور بہتوںکو
الجاهلين - والقران لا يجعل شريكا في خلق الله احدا ولو في ذباب او بعوضة
جاہلوں میں سے ہلاک کیا - اور قرآن تو کسی کو خدا کی خالقیت میں شریک نہیں کرتا اگرچہ ایک مکھی بنانے یا ایک مچھر بنانے میں شراکت ہو
بل يقول انه واحد ذاتا وصفاتا فاقرؤا القران كالمتدبرين - فالامر الذى ثبت
بلکہ وہ کہتا ہے کہ خدا ذاتاً وصفاتاً واحد لاشریک ہے سو تم قرآن کو ایسا پڑھو جیسا کہ تدبر کرنیوالے پڑھتے ہیں - سو جو امر عقلاً و نقلاً
عقلا ونقلا واستدلالا لا ينكره احد الا الذى ما بقي فى راسه مرة انسانية
واستدلالاً ثابت ہو گیا اسکا کوئی انکار نہیں کر سکتا بجز ایسے شخص کے جسکے سر میں انسانی دانشمندی کا مادہ نہیں رہا
ولحق بالاخسرين السافلين - ولا يقول احد كمثل هذه الكلمات الا الذى نسي
اور زیاں کاروں اور تحت الثری جانیوالوں کے ساتھ جا ملا - اور ایسی باتیں کوئی منہ پر نہیں لائیگا مگر وہی جو توحید کی
طريق التوحيد ومال الى الجاهلية الاولى وما بلغ نظره الى نتائجها الضرورية ومفاسدها
راہ کو بھول گیا اور پہلی جاہلیت کیطرف مائل ہو گیا اور اسکی نظر ان عقیدوں کے لازمی نتیجوں اور بڑے بڑے مفاسد تک

+ (الفائدہ) کان الاحیاء بالنفخ کالاماتۃ بالنظر

هذا الحديث ونصرفه الى معاني لاتخالف الحقيقة الثابتة وان لانفعل كذلك فكانا

کہ ہم اس حدیث کی تاویل کریں اور ان معانیکی طرف پھیر دیں جو ثابت شدہ حقیقت کی مخالف نہیں اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو گویا ہم ہر ایک

دعونا كل مخالف ليضحك علينا وعلى مذهبنا فاذن ايدنا الساخرين - فنقول في تاويل

مخالف کو بلائیں گے تا وہ ہمپر اور ہماری مذہب پر ٹھٹھا کرے اور اس صورتیں ہم ٹھٹھا کرنیوالوں کے مددگار ٹھہرینگے - پس ہم اس حدیث کی تاویل

هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اراد من قوله لا عدوى نفيا للسراية

یوں کرینگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول لا عدوی میں ہرگز یہ ارادہ نہیں کیا کہ

من كل الوجه وكيف وقد حذر من المجذوم في حديث اخر فما كان مراده من هذا

من کل الوجوہ ایک کی مرض دوسری میں سرایت نہیں کرتی اور کیونکر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کہہ سکتے

القول من غير ان التاثيرات كلها بيد الله تعالى ولا موثر في هذا العالم الدائر بالكون و

تھے جبکہ آپنے ایکدوسری حدیث میں مجذوموں سے پرہیز کرنیکے لئے ممانعت فرمائی ہے اور اُن کے چھونے سے ڈرایا پس آنحضرت صلعم کی اس حدیث

الفساد الا بحكمه وارادته ومشيته واذا اولنا كذلك فتخلصنا من شبهات المعترضين

سے بجز اسکے کوئی مراد نہیں تھی کہ تمام تاثیریں عدوی وغیرہ کی خدا تعالی کے ہاتھ میں ہیں اور بجز اسکے حکم اور ارادہ اور مشیت کے اس عالم کون اور فساد میں

والذي نفسي بيده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اراد قط في هذا المقام وامثاله

کوئی موثر نہیں اور جبکہ ہمنے یہ تاویل کی تو ہمنے اعتراض کرنیوالوں کے اعتراضوں سے رہائی پائی اور مجھے اُس ذات کی قسم ہے کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلعم

من نزول عيسى وغيره الا معاني تاويلية فلا تعجل ولا تعن فتن المفسدين - هذا

نے اسمقام اور اسکے مشابہ دوسری مقاموں میں جیسے نزول حضرت عیسی وغیرہ میں بجز تاویلی معنوں کے اور کبھی مراد نہیں لئے پس تم مفسدوں کے فتنوں کے مددگار مت بنو

هو القول الحق فاقبلوا كلمة الحق ولو خرج من فم طفل فان السعادة كلها في

یہی سچی بات ہے سو سچ کو قبول کرو اور اگرچہ ایک بچہ کے منہہ سے نکلا ہو کیونکہ تمام سعادت حق کے قبول کرنے میں ہے

قبول الحق فطوبى للذين يقبلون الحق خاضعين - والذين عادونا فلا يقبلون

سو مبارک وہ لوگ جو حق کے قبول کرنیکے لئے جھک جاتے ہیں اور وہ لوگ جو ہمسے عداوت رکھتے ہیں وہ حق کو

الحق مع انه ليس فيه دقة واغماض بل هم يعلمون في قلوبهم انه الحق المبين

قبول نہیں کرتے باوجودیکہ کچھ اسمیں دقت نہیں بلکہ وہ اپنے دلوں میں خود جانتے ہیں کہ وہ صریح اور صاف حق ہے —

واذا قيل لهم آمنوا بالحق الذي تبين وبالمعاني التي صحت صحتها قالوا انؤمن

اور جب اُنکو کہا جائے کہ حق تو کھل گیا اب تم اُسکو قبول کرو اور اُن معانی پر ایمان لاؤ جنکا صحیح ہونا ثابت ہوگیا تو کہتے ہیں کیا ہم ایسی چیز کو

+ (الحاشية) لو كان المراد من نزول عيسى نزوله بذاته لقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله سيرجع كما قال انه سينزل فان لفظ الرجوع ... الدنيا

[illegible]

ان يعتصم بحبل الله القرآن ولا يبالي غيره الذي يخالفه واذا راى وانكشف
جو حبل اللہ سے جو قرآن ہے پنجہ مارے اور اُسکے غیر کی کچھ پروا نہ کرے جو اسکا مخالف ہے اور جب دیکھے اور جب اُسپر کھلے کہ

عليه ان بعض العلماء من السلف او الخلف غلطوا في فهم امر فليس من ديانته
بعض علماء سلف میں سے یا خلف میں سے کسی بات کے سمجھنے میں غلطی میں پڑ گئے ہیں تو اسکی دیانت

ان يتبع اغلاطهم ويقبلها بغض البصر ولا يفارقها بتفهيم مفهم ويرسو عليها
سے بعید ہوگا کہ اُنکی غلطیوں کی پیروی کرے اور آنکھ بند کر کے انکو قبول کر لیوے اور کسی سمجھانیوالے کے سمجھانے سے باز نہ آوے

ابدًا ولا يلتفت الى الحق الذي حصحص والرشد الذي تبين فان امرًا اذا ثبت
اور ہمیشہ انہیں غلطیوں پر اڑا رہے اور اُس سچائی کیطرف جو کھل گئی اور اُس ہدایت کیطرف جو ظاہر ہوگئی التفات نکرے کیونکہ جب ایک امر ثابت

فلا بد من قبوله ولا مفر منه مثلا جاء في حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم
ہوگیا تو اُس کے قبول کرنیسے چارہ نہیں اور اُس کو کوئی گریز گاہ نہیں مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

لا عدوى اي لا يتجاوز علة من مريض الى غيره ولا يعدي شيء شيئا ولكن التجارب
لاعدوی یعنے ایک مرض دوسرے کو نہیں لگتی یعنی تجاوز نہیں کرتی ایک چیز دوسری تک لاکن طبی تجارب سے

الطبية قد اثبتت خلاف ذلك ونحن نرى باعيننا ان بعض الامراض مثلا
اس کے مخالف ثابت ہوگیا اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ بعض مرضیں مثلاً

داء الجمرة التي يقال لها في الفارسية آتشك يعدي من امرأة مبتلاة بهذا المرض
آتشک کی بیماری ایک سے دوسرے کو لگجاتی ہے اور ایک آتشک زدہ عورت سے

رجلا ينكحها وبالعكس وكذلك نرى في عمل الابرة الذي مبني على تخمير مادة مجدرة فانه
مرد کو آتشک ہوجاتی ہے اور ایسا ہی مرد سے عورت کو اور یہی صورت ٹیکا لگانے میں ہی مناہدہ ہوتی ہے کیونکہ چیچک کے خمیر

يبدي آثار الجدري في المعمول فيه فهذا هو العدوى فكيف ننكره فان انكاره
سے ٹیکا کا عمل کیا جاوے تو اُس بدن پر یہی آثار چیچک ظاہر ہوجاتے ہیں پس یہی تو عدوی ہے سو ہم کیونکر اُسکا انکار کرسکتے ہیں کیونکہ

انكار علوم حسية بديهية التي ثبتت عند مجربي صناعة الطب وما بقي فيها شك
اُسکا انکار علوم حسیہ بدیہیہ کا انکار ہے جو تجارب طبیہ سے ثابت ہو چکے ہیں اور اُن میں ان بچوں کو

للاطفال اللاعبين في السكك فضلا عن رجال عاقلين فلا بد لنا من ان نؤول
بہی شک نہیں رہا جو کوچوں میں کھیلتے پھرتے ہیں چہ جائیکہ عقلمند مردوں کو کچھ شک ہو پس ہمارے لئے ضروری ہے

المظلمة او صارخ في اللظى المضرمة. فلا نجد مغيثا من قومنا الا الواحد
مین بھکتا پھرتا ہے یا اسکی مثل جو بھڑکتی ہوئی آگ مین فریاد کر رہا ہے سو ہم کوئی فریادرس اپنی قوم مین نہین پاتے مگر
الذي هو رب العالمين - وانا يئسنا منهم غاية الياس كانا وضعناهم
وہی ایک جو رب العالمین ہے اور ہم ان لوگون سے نہایت درجہ نا امید ہو گئے گویا ہمنے ان کو انکی
في قبورهم قلنا مرارا فما سمعوا وايقظنا انذارا فما استيقظوا وخضعنا
قبرونین دفن کر دیا ہمنے بہت کہا مگر اُنہون نے نہین سُنا ہمنے خوف دلانے کے لئے جگایا پر وہ نہ اُٹھے ہم کئی
اطوارا فما خضعوا فقلنا اخسئوا خسئا ان الله غني عنكم ولا يعبأ بكم وسيأتي
مرتبہ جھکے پر وہ نہ جھکے آخر ہمنے کہا دور ہو جاؤ دفع ہو جاؤ خدا کو تمہاری کچھ بھی پرواہ نہین اور وہ ایسی قوم کو لائیگا
بقوم ينصرون دينه ويحبون الصادقين -
جو اُسکے دین کے مددگار ہونگے اور صادقون سے پیار کرین گے -
فحاصل الكلام اني اذا رئيت هذه الامراض والسموم سارية
اب حاصل کلام یہ ہے کہ جب مینے یہ بیماریان اور یہ زہرین اس ملک کے اکثر مولویون
في عروق اكثر علماء الهند ورئيتهم في غنية من كتاب الله ورسوله بل رئيتهم ضاربين
مین دیکھین جو انکی رگون مین پڑ چکی تہین اور لیئے انکو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول سے لاپروا پایا بلکہ مینے دیکھا کہ وہ تو
بعود ومزمار آخر وكل احد منهم زمار بما عنده من الخيالات الباطلة
اور ہی بانسلی بجا رہے ہین اور ہر ایک بانسلی بجانیوالا اپنے خیالات باطلہ کے طرز پر بجانے مین مشغول ہے
وارتضى بمعازفه النفسانية متمسكا بها ولا يتوبون ولا يندمون بل اراهم
اور ہر ایک شخص اپنے نفسانی آلات سرود لئے بیٹھا ہے اور اُن سے خوش ہی نہ توبہ کرتے اور پچھتاتے ہین بلکہ مین دیکھتا ہون ان
يصرون ويفخرون على جهلاتهم ويصفقون بالايادي فرحين - ويكفرون
کہ وہ اپنے خیالات باطلہ پر اصرار کرتے اور ناز کرتے ہین اور خوشی سے تالیان بجالتے ہین اور بڑی دلیری سے مومنون کو
المومنين مجترئين كانهم في مامن من مواخذة الله ومحاسباته وكان الله لا يسئل
کافر ٹھہراتے ہین گویا اُن کو خدا تعالی کے مواخذہ سے بکلی امن ہے اور اُسکے محاسبے سے بے بیم ہین گویا خدا اُن سے
عنهم ولا يقول لم تقفوا ما ليس لكم به علم ولا ينبئهم بما في صدورهم في يوم كلا
سوال نہین کریگا اور نہیں کہیگا کہ تم کیون ایسی بات کے پیچھے پڑے جسکا تمہین قطعی اور یقینی علم نہین تہا اور ان کے دلی ارادے اُنپر ظاہر نہین کریگا ہرگز نہین

بامور تخالف اقوال اسلافنا وان کان اسلافنا فهم من الخاطئین المخطئین - ونری
جو ہمارے متقدمین کے اقوال کے مخالف ہین اور اگرچہ اُن کے متقدمین نے اپنی راؤن مین خطاہی کی ہو اور ہم دیکھتے ہین
انہم قد خنقوا وان ثلوج النحل قد تساقطت علی ارض قلوبہم بشدتہا ومدّ کانتہا
کہ یہ لوگ سو بائے گئے ہین اور نحل کی برفین کثرت کے ساتھ اور شدت کے ساتھ انکے دلونپر گرین اور اُن کے سبزہ کو
تحنقت شطاءہا وردفہا حصا التعصب فسحقت الاستعدادات تحتہا کالحدید
دبا لیا اور پیچھے سے تعصب کے سنگریزے اُنپر پڑے سو اُنکی استعدادین انکے نیچے ایسی پیسی گئین جیسے
تحت مطرقۃ القین او القطن تحت مطرقۃ الطارقین - والعجب منہم من عقلہم
وہ لوہار کے ہتوڑے کے نیچے پس جاتا ہے یا روئی دہنکے کے دہنکی کے نیچے دہنی جاتی ہے اور اُنپر اور اُنکی عقل پر تعجب آتا ہے کہ وہ
انہم یرون باعینہم ان کلماتہم الباطلۃ المضلۃ قد اضرت الاسلام اضرارًا
اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین کہ اُنکے کلمات باطلہ اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہین
عظیمًا والناس باستماعہا یخرجون من دین اللہ افواجا ویلحقون بالنصاریٰ بما
اور لوگ اُنکی باتون کو سنکر دین اسلام سے نکلتے جاتے ہین اور نصاری مین داخل ہوتے جاتے ہین کیونکہ
سمعوا من صفات المسیح وعصمتہ الخاصۃ وخلودہ الی ہذا الوقت وقدرتہ الکاملۃ
وہ مسیح کی عصمت خاصہ اور اس کا ابتک زندہ رہنا اور اُسکی قدرت کاملہ خالقیت مین
فی الخلق والاحیاء علی قدرٍ ما وجد مثالہ فی احد من النبیین - ویشاہدون
اور زندہ کرنے مین اس مبالغہ سے سنتے ہین جسکی نظیر اور نبیون مین نہین پائی جاتی - اور یہ مولوی لوگ
(ہذہ العلماء) ہذہ المفاسد کلہا ثم لایتنبہون ولا یرتجف فوادہم ولا تذوب اکبادہم
ان تمام فسادون کو دیکھ رہے ہین پھر خبردار نہین ہوتے اور ان کے دل نہین کانپتے اور انکے جگر نہین پگہلتے
ولا یاخذہم رحم ورقۃ علی اُمّۃ النبی ونبکی علیہم ونصرخ صرخۃ متموجۃ فلا یسمع
اور انکو امت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھہ بھی رحم نہین آتا ہم اُنپر گریہ کرتے اور پھوٹ پھوٹ کر روتے ہین سو کوئی ہماری گریہ کو
احد بکاءنا ولا صراخنا بل یکفروننا مغتاظین -
نہین سُنتا اور نہ ہماری فریاد کو بلکہ وہ غصہ مین آکر کافر کہتے ہین -
وانما مثلنا فی ہذہ الایام ایام غربۃ الاسلام کمثل خابط فی وادٍ فی اللیلۃ
اور ہماری مثل ان دنون مین جو غربت اسلام کے دن ہین اُس مسافر کیطرح ہے جو جنگل مین اور اندھیری رات

مباركًا واما ثمن هذه الكتب فهي هدية لبلاد الحجاز وبلاد الشام والعراق و
اور قیمت کے بارہ مین حال یہ ہی کہ یہ کتابین ملک حجاز اور بلاد شام اور عراق اور
للمصريين والافريقين كلهم ولكل من كان عالمًا منصفا مع صفر اليد واما غيرهم
مصریون اور افریقیون کیلئے تو مفت لبطور ہدیہ ہین اور ایسا ہی اُسکے لئے بھی جو عالم اور منصف مزاج اور تہیدست ہو اور دوسرے ان
فعليهم ان ارادوا اشتراءها ان يرسلوا روبية في ثمن الحمامة وكذلك في ثمن الكرامات
کو قیمت سے ملینگی سو اگر وہ خریدنا چاہین تو لازم ہے کہ حمامۃ البشریٰ کی ایک روپیہ قیمت بھیجین اور ایسا ہی اٹھ روپیہ کرامات الصادقین
ونصفها في ثمن التبليغ وآنتين للتحفة ان كانوا مشترين - وانا نقصنا آنة من ثمن
کے لئے اور آٹھ آنہ تبلیغ کی قیمت اور دو آنہ تحفہ کی اگر خریداری کا ارادہ ہو اور ہمنے ایک آنہ تحفہ کی قیمت سے
التحفة رعايتًا للشائقين -
باستحاظر شائقان کم کر دیا ہے -

وما الفت هذه الكتب الا لاكباد ارض العرب وكان اعظم مرادي
اور مینے ان کتابون کو صرف زمین عرب کے جگر گوشون کے لئے تالیف کیا ہے اور میری بڑی مراد یہی تھی
ان تشيع كتبي في تلك الاماكن المقدسة والبلاد المباركة فرئيت ان شيوع
کہ ان مقدس جگہون اور مبارک شہرون مین میری کتابین شائع ہو جائین پس مینے دیکھا کہ کتابون کا
الكتب في تلك البلاد فرع لوجود رجل صالح يشيعها وايقنت ان شهرة كتبي وانتشار
ان ملکون مین شائع ہونا ایک ایسے نیک انسان کے وجود کی فرع ہے جو شائع کرنیوالا ہو اور مینے یقین کیا کہ میری کتابون کا
في صلحاء العرب امر مستحيل من غير ان يجعل الله من لدنه ناصرًا منهم ومن اخوانهم فكنت
صلحاء عرب مین شائع ہونا ایک امر محال ہی بجز اس صورت کے کہ خدا تعالی اپنی طرف سے میرے لئے اُنہین سے اور اُن کے بھائیون
ارفع اكف الضراعة والابتهال لتحصيل هذه المنية وتحقيق هذه البغية حتى اجيبت
مین سے کوئی مدد دینے والا مقرر کرے سو مین تضرع کے ہاتھ اٹھاتا اور دعائین عاجزی سے کرتا تھا کہ یہ آرزو اور مراد میری لئے حاصل
دعوتي واعطيت لي بغيتي وقاد اليّ فضل الله رجلًا ذا علم وفهم ومناسبة من علماء
اور متحقق ہو یہان تک کہ میری دعا قبول کیگئی اور میری مراد مجھے دیگئی اور میری طرف خدا کا فضل ایک ایسے آدمی کو کھینچ لایا جو صاحب
العرب ومن الصالحين - ووجدته طيب الاعراق كريم الاخلاق مطهرة الفطرة لوذعيا
علم اور فہم اور مناسبت تھا اور علماء عرب مین سے تھا اور مینے اسکو پاک اصل اور پسندیدہ خلق والا اور پاک فطرت والا اور دانا اور بیدار مغز پایا

بل انهم من المسئولين -

بلکہ ان سے باز پرس ہوگی -

ورئیت ان الفتن لیست محدودة الی انفسهم بل العامة قد

اور مینے دیکہا کہ فتنے انہین کے ذات تک محدود نہین رہے بلکہ عوام الناس انکی سیٹی پر جمع ہوگئے

اجتمعوا علی صفیرهم واغتروا بتقاریرهم الیابسة الملمعة فاشتعل غیظ العامة

مین اور ان کی خشک اور ملمع باتون پر فریفتہ ہوگئے سو عام لوگون کا غصہ بھڑکا اور انکا

علینا وتموّج دمهم بتهییج المفترین - وحسبوهم عالمین متدینین صادقین -

خون بباعث افترا پردازون کی انگیخت کے جوش مین آیا - اور انکو سمجہ لیا کہ یہ لوگ صاحب علم اور دیانت دار اور سچے ہین

فلما زلزلت ارض الهند کلها واحسست من العلماء البخل والحسد وضعفت فی

پس جب ہند کی زمین مین ایسا زلزلہ آیا کہ ساری زمین ہلگئی اور علماء مین مینے بخل اور حسد پایا تو مینے اپنے دل مین ٹھان

نفسی ان اعرض عنهم فارًا الی مکة وان اتوجه الی صلحاء العرب ونجباء ام القری الذین

لیا کہ ان لوگون سے اعراض کرون اور مکہ کیطرف بہاگون اور صلحاء عرب اور مکہ کے برگزیدون کیطرف توجہ کرون کیونکہ وہ

خلقوا من طینة الحریة وتغذوا در الاهلیة فالقی الله فی قلبی عند مس هذه

آزادی کی مٹی سے پیدا کئے گئے اور اہلبیت کے دودہ سے پرورش پائے ہین سو خدا تعالی نے اس حاجت کو پیدا ہونیکے وقت

الحاجة ان اولف کتبا فی لسان عربی مبین - فالفت بفضل الله ورحمته وتوفیقه

میرے دل مین یہ القا کیا کہ مین کہلی کہلی عربی مین چند کتابین تالیف کرون - سو مینے خدا کے فضل اور اسکی رحمت اور اسکی توفیق

کتابا اسمه التبلیغ ثم کتابا آخر اسمه التحفة ثم کتابا آخر اسمه کرامات الصادقین

سے ایک کتاب تالیف کی جسکا نام تبلیغ ہے پہر دوسری تالیف کی جسکا نام تحفہ ہے پہر تیسری تالیف کی جسکا نام کرامات الصادقین ہے

ثم الفت بعدها حمامة البشری فیه بشری للذین یطلبون الحق وتفصیل کل

پہر چوتھی تالیف کی جسکا نام حمامة البشری ہے اور حمامة البشری مین ان لوگون کے لئے بشارتین ہین جو حق کے طالب ہین

ما قلنا من قبل والتی تنهال من تلک الرسائل متفرقا یعطی هذا الکتاب مجتمعا

اور نیز ہر ایک اس امر کی تفصیل ہے جسکو ہم پہلی کتابون مین بیان کرچکے ہین اور جو کچہ پہلی کتابون سے متفرق طور پر فوائد علمیہ کی بارش

للجائعین - ونسبته الیها کنسبة شجرة الی بذرها وجاء بحمد الله حسنا مبسوطا

ہوتی ہے یہ کتاب حمامة البشری بہوکہون کیلئے ایک ہی جگہ پر پیش کردیتی ہے اور اسکی نسبت دوسری کتابون کی طرف ایسی ہے جیسی درخت کی اپنے بیج کیطرف اور خدا کی حمد و شکر ہے کہ یہ کتاب بہت عمدہ اور مبسوط ہوئی ہے

والتفسير وفكر فكرا عميقا في كل امر فهو درّ افكاره ونور انظاره وليس علامة

اور تفسیر کی جمع کین اور ہر ایک امر مین پوری پوری غور کی سوبہہ کتاب اسکے فکرون کا ایک دودہ اور اُسکی نظرون کا ایک نور ہی

العارف من دون المعارف واني اذا قرءت كتابه وتصفحت ابوابه ورفعت جلبابه

اور عارف کی علامت اُسکی معرفت کی باتین ہی ہوتی ہین اور جب مینے اسکی کتاب کو پڑہا اور صفحہ صفحہ کرکے اسکے باب دیکھے اور اسکی چادر

فاستملحت بيانه ومدحت شانه وما وجدت فيه شيئا شانه وادعو ان يشيع

اٹھائی تو مینے اُسکے بیان کو ملیح پایا اور اُسکی شان کی مینے تعریف کی اور مینے اُسمین کوئی ایسی بات نہ پائی کہ جو اُسکو بٹہ لگاوے

الله كتابه مع كتبي ويضع فيه قبولية ويدخل فيه روحا منه ويجعل افئدة من

اور مین دعا کرتا ہون کہ خدا اُسکی کتاب کو میری کتابون کے ساتہہ شایع کرے اور اسمین قبولیت کہدیوے اور اسمین اپنی طرف سے

الناس تهوي اليه وجزاه في الدارين وبارك في مقاصده ويدخله في المقبولين

ایک روح داخل کرے اور بعض دل پیدا کرے جو اسکی طرف جہکجاوین اور اُسکے مولف کو دونون جہانون مین بدلہ دی اور اُسکے مقاصد مین برکت ڈالے

ولما فرغ من تاليف كتابه حمله اخلاصه على ان يكون مبلغ معارفنا الى علماء وطنه

اور اُسکو مقبولون مین داخل کری اور جب وہ اپنی تالیف سے فارغ ہوا تو اُسکے اخلاص نے اُسکو اس بات پر آمادہ کیا کہ ہماری معرفت کی باتون کو

ويخبرهم عن اخبارنا ويكون مناديا ويطلق نداء في كل ناحية ويشيع الكتب

اپنے وطن کے علما تک پہنچا دی اور ہماری خبرین اُنمین پہیلاوے اور منادی بنکر ہر ایکطرف آوازین پہنچا دی اور کتابون کو شایع کرے

لتتضح الامر على اهل تلك البلاد وهذا هو المراد الذي كنا ندعوله في الليل

تا ان لوگون پر حقیقت کہل جاوی اور یہ وہی مراد ہے جس کے لئے ہم دن رات دعائین کرتے تہے۔

والنهار واري انه رجل صادق القول والوعد يتقي الفضول في الكلام ولا يترع اللسان

اور مین دیکہتا ہون کہ یہ شخص اپنے قول اور وعدہ مین مرد صادق ہی بیہودہ کلام سے پرہیز کرتا ہی اور زبان کو ہر ایک

في كل مرتع باطلاق الزمام ولقد ادخل الله حبنا في قلبه فيحبنا ونحبه وكلما وعد هذا الرجل فتكلم

چراگاہ مین مطلق العنان نہین چہوڑتا اور خدا تعالی نے ہماری محبت اسکے دلمین ڈالدی سو ہم سے وہ محبت رکہتا ہی اور ہم اُس سے اور جو کچہہ

فاتيقن انه هو اهل وسينجز كما وعد وارجو ان يجعله الله سببا لربيع بذرنا وسوغ

اُسنے کہا اور وعدہ کیا مین یقین رکہتا ہون کہ وہ اُسکا اہل ہے اور جیسا کہ کہا ویسا ہی کریگا اور مین امید رکہتا ہون کہ خدا اسکو ہمارے بیج کی نشو ونما اور

حلبنا وهو احسن المستبين ورأيت انه رجل مرتاض صابر لا يشكو ولا يفزع و رثيت

تر وتازگی کا باعث کری اور ہمارا دودہ اسکے ذریعہ سے خوشگوار ہوجاوے اور خدا سب سیبون سے نیک تر ہی اور مینے دیکہا کہ یہ شخص ریاضت کش اور صابر ہے شکوہ اور جزع فزع

المعيار من المتقين - فابتهجت بلقائه الذي كان مرادي ومدعائي وحسبته باكورة
سو میننے اسکی ملاقات سے جو میری عین مرادتھی خوش ہوا اور اپنی دعا کا پہلا پھل میننے اس کو

دعائي وتفاءلت به بخير يأتي وفضل يجي وازدهاني الفرح وصرت يومئذ من المستبشرين
خیال کیا اور آنیوالی خیر اور بچانے والے فضل کیلئے میننے اسکو ایک نیکفال سمجھا اور کثرت خوشی نے مجھکو ہلا دیا اور میں

وهنيت نفسي هنالك وشكرت الله وقلت الحمد لك يا رب العالمين -
ان لوگوں میں سے ہو گیا جو خوش ہوتے ہیں سو مینے اپنے نفس کو اسوقت مبارکباد دی اور خدا کا شکر کیا اور کہا کہ اے تمام جہانوں کے خدا تیرا

وتفصيل ذالك ان شابا صالحا وسيما جاءني من بلاد الشام اعني من
اور اس مجمل بیان کی تفصیل یہ ہے کہ بلاد شام سے ایک جوان صالح خوش رو میرے پاس آیا یعنے

طرابلس وقاده الحكيم العليم الي ولبث عندي الى سبعة اشهر اعني الى هذا الوقت
طرابلس سے اور حکیم و علیم اسکو میری طرف کھینچ لایا اور قریب سات مہینے کے یعنی اسوقت تک میرے

فتوسمت فيه الخير والرشد ووجدت في ميسمه انوار الصلاح ورئيت فيه سمت
پاس رہا اور مینے فراست سے اسکے وجود کو با خیر دیکھا اور اسمیں رشد پایا اور اسکے چہرہ میں صلاحیت کے انوار پائے اور صلحا کے

الصالحين - ثم امعنت في حاله وقاله وتفحصت من ظاهره وباطن احواله بنور اعطي
نشان پائے - پھر مینے اسکے حال اور قال میں غور کی اور اس کے ظاہر اور باطن میں تفحص کیا اور اس نور اور

لي والهام قذف في قلبي فآنست حسن تقاته ورزانة حصاته ووجدته رجلا صالحا
الہام کے ساتھ دیکھا جو مجھکو عطا کیا گیا ہے سو میننے مشاہدہ کیا کہ وہ حقیقت میں نیک ہے اور متانت عقلی اسکو حاصل ہے اور آدمی نیکبخت

تقيا اكلت على جذبات النفس وطاردها ومن المرتاضين - ثم اعطاه الله حظا من
ہے جس نے جذبات نفس پر لات ماری اور ان کو الگ کر دیا ہے اور ریاضت کش انسان ہے - پھر خدا نے اسکو کچھ حصہ میری

معرفتي فدخل في المبايعين - وقد انفتح عليه باب عجيب من معارفنا والف كتابا
شناخت کا عطا کیا سو وہ بیعت کرنے والوں میں داخل ہو گیا اور خدا تعالی نے ہماری معرفت کی باتوں میں سے ایک عجیب دروازہ اسپر

وسماه ايقاظ الناس وهو دليل واضح على سعت علمه وحجت منيرة على اصابة رايه
کھولدیا اور اسنے ایک کتاب تالیف کی جسکا نام ایقاظ الناس رکھا اور وہ کتاب اسکی معلومات پر دلیل واضح ہے اور اسکی رائے صائب پر ایک

ويكفي لكل مضمار في مضمار ولما افضى في تاليف ذلك الكتاب جمع عنده كثيرا من كتب الحديث
روشن حجت ہے اور وہ کتاب ہر ایک مباحث کیلئے ہر ایک میدان میں کفایت کرتی ہے اور جب اسنے اس کتاب کا تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سی کتب حدیث

لهذا المهم من المغتنمات ومجيئه عندنا من فضل قاضي الحاجات وهو خير قلباً ونعم
اس مہم کے لئے ازبس غنیمت ہو اور اس کا اس جگہ آنا خدا تعالیٰ کے فضل میں سے ہے اور وہ نیکدل اور بہت اچھا آدمی
الرجل مع ان الضرورة قد اشتدت فلعل الله يصلح امرنا على يديه وهو بهذا التقريب
ہے اور اس طرف ضرورت بھی سخت ہو پس شاید خدا اُسکے ہاتھ پر ہمارے کام کی اصلاح کرے اور وہ اس تقریب سے
يصل وطنه وينجو من تكاليف السفر العنيف ويتخلص من مفارقة المألف والاليف
اپنے وطن میں پہنچ جاوے اور سفر کی سخت مشقتوں سے نجات پاوے اور وطن اور دوستوں کی جدائی سے بھی رہائی ہو اور تم کو خدا تعالیٰ
وتوجرون عليه من الله الرحيم اللطيف وما قلت الا لله وما انا الا ناصح امين -
سے اجر ملے اور میں صرف اللہ کے لئے یہ باتیں کی ہیں اور میں امانت سے نصیحت کرنیوالا ہوں -
والذين يظنون ان اهل العرب لا يقبلون ولا يسمعون فليس عندنا جواب هذا الحمق
اور وہ لوگ جن کا یہ گمان ہے کہ عرب کے لوگ قبول نہیں کریں گے اور نہ سنیں گے پس ہمارے پاس اس نادانی کا
من غير ان نحوقل على قولهم ونسترجع على فهمهم الا يعلمون ان العربيين سابقون
بجز اسکے اور کوئی جواب نہیں کہ ہم اُنکے اس خیال پر لاحول پڑھیں اور انکی سمجھ پر انا للہ کہیں کیا نہیں جانتے کہ عرب کے لوگ حق
في قبول الحق من الزمان القديم بل هم كالاصل في ذلك وغيرهم اغصانهم
کے قبول کرنے میں ہمیشہ اور قدیم زمانہ سے پیشدست رہے ہیں بلکہ وہ اسبات میں جڑ کیطرح ہیں اور دوسری انکی شاخیں ہیں -
ثم نقول ان هذا فعل الله رحمة منه والعرب احق واولى واقرب برحمة وانى اجد
پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ سارا کاروبار خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک رحمت ہو اور عرب کے لوگ الٰہی رحمت کو قبول کرنیکے لئے سب سے زیادہ حقدار اور
ريح فضل الله فلا تتكلموا بكلمات اليأس ولا تكونوا من القانطين - ولا تظنوا ظن السوء
قریب اور نزدیک ہیں اور مجھے خدا تعالیٰ کے فضل کی خوشبو آرہی ہے سو تم نومیدی کی باتیں مت کرو اور ناامیدوں میں سے مت ہو جاؤ اور بد گمانیوں
وان بعض الظن اثم فاتقوا الظنون الفاسدة التي تزعج منها ارض ايمان الظانين
میں مت پڑو اور بعض ظن گناہ ہیں - سو تم ایسے ظن مت کرو جن سے بدگمان انسان کی ایمانی زمین ہلجاتی ہے اور نیت صالحہ
وتزعج النية الصالحة وتكثر وساوس الشياطين - وقوموا متوكلا على الله وقدموا
میں جنبش آتی ہے اور شیطانی وساوس بڑھتے ہیں - اور خدا کے توکل پر کھڑے ہو جاؤ
من خير ما استطعتم واعدوا لاخيكم من زاد يكفيه لسفره البحري والبري وكان
اور کوئی نیکی کرلو جو کر سکتے ہو اور اپنے بھائی کیلئے کچھ زادِ سفر بہم پہنچاؤ جو اُسکے سفر بحری و بری کیلئے کافی ہو

مرارا انه يقنع على ادنى الماكولات والملبوسات ولو لم يكن لحاف فلا يطلبه بل يدفع البرد

اسکی سیرت نہین اور مینے بارہا دیکھا کہ یہ شخص ادنی چیزون کے کہانے پر کفایت کرتا ہے اور ایسا ہی ادنی ملبوسات پر اگر لحاف نہ ہو تو اسکو مانگتا نہین

من التضحی واصطلاء الجمر ولا يسئل تعففا ووجدت فيه اثار الخشوع والحلم والانابة

بلکہ دہوپ مین بیٹہنے اور آگ سیکنے سے گذارہ کر لیتا ہی اور تکلیف اٹہا کر اپنے تئین سوال سے باز رکہتا ہی مینے اُنہین فروتنی اور حلم اور انابت اور نرمی

ورقة القلب والله اعلم وهو حسيبه وما قلت الا ما رئيت فلا تعجبوا من رحمة الله ان تكفلف

دل کو پایا اور خدا بہتر جانتا ہے اور وہ اسکا حسیب ہے مینے جو دیکہا سو کہا پس خدا کی رحمت سی کچہہ تعجب مت کرو کہ وہ اِس شخص کی سعی

ما دهمنا من حرج بسعى هذا الرجل والله يفعل ما يشاء لا مانع لما اراد ولا راد لما جاد

سے اُن حرجون کو اٹہا دے جو ہمین پہنچ گئے اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے جس بات کو وہ چاہے کوئی اسکو روک نہین سکتا اور جو کچہہ

وهو حافظ دينه وناصر كل من ينصر الدين -

وہ دیوے کوئی اسکو رد نہین کر سکتا وہ اپنے دین کا حافظ ہی اور تمام اُن لوگونکی مدد کرتا ہی جو اُسکے دین کی مدد کرین -

واعلموا ايها الاخوان ان امر اشاعة الكتب فى ديار العرب وتبليغ معارف

اور بہائیو یہ بہی تمہین معلوم رہے کہ دیار عرب مین کتابونکی شایع کرنیکا معاملہ اور ہماری کتابون کے عمدہ مطالب عرب کے

كتبنا اليهم ليس بشيئ هين بل امر ذو بال لا يتمه الا من هو اهله فان هذه المسائل الغامضة

لوگون تک پہنچانا کچہہ تہوڑی سی بات نہین بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے اور اسکو وہی پورا کر سکتا ہی جو اُسکا اہل ہو کیونکہ یہ باریک مسائل

التي كفرنا وكذبنا لها لا شك انها تصعب على علماء العرب كما صعبت على علماء هذه

جنکے لئے ہم کافر ٹہرائے گئے اور جہٹلائے گئے کچہہ شک نہین کہ وہ عرب کے علماء پر بہی ایسی ہی سخت گذرینگے جیسا کہ اس ملک کے مولویون پر

الديار لا سيما على اهل البوادى الذين لا يعلمون دقائق الحقيقة ولا يتدبرون حق

گذر رہی ہین بالخصوص عرب کے اہل بادیہ کو تو بہت ہی ناگوار ہونگے کیونکہ وہ باریک مسائل سی بیخبر ہین اور وہ جیسا کہ حق سوچنے کا

التدبر انظارهم سطحية وقلوبهم مستعجلة الا قليل منهم الذين انار الله فطرتهم وهم من النادر

ہے سوچتے نہین اور انکی نظرین سطحی اور دل جلد باز ہین مگر انہین قلیل المقدار ایسے بہی ہین جنکی فطرتین روشن ہین اور ایسے لوگ کم یاب ہیں

فلاجل تلك المشكلات التي سمعتم اقتضت المصلحة الدينية ان نتخير

سو ان مشکلات کیوجہ سے جو تم سن چکے مصلحت دینی نے تقاضا کیا جو اس کام کے لئے ہم عالم

لهذا الامر عالما مذكورا الذي اسمه محمد سعيدي النشار الحميدي الشامي ولا شك ان وجوده

مذکور کو منتخب کرین جس کا نام محمد سعیدی النشار الحمیدی الشامی ہی اور کچہہ شک نہین کہ اُسکا وجود

---

* الحاشية - مسكنه طرابلس شام ملك سيريه ويقال لها باللغة الانكليزية تربولى وهى مدينة عظيمة على ساحل بحر الروم بينها وبين بيروت ثلثون اكواسا منه

وینظر الله اتحبونه او تحبون الشیٔ الأخری وستبعدون عن هذه اللذات ولا تبقی هذه المجالس

جگہ میں اور خدا دیکھتا ہے کہ تم اُس سے پیار کرتے ہو یا دوسری چیزوں سے اور وہ وقت آتا ہے کہ تم ان لذتوں سے دور کر دیئے جاؤ گے اور یہ مجلسیں باقی نہیں رہینگی

ونظارتها ثم ترجعون الی الله وتسئلون عما عملتم وعما جاهدتم فی سبیله فقوموا ایها الناس

اور اُنکے دیکھنے والے پھر تم خدا تعالی کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے اور تمسے تمہارے اعمال کا سوال ہوگا اور یہ کہ تمنے اُسکی راہ میں کیا کیا کوششیں کیں پس اُٹھو

قوموا الوقت یذهب قوموا سریعا ولا تقعدوا مع المترفین ـ ولسنا بالموجب حقا لمن لا یوجب

اے لوگو اُٹھو وقت جاتا ہے جلد اُٹھو اور آرام پسندوں کے ساتھ مت بیٹھو اور ہم کسی ایسے شخص پر کوئی حق واجب نہیں کرتے جو اپنے نفس پر پیا واجب

الحق علی نفسه ولا یکلف الله نفسا الا وسعها وما انا من المتکلفین ـ وما اتوجه الا الی الذی یصدّ

نہیں کرتا اور خدا کسی جان کو بمقدر تکلیف دیتا ہے جو اسکی وسعت میں ہے اور میں تکلف والوں میں سے نہیں ہوں ـ اور میں صرف ایسے شخص کیطرف توجہ کرتا ہوں جو عہد

الودّ واترك الذی منعه البخل فصد و لحق بالذین بخلوا فردّ وعدّ من المخذولین ـ

سے دوستی قائم رکھتا ہے اور میں اُسکو ترک کرتا ہوں جسکو بخل نے کا رخیر سے منع کر دیا اور بخیلوں سے ملگیا اور رد کیا گیا اور مخذولوں میں سے شمار کیا گیا ـ

ولیعجل المرسلون للارسال فان الوقت ضیق والضیف العزیز مستعد

اور چاہیئے کہ بھیجنے والے بھیجنے کیلئے جلدی کریں کیونکہ وقت تنگ ہے اور مہمان عزیز سفر کو تیار ہے اور ہمپر واجب

للسفر وقد وجب علینا اعلام المتغفلین باسرع اوقات فلا ینبغی ان تقعدوا وتکسالوا بعد ما بینت

ہو چکا ہے کہ جو غفلت میں ہیں انکو بہت جلد متنبہ کریں پس یہ مناسب نہیں کہ تم سستی کر کے بیٹھے رہو بعد اسکے جو میں نے اس امر کی ضرورت

لکم ضرورة هذا الامر فقدموا للمعاضدة ولا تأخروا وانقضوا الیه ثم نوّروا وکونوا فی سبیل الله

بیان کر دی پس تم مدد کے لئے آگے قدم بڑھاؤ اور پیچھے مت ہٹو اور اسکی طرف جھپٹو تا مدد دی جاؤ اور خدا تعالی کی راہ میں

سابقین ـ ولیرسل ههنا فی قادیان من کان مرسلا من درهم او دینار ولیبیّن فی مکتوبه

ایک دوسرے سے سبقت کرو اور چاہیئے کہ بھیجنے والا اسی جگہ قادیان میں بھیجے جو کچھ درہم یا دینار بھیجنا ہو اور اپنے خط میں بیان کر دے کہ یہ روپیہ

انه ارسل له بل الاولی ان یرسل الیه باسمه بلا واسطتی لیجمع عنده کلما یجئ ولیطمئن به قلبه

اسکے لئے بھیجا گیا ہے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ اُسکے نام سے بغیر میرے واسطہ کے بھیجے تا کہ جو کچھ آوے وہ سب اُسکے پاس جمع ہوتا رہے اور تا کہ اُسکا دل

وان نفس القربات اعلاء کلمة الاسلام وهذا وقته فلا تضیعوا وقتکم وقوموا کالخادمین ـ

اس سے اطمینان ہو اور سب نیکی عملوں سے جو خدا تعالی کی قربت کے لئے کئے جاتے ہیں کلمہ اسلام کی بلندی چاہنا زیادہ ثواب کا موجب ہے پس اپنے وقتوں کو ضائع مت کرو

ایها المسلمون فرّوا الی الله واتقوا الفتن التی هاجت وماجت حولکم وفیکم واعملوا

اے مسلمانو خدا کیطرف بھاگو اور ان فتنوں سے بچو جو تمہارے آگے ہیں اور تم میں موجیں مار رہے ہیں اور اُٹھ رہے ہیں

الله معكم ووفقكم وهو خير الموفقين +

خدا تمہارے ساتھ ہو اور تمہیں توفیق دے اور وہ بہتر توفیق دہندہ ہے -

فنرجو من اخلاص اهل الثروة والمقدرة ان يتوجهوا الى اهتمام

پس ہم اہل مقدور دوستوں کے اخلاص سے امید رکھتے ہیں کہ اس کام کے اہتمام کی طرف ساری دل

هذا الامر بكل القلب وكل الهمة ولا حاجة الى ان نكثر القول ونبالغ في الكلام ونستنهض

اور ساری ہمت سے متوجہ ہوں اور نہیں کچھ حاجت نہیں کہ ہم زیادہ کہیں اور کلام میں مبالغہ کریں اور بہ تکلف

همم الاحباء والمخلصين ببيانات مملوة من التكلفات فانا نعلم ان الاشارة كافية

بیانوں سے اپنے دوستوں اور مخلصوں کو تحریک دیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ انکے لئے اشارت کافی ہو گی

لاحباءنا المتبصرين - فليعط كل احد منهم بقدر قدرته التي اعطاه الله ولا يستحي

جو کام کرنا انکی عادت ہے - پس چاہیئے کہ ہر ایک انمیں سے بقدر خداداد استطاعت دیوے اور اس بات سے شرم نہ کرے

ولا يحتشم من ان ينفح بالقليل وليعلم ان الغرض ان يعطي ولو كانت فلسة او ربيعة او اقل

کہ وہ کچھ تھوڑا دیتا ہے اور اس بات کو معلوم کرے کہ غرض اصلی یہی ہے کہ دیوے اگرچہ ایک پیسہ یا اسکا چوتھا حصہ یا کچھ

من الفتيل ومن كان ذا عيشة خضراء فليعط بقدر حيثيته ان شاء - وما هذا الاعمال

کے اندر کے چھلکے سے بھی تھوڑا ہو اور جو شخص خوش اوقات کھاتا پیتا ہو سو اگر چاہے تو اپنی حیثیت کے مناسب دیوے اور یہ کام محض بعد

طلاب وجه الله ومن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ويبارك الله في ماله واهله وعياله وما تنفقون

اور اسکی خوشنودی کے لئے ہے اور جو شخص ایک ذرہ کی موافق بھی بھلائی کرے گا وہ اسکا اجر پائیگا اور خدا اسکے مال اور اہل اور عیال میں

في سبيل الله فهو عائد اليكم في الدنيا والآخرة ولا تزرون خسرا فان اعطيتم بذرا فلكم زرعا

برکت دیگا اور جو کچھ تم خدا کی راہ میں خرچ کروگے وہ تمہاری طرف دنیا اور آخرت میں پھر لوٹ کر واپس آئیگا اور تم نقصان نہیں اٹھاؤ گے پس اگر تم

وان اعطيتم قطرة فلكم بحر فضلا من عند الله والله لا يضيع اجر المحسنين - ام حسبتم ان تغفروا

ایک بیج دوگے تو تمہارے لئے ایک زراعت ہو گی اگر قطرہ دوگے تو تمہارے لئے دریا ہو گا اور خدا نیکوکاروں کا کبھی اجر ضائع نہیں کرتا - کیا تم جانتے ہو کہ یونہی

ويرضى عنكم ربكم ولما يجدكم ساعين لمرضاته والطائعين كالمخلصين - ايها الرجال اتقوا الله

بخشے جاؤ اور خدا تم سے راضی ہو جائے اور ہنوز اس نے تمکو اپنی رضامندی کی راہوں میں سرگرم نہ پایا ہو اور تم فرمانبردار اور مخلص اسکی نظر میں ٹھہرے ہو

وكونوا من الذين يؤثرونه على انفسهم واعلموا ان الله مع المتقين - انما اموالكم واولادكم فتنة

اے لوگو خدا سے ڈرو اور ان لوگوں کی طرح ہو جاؤ جو خدا کو اپنے نفسوں پر مقدم کر لیتے ہیں اور یقیناً جانو کہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے تمہاری مال اور تمہاری اولاد آزمائش کی

اعلان

زجون تتوجه الدولة البريطانية مراحمها العظمى الى هذا

ہم امید رکھتے ہین کہ سرکار انگریزی اپنے عظیم الشان رحم کی وجہ سے اس

الاعلان و تحملو بعد لهاالى الصل الذي يلدغ

اعلان کیطرف توجہ کریگی اور اس مارسیر کو مورد نظر عتاب فرمائیگی جو انکی خیرخواہونکو

نصحاءها و يتنضنض نضنضة الثعبان

کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان ہلاتا ہے

يا قيصرة الهند صانك الله عن الآفات وكان لطفه معك في كل ارادات الخيرات

اے قیصرہ ہند خدا تجھ کو آفتون سے نگہ رکھے اور ہریک خیر کے ارادہ مین اُسکا

وحفظك عن الدواهي والحادثات جئناك مستغيثين بما اوذينا من لسان رجل وكلمه

لطف تیرے ساتھ ہو اور خدا تجھ کو حوادث سے بچاوے ہم مستغیث بنکر تیرے پاس آئے ہین کیونکہ ہم ایک شخص کی زبان اور

المحفظات وقد سمعنا انك تحليت بمحاسن الاخلاق - وتخليت في عدلك مما يسم

اُسکے رنجیدہ کلمات سے ستائے گئے ہین اور ہمنے سنا ہے کہ تو نیک خلقون سے آراستہ ہے اور اپنے عدل مین ان باتون سے خالی ہے

بالاخلاق وما زلت آخذة نفسك بالرحم والاشفاق ولا ترضى بجور الجائرين -

جن پر داغ عیب ہے اور رحم اور شفقت کو تونے اپنے نفس کیلئے ایک خصلت لازمی ٹھہرا دی ہے اور ظلم کرنیوالون کے ظلم پر راضی نہیں

عملاً يرضاه ليكون لكم زلفى لديه ولتأخذكم رقة على دينكم فانه ضعيف وبدأ الشيب بفوديه

اور وہ عمل کرو جس سے خدا راضی ہو جاوے تا تمہیں خدا تعالی کے نزدیک درجہ ملے اور چاہیئے کہ تمہیں اپنے دین پر کچھ شفقت پیدا ہو کیونکہ وہ ضعیف ہے

والشيب غير طبعي حدث من نوازل الحادثات والتكاليف المتتابعات ولينظر كل احد منكم

اور اسکی کنپٹیوں میں بڑھاپے کے آثار پیدا ہو گئے ہیں اور یہ بڑھاپا غیر طبعی ہے جو حوادث نازلہ کے سبب سے اور تکالیف متواترہ کے باعث سے ظاہر ہو گیا ہے اور چاہیئے

عمله وليفتش خطراته وليزن بضاعته التي اعدها للآخرة ولينقد دراهمه التي جمعها لذلك

کہ ہر ایک شخص اپنے عملوں کو دیکھے اور اپنے دل کے خیالات کو ٹٹولے اور اپنی اس بضاعت کو تولے جو آخرت کیلئے تیار کی ہے اور اپنے

السفر هل هي وازنات جيدة او مغشوشة ناقصة ولا يخدع نفسه ولا يغتر بنفسه من المغشوشات

اس روپیہ کو کھرا کرے جو اس سفر کیلئے تیار کیا ہے کیا وہ پوری وزن کا اور کھرا ہے یا کھوٹا اور کم وزن کا ہے اور چاہیئے کہ اپنے نفس کو دھوکا نہ دیوے

وليتدارك قبل ذهاب الوقت ولا يقعد كالغافلين -

اور اسکو خطرہ میں نہ ڈالے اور چاہیئے کہ وقت سے پہلے تدارک کرے اور غافلوں کی طرح مت بیٹھا رہے

ايها الناس زكوا نفوسكم وطهروا صدوركم ولا تفرحكم جيفة الدنيا وشحومها

اے لوگو اپنے نفسوں کو صاف کرو اور اپنے سینوں کو پاک بناؤ اور تمہیں دنیا کا مردار اور اُسکی چربی [illegible]

ولا تجلبكم اليها كلابها ولا تموتوا الا مسلمين مطهرين - ولا تتقوا لعن المخلوق فانه سهل هين

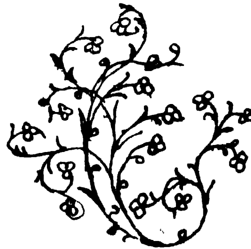
[illegible] اور اُسکے کتے تمہیں اس گوشت کیطرف نہ کھینچیں اور بجز پاک مسلمان ہونیکی حالت کے مت مرو اور خلقت کی لعنت سے مت ڈرو

واتقوا لعن الله الذي يسود الوجوه لعنه ويلقي في هوة السافلين هذا ما اوصيناكم

کیونکہ وہ سہل اور آسان ہے اور اس خدا کی لعنت سے ڈرو جسکی لعنت موہنوں کو کالا کر دیتی ہے اور نیچے گرنیوالوں کے گڑھوں میں ڈالتی ہے ہماری یہ نصیحت ہے

فتذكروا ما اوصينا واشهدوا انا بلغنا والله خير الشاهدين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

سو اس نصیحت کو یاد رکھو اور گواہ رہو کہ ہم نے نصیحت کو پہنچا دیا اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے اور آخری دعوت ہماری یہی ہے کہ تمام تعریفیں خدا کو ہیں جو عالموں کا رب ہے



وشتم خیر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم وبالغ فی التوھین۔ وتکلم بکلمات ترجف
اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیان دین اور توہین مین مبالغہ کیا۔ اور ایسی باتین کہین جن سے
منہا القلوب وتھیج فی الافئدۃ الکروب وسوف نکتب قلیلاً منہا ونجوب استار
دل کانپ اٹھتے ہین اور انہین بے قراریان جوش مارتی ہین اور ہم کسیوقت انہین سے کچھ تہوڑا سا لکھین گے
الجاھلین۔
اور جاہلونکے پردے پہاڑینگے

والان ننبّہ الدولۃ العالیۃ مما افتری علینا وزعم کانا من اعداء الدولۃ
اوراب ہم گورنمنٹ عالیہ کو ان باتون کی اصل حقیقت سے مطلع کرتے ہین جو ہمپر اُسنے افترا کین اور گمان کیا
البرطانیۃ فلیعلم الدولۃ ان ھذہ المقالات کلہا من قبیل صوغ الزور ونسج الشرور
کہ گویا ہم دولت برطانیہ کے بدخواہ ہین سو گورنمنٹ کو معلوم ہو کہ یہ تمام باتین از قبیل آرائش دروغ اور شرارت بافی ہین
ولیس فیہا رائحۃ الصدق متقال ذرۃ وما حملہ علی ذلک الا بعض المصالح التی
اور ایک ذرہ بہی سچائی کی بو اُنہین نہین اور ان باتون پر اسکو صرف اسکی بعض مصالح نے آمادہ کیا جو اس ان
رائی فی نفس تلک المکائد ولیسّرھا اکابر القسیسین۔ والحمد للہ ان کلماتہ المفتریات
فریبون کے اندر دیکھے ہین اور ایک یہہ بہی اُسکی غرض ہے کہ تا اپنے بڑے پادریونکو خوش کرے اور شکر خدا کہ اس کے خود ساختہ کلمات
شئ لا یخفی علی الدولۃ حقیقتہ فنحن فی مامن من شرہ ونری خدماتنا اللامعۃ للرد
ایک ایسی چیز ہے جسکی حقیقت اس گورنمنٹ پر پوشیدہ نہین اور ہم اُسکی شرارت سے امن مین ہین اور ہم اپنی روشن خدمات کو اُسکی
علیہا کالشھب للشیاطین۔ ولا یخفی علی الحکام طریقتی وشانی ولا امشے مواریا
باتون کے رد کرنیکے لئے ایسی دیکھتے ہین کہ جیسے شہاب ثاقب شیاطین کے دفع کرنیکے لئے اور حکام پر میرا طرز اور طریق پوشیدہ نہین اور مین اُنسے چھپکے
عنہم عیانی بل الحکومۃ البرطانیۃ تعرفنی وتعرف آبائی وتنظر مھیعی ومدعائی وتعرف
چلتا نہین بلکہ گورنمنٹ برطانیہ مجھے اور میرے باپ دادون کو خوب پہچانتی ہے اور میری راہ اور میری مدعا کو دیکھ رہی ہے
اصلی ومنبعی ولا تجھل بیتی ومربعی وتعلم انا لسنا من المفسدین المعادین ولا الباغین
اور میرے اصل اور سرچشمہ کو جانتی ہے اور میرے خاندان سے بیخبر نہین اور جانتی ہے کہ ہم مفسدون اور دشمنون اور باغیون اور
الطاغین۔ وما خرجت الان من مغارۃ لتکون الدولۃ من امری فی غرارۃ
طاغیون مین سے نہین۔ اور مین ابہی کسی غار مین سے نہین نکلا تا کہ گورنمنٹ میرے معاملہ سے غافل ہو۔

هذا خُلقك ونحن مع ظل حمايتك نُلدغ من شرّ بعض المعادين
یہہ تیرا خلق ہے اور ہم باوجود ظل حمایت تیری کے بعض دشمنون کے نیش شرارت سے نیش زدہ اور
ونعضّ من انياب العاضين - ويصول علينا كل ضلّ بن ضُلّ ويسبّ نبينا الكريم
اُن کاٹنے والون کے دانتون سے کاٹے جاتے ہین اور ہریک ایسا شخص ہمپر حملہ کرتا ہے جسکے باپ دادون کو کوئی نہین پہچانتا اور ہر ایک جاہل ذلیل
كل جهول مهين - ويسعى ان نُعدّ من الباغين -
ہماری نبی کریم کی اہانت کر رہا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ ہم باغیون سے گنے جاوین -
واما تفصيل هذا المجمل فاعلم يا قيصرة تزاد اقبالك وبارك الله في
اور اگر اس مجمل کی تفصیل چاہو تو اے قیصرہ تیرا اقبال زیادہ ہو اور خدا تیری دنیا مین برکت دے
دُنياك واصلح مآلك ان رجلاً من الذين ارتدوا من دين الاسلام ودخلوا في
اور تیرا انجام بھی بخیر کرے تجھے معلوم ہو کہ ایک شخص نے ایسے لوگون مین سے جو اسلام سے نکلکر عیسائی ہو گئے ہین
الملة النصرانية اعني النصراني الذي يسمّي نفسه القسيس عماد الدين الف كتابا
یعنی ایک عیسائی جو اپنے تئین پادری عماد الدین کے نام سے موسوم کرتا ہے ایک کتاب
في هذه الايام لخدع العوام وسماه توزين الاقوال وذكر فيه بعض حالاتي بافتراء بحت
ان دنون مین عوام کو دہوکہ دینے کے لئے تالیف کی ہے اور اسکا نام توزین الاقوال رکہا ہے اور اسمین ایک خالص افترا
لا اصل له وقال ان هذا الرجل رجل مفسد ومن اهل العداوة واني وجدت في طريقته
کے طور پر میرے بعض حالات لکہے ہین اور بیان کیا ہے کہ یہہ شخص ایک مفسد آدمی اور گورنمنٹ کا دشمن ہے اور مجھے اسکے طریق چال چلن
مشيه آثار البغاوة وليس من نصحاء الدولة واتيقّن انه سيفعل كذا وكذا وانه
مین بغاوت کی نشانیان دکہائی دیتی ہین اور مین یقین رکھتا ہون کہ وہ ایسے ایسے کام کرے گا اور وہ
من المخالفين -
مخالفون مین سے ہے -
فالملخص انه حثّ الحكومة في ذلك على ايذائي ومع ذلك فرّغ انائه
پس خلاصہ کلام یہہ ہے کہ اس شخص نے حکام کو میری ایذا کے لئے برانگیختہ کیا ہے اور ساتھ اسکے مجھے گالیان
في سبّي وازدرائي وافرغ قذر لسانه على بعض احبائي واكثر القول في ديانتنا المقدسة
دینی اور تحقیر کرنے مین اس قدر مبالغہ کیا کہ جو کچھہ اسکے برتن مین تہا سب باہر نکالدیا اور نیز اپنی زبان کی پلیدی میری بعض دوستون پر ڈالی اور ہمارے
دین مقدس کے بارہ مین بہت کچھہ بیہودہ باتین کہین -

في كل خدمة مع السابقين۔

بسر کی اور کس طرح ہم ہر ایک خدمتین سبقت کرنیوالون کے گروہ مین رہے۔

ولا حاجة الى تفصيل هذه الحقائق فان الدولة البريطانية مطلعة

اور ان حقیقتون کے مفصل بیان کرنیکی کچھ حاجت نہین کیونکہ سرکار انگریزی ہماری مراتب خلوص

على مراتب خلوصنا وشئون خدماتنا والاعانات التي كانت ترى منا وقتا بعد

اور انواع خدمات پر اطلاع رکہتی ہے اور ان اعانتون کو جانتی ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سے ظہور مین آئین خاصکر

وقت وفي ايام فساد المفسدين۔ وتعلم الدولة انّ ابي كيف مدّها في حين محاربات

دہلی کے مفسدہ کے وقت مین - اور اس گورنمنٹ کو یہہ معلوم ہے کہ میرے والد نے کیونکر اسکو ایسے وقت مین

مشتدة الهبوب وفتن مشتعلة اللهوب وانه آتا الدولة خمسين خيلا مع الفوارس

مدد دی کہ جب لڑائیون کی ایک سخت آندھی چل رہی تہی اور فتنے بھڑک رہے تہے اور حد سے تجاوز کر گئے تہے سو میرے والد نے اس مفسدہ

مددًا منه في ايام المفسدة وسبق السابقين في امدادات المال عند حلول

کے دنون مین پچاس گھوڑے معہ سوار اس گورنمنٹ کو امداد کی طور پر دیئے اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے امداد مین سب سے بڑھ گیا باوجودیکہ وہ

الاهوال مع ايام العسر والاقلال وذهاب عهد الامارة الآبائية وانقلاب الاحوال

زمانہ تنگی اور ناداری کا زمانہ تہا اور آبائی ریاست کا دور ختم ہو کر گردش کے دن آگئے تہے پس جو شخص ایک نظر صحیح اور

فلينظر من كان له نظر صحيح او قلب امين۔

دل امین رکہتا ہے اسکو چاہیئے کہ سوچے ؟ -

ولم يزل كان ابي مشغوف الخدمات حتى شاخ وجاء وقت الوفاة ووجب الارتحال ولو فصّلنا

اور میرا باپ اسیطرح خدمات مین مشغول رہا یہانتک کہ پیرانہ سالی تک پہنچگیا اور سفر آخرت کا وقت آگیا اور اگر

ذكر خدماته لضاق بنا المجال وعجزنا عن التدوين۔ فالملخص ان ابي لم يزل كان شائم

ہم اسکی تمام خدمات لکہنا چاہین تو اس جگہ سما نسکین اور ہم لکہنے سے عاجز رہجائین - پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے

برق الدولة وقائمًا على الخدمة عند الضرورة حتى اعزته الدولة بمكاتيب رضاءها وخصّته

مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا اور عند الضرورت خدمتین بجالاتا رہا یہانتک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اسکو

في كل وقت بعطاءها واسعفته بمواساتها وتفضلت عليه بمراعاتها وحسبته من دواعي

معزز کیا اور ہر ایک وقت اپنی عطاؤن کے ساتھ اسکو خاص فرمایا اور اسکی غمخواری فرمائی اور اسکی رعایت رکہی اور اسکو اپنے خیرخواہون

بل الدولة علی امثالنا من المباهین ـ ومن توسّم اقوالنا واستشف افعالنا
بلکہ یہ گورنمنٹ ہماری جیسے خیرخواہون پر ناز کرتی ہے — اور جو شخص ہماری باتون کو بنظر غور دیکھے گا اور ہمارے افعال پر

فلا تخفی علیہ اعمالنا وانا من الصادقین ـ والدولة تغوص الی اعماقنا ولیس علیہا
ایک عمیق نگاہ دوڑائیگا سو اُس پر ہماری کارگذاریان چھپی نہیں ہونگی اور ہم سچے ہین اور یہ گورنمنٹ ہماری گہرائی تک غوطہ مار رہی ہے اور اُس پر ہمارے

الخفاء ـ ولہا افکار عادیات لا تؤاهقہا وجناء اذا ما ترکض آراءہا فی ارض مقاصدها
امر پوشیدہ نہیں ـ اور اس گورنمنٹ کی فکرین تیز دوڑنیوالی ہین کہ کوئی تیز اور مضبوط اونٹنی اُن کا مقابلہ نہین کرسکتی جبوقت گورنمنٹ

فتفری ادیم الارضین ـ وکل عقل عندها الا عقل الدین ـ ونرجو ان یفتح اللّٰہ علیہا
اپنی رایون کو مقاصد کے زمین مین دوڑاتی ہے تو وہ رائین روئے زمین کو کاٹتی ہوئی چلی جاتی ہین اور ہر یک عقل بجز دینی عقل کے

هذا الباب ایضًا کما فتح ابوابا اُخری واللّٰہ ارحم الراحمین ـ
اس گورنمنٹ کو حاصل ہے اور ہم امید رکھتے ہین کہ یہ دروازہ بھی اُس پر کھل جائے اور خدا ارحم الراحمین ہے

ولا یخفی علی هذه الدولة المبارکة انا من خدّامها ونصحائها ودواعی
اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہم قدیم سے اُسکی خدمت کرنیوالے اور اسکے ناصح اور خیرخواہون مین سے ہین

خیرها من قدیم وجئناها فی کل وقت بقلب صمیم وکان لابی عندها زلفی وخطاب التحسین
اور ہر ایک وقت پر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہے ہین — اور میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا

ولنا لدی هذه الدولة ایدی الخدمة ولا نظن ان تنساها فی حین ـ وکان والدی
اور اس سرکار مین ہماری خدمات نمایان ہین اور مین گمان نہین کرتا کہ یہ گورنمنٹ کبھی ان خدمات کو بھلا دیگی اور میرا والد

المیرزا غلام مرتضی ابن میرزا عطا محمد القادیانی من نصحاء الدولة وذوی الخلّة و
میرزا غلام مرتضی ابن میرزا عطا محمد رئیس قادیان اس گورنمنٹ کی خیرخواہون اور مخلصون مین سے تھا اور

عندها من ارباب القربة وکان یصدر علی تکرمة العزة وکانت الدولة تعرفه غایة المعرفة
اس کے نزدیک صاحب مرتبہ تھا اور صدر نشین بالین عزت سمجھا گیا تھا — اور یہ گورنمنٹ اُسکو خوب پہچانتی تھی

وما کنا قط من ذوی الظنة بل ثبت اخلاصنا فی اعین الناس کلہم وانکشف علی الحاکمین ـ
اور ہم پر کبھی کوئی بدگمانی نہیں ہوئی بلکہ ہمارا اخلاص تمام لوگون کی نظرون مین ثابت ہوگیا اور حکام پر کھل گیا ـ

ولتستطلع الدولة حکّامها الذین جاؤنا ولیتوا بینا کیف عشنا امام اعینہم وکیف سبقنا
اور سرکار انگریزی اپنے ان حکام سے دریافت کرلیوے جو ہماری طرف آئے اور ہم مین رہے اور ہم نے انکی آنکھون کے سامنے کیسی زندگی

مُذ ذلك العهد ان لا اؤلف كتاباً مبسوطاً من بعد الا واذكر فيه ذكر احسانات
کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اسکے تالیف نہیں کرونگا جو اسمین احسانات قیصرہ ہند کا ذکر نہو اور نیز اسکے ان

قیصرة الهند وذكر منها التى وجب شكرها على المسلمين ومع ذلك كان فى خاطرى
تمام احسانات کا ذکر ہو جن کا شکر مسلمانون پر واجب ہے اور باوجود اسکے میرے دل مین یہہ بھی تہا کہ مین

اَنْ ادعوا القيصرة المكرمة الى الاسلام واهديها الى الربّ الذي هو خالق
قیصرہ مکرمہ کو دعوت اسلام کرون اور اُس ربّ کیطرف اُسکو رہنمائی کرون جو درحقیقت مخلوقات کا رب ہے کیونکہ

الانام فانّها احسنَتْ الينا والى اٰباءنا وما كان جزاء الاحسان الا ان ندعولها فى
اُس کا احسان ہم پر اور ہمارے باپ دادون پر ہے اور احسان کا عوض بجز اسکے اور کچہہ نہین کہ ہم اُس کی

الدنيا دعاء الخير والاقبال وفوز المرام ونسئل الله لعقباها ان ترزق توحيد
دُنیا کی خیر اور اقبال کے لئے دعا کرین اور اُسکی عقبیٰ کے لئے خدا تعالیٰ سے یہ مانگین کہ اسلامی توحید

الاسلام وتنتهج سبل الحق وتؤمن بعظمة المليك العلام وتعرف الرب الذى احد صمد ما ولد وما
کی راہ اُس کے نصیب کرے اور حق کی راہون پر چلے اور اُس بادشاہ کی بزرگی کی قائل ہو جو غیب کی باتین جانتا ہے اور اُس رب کو پہچانے

وُلد وتعطىٰ نعماء ابد الآبدين
جو اکیلا اور تمام مخلوق کا مرجع اور نہ مولود اور نہ والد ہے اور اسکو ابدی نعمتین ملین۔

فالّفتُ كتبا وحرّرت فى كل كتاب ان الدولة البريطانية محسنة الى مسلمى
سو مینے کئی کتابین تالیف کین اور ہر یک کتاب مین مینے لکہا کہ دولت برطانیہ مسلمانون کی محسن ہے اور مسلمانون کی اولاد

الهند وتنتجعها ذرارى المسلمين - فلا يجوز لاحد منهم ان يخرج عليها ويسطو كالبغاة
کی ذریعہ معاش ہے پس کسیکو انمین سے جائز نہین جو اُس پر خروج کرے اور باغیون کی طرح اُسپر حملہ آور ہو

العاصين - بل وجب عليهم شكر هذه الدولة واطاعتها فى المعروف فانها تحمى دماءهم
بلکہ اُن پر اِس گورنمنٹ کا شکر واجب ہے اور اُسکی اطاعت ضروری ہے کیونکہ یہ گورنمنٹ مسلمانون کے خونون اور

واموالهم وتحفظهم من سطوة كل ظالم وقد نجّتنا من انواع الكروب وارتجاف القلوب
مالون کی حمایت کرتی ہے اور ہر یک ظالم کے حملہ سے اُنکو بچاتی ہے اور درحقیقت ہمین اُسی نے بیقراریون اور دل کے لرزون سے

فان لم نشكر فكنا ظالمين - فالشكر واجب علينا دينا وديانتا ومن لا يشكر الناس
بچایا سو اگر شکر نکرین تو ظالم ٹہرین گے۔ پس شکر ہمپر از روے دین و دیانت کے واجب ہے اور جو شخص آدمیون کا شکر نہین کرتا

الخیر ومن المخلصین - ثم اذا توفی ابی فقام مقامه فی هذه السیر اخی المیرزا غلام قادر
اور مخلصون مین سے سمجھا - پھر جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتون مین اسکا قائم مقام میرا بھائی ہوا جسکا نام میرزا غلام قادر
وغمرته مواهب الدولة کما غمرت والدی و توفی اخی بعد ابی فی بضع سنین - ثم بعد وفاتهما
تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اسکے شامل حال ہوگئین جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تہین اور میرا بہائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہو گیا
قفوت اثرهما واقتدیت سیرهما وذکرت عصرهما ولکنی ما کنت ذا خصب و نعمة وسعة وثروة
پھر ان دونون کی وفات کے بعد مین انکے نقش قدم پر چلا اور انکی سیرتون کی پیروی کی اور انکے زمانہ کو یاد کیا لیکن مین صاحب مال اور
ولا ذا املاک وارضین - بل تبتلت الی الله بعد ارتحالهما ولحقت بقوم منقطعین -
صاحب املاک نہین تہا بلکہ مین انکی وفات کے بعد الله جل شانہ کیطرف جہک گیا اور انہین جا ملا جنہون نے دنیا کا تعلق توڑ دیا
وجذبنی ربی الیه واحسن مثوای واسبغ علی من نعماء الدین - وقادنی من تدنسات
اور میرے رب نے اپنی طرف مجہے کہینچ لیا اور مجہے نیک جگہ دی اور اپنی نعمتون کو مجہہ پر کامل کیا اور مجہے دنیا کے آلودگیون اور مکروہات
الدنیا الی حظیرة قدسه واعطانی ما اعطانی وجعلنی من الملهمین المحدثین -
سے نکال کر اپنی مقدس جگہ مین لے آیا اور مجہے اسنے دیا جو کچھ دیا اور مجہے ملہمون اور محدثون مین سے کر دیا
فما کان عندی من مال الدنیا وخیلها وافراسها غیر انی اعطیت جیاد الاقلام
سو میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گھوڑے اور دنیا کے سوار تو نہین تہے بجز اس کے کہ عمدہ گھوڑے قلمون
ورزقت جواهر الکلام واعطیت من نور یؤمننی العثار ویبین لی آثار فهذه
کے مجھکو عطا کئے گئے اور کلام کے جواہر مجہہ کو دئے گئے اور وہ نور مجہہ کو عطا ہوا جو مجہے لغزش سے بچاتا اور رستہ روی کے آثار مجہہ پر
الدولة الالهیة السماویة قد اغنتنی وجبرت عیلتی واضاءتنی ونورت لیلتی وادخلتنی
ظاہر کرتا ہے پس اس الہی اور آسمانی دولت نے مجہے غنی کر دیا اور میری افلاس کا تدارک کیا اور مجہے روشن کیا اور میری رات کو منور کر دیا اور مجہے
فی المنعمین - فقصدت ان اعین الدولة البرطانیة بهذا المال وان لم یکن لی
منعمون مین داخل کیا سو مینے چاہا کہ اس مال کے ساتہہ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کرون اگرچہ میرے پاس
من الدراهم والخیل والبغال وما کنت من المتمولین -
روپیہ اور گھوڑے اور خچرین تو نہین اور نہ مین مالدار ہون -
فقمت لامدادها بقلمی ویدی وکان الله فی مددی وعاهدت الله تعالی
سو مین انکی مدد کیلئے اپنی قلم اور ہاتہہ سے اٹھا اور خدا میری مدد پر تہا اور مینے اسی زمانہ سے خدا تعالی سے یہ عہد کیا

وان لم يطمئن فليقرء كتابي الحمامة وان بقي معذالك شك فليفكر في كتابي الشهادة
اور اگر اس سے بھی مطمئن نہ ہو تو پھر میری کتاب حمامۃ البشری کو پڑھے اور اگر پھر بھی کچھ شک رہجائے تو پھر میری کتاب شہادۃ القرآن میں
وليس حرام عليه ان ينظر في هذه الرسالة ايضاً ليتضح عليه كيف علنت بصوت عال في
غور کرے اور اسپر حرام نہیں ہی جو اس رسالہ کو بھی دیکھے تا کہ اسپر کھلجائے کہ میں کیونکر بلند آواز سے کہدیا ہے کہ اس گورنمنٹ سے
منع الجهاد والخروج على هذه الدولة وتخطية المجاهدين۔
جہاد حرام ہے اور جو لوگ ایسا خیال رکھتے ہیں وہ خطا پر ہیں۔

فلو كنت عدو الهذه الدولة لفعلت فعلاً خلاف ذلك وما ارسلت
پس اگر میں اس گورنمنٹ کا دشمن ہوتا تو میں ایسے کام کرتا جو میری اس کارروائی کے مخالف ہوتی اور کتابیں
هذه الكتب وهذه الاشتهارات الى ديار العرب وبلاد اسلامية وماقدمت قدمي
اور یہ اشتہار بلاد عرب اور تمام بلاد اسلامیہ کی طرف روانہ نہ کرتا اور ان نصیحتوں کیلئے آگے قدم
لهذه النصائح فانظروا يا اولي الابصار لم فعلت هذه الافعال ولم ارسلت هذه الكتب التي
نہ اٹھاتا۔ پس اے آنکھوں والو! تم سوچو کہ میںنے یہ کام کیوں کئے اور کیوں یہ کتابیں جنمیں جہاد کی سخت
فيها منع شديد من الجهاد لهذه الدولة في ديار العرب في غيرها من البلاد اكنت ارجو
ممانعت لکھی ہی ملک عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھیجیں کیا میں ان تحریروں سے
انعاما من سكان تلك البلاد او كنت اعلم انهم يرضون عني بسماع تلك الكلمات ويزيدون
اُن لوگوں کے انعام کی امید رکھتا تھا یا میں یہ جانتا تھا کہ وہ ان باتوں سے مجھ سے خوش ہو جائینگے اور دوستی
في الاخوة والاتحاد فان لم يكن لي غرض من هذه الاغراض بل كانت النتيجة البديهة سخط القوم
اور برادری میں ترقی کرینگے سوا گر ان غرضوں میں سے کوئی غرض نہیں تھی بلکہ کھلا کھلا نتیجہ قوم کی ناراضگی تھی اور ان کی
وغضبهم علي وطعنهم بالالسنة الحداد فبعده اي شيء حملني على ذلك اكانت لنفسي فائدة اخرى في
تیز زبانی کے ساتھ طعن تھے سواسکے بعد کس غرض نے مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا کیا میرے لئے اُن کتابوں کی
ارسال تلك الكتب الى ديار ليست داخلة تحت الحكومة البريطانية بل هي ممالك الاسلام
ایسے ملکوں میں بھیجنے میں جو حکومت انگریزی میں داخل نہیں تھے بلکہ وہ اسلامی ملک تھے اور انکے
ولهم خيالات دون ذلك لما لايخفى على الخواص والعوام فان كانت فائدة مخفية فليبين لي
خیال بھی اور تھے کچھ فائدہ تھا اور اگر کوئی فائدہ پوشیدہ تھا تو ایسا شخص جو میرے پر بدظن رکھتا اور اعتراض کرنیوالا ہی اس فائدہ کو بیان کرے

ما شكر الله والله يحب المقسطين - وانا لن ننسى اياما وازمنة مضت علينا قبلها

اُسنے خدا کا بھی شکر نہیں کیا اور خدا اُنہیں کو دوست رکہتا ہے جو طریق انصاف پر چلتے ہیں اور ہم اُن دنوں اور اُن زمانوں کو بہول نہیں

والله ما كان لنا امن فيها الى دقيقتين فضلا عن يوم او يومين وكنا نمسي ونصبح متخوفين

گئے جو اس گورنمنٹ سے پہلے ہمپر گذرے اور ہمیں اُن وقتوں میں دو منٹ بھی امن نہیں تہا چہ جائیکہ ایک دن یا دو دن ہو اور ہم ڈرتے ڈرتے شام کرتے اور صبح کرتے تہے

فاشعت تلك الكتب المحتوية على تلك المضامين في كل ديار وفي

سو مینے اس مضمون کی کتابوں کو شایع کیا ہے اور تمام ملکوں اور تمام لوگوں میں انکو شہرت دی ہے اور ان کتابوں کو

اناس اجمعين - وارسلتها الى ديار بعيدة من العرب والعجم وغيرها لعل الطبائع الزائغة

یعنی دور دور کی ولایتوں میں بہیجا ہے جنمیں سے عرب اور عجم اور دوسرے ملک ہیں تا کہ کج طبیعتیں ان نصیحتوں سے

تكون مستقيمة بمواعظها ولعلها تكون صالحة لشكر الدولة وامتثالها وتقل غوائل

براہ راست آجائیں اور تا کہ وہ طبیعتیں اس گورنمنٹ کا شکر کرنے اور اسکی فرمانبرداری کے لئے صلاحیت پیدا کریں اور

المفسدين - ولعلهم يعلمون ان هذه الدولة محسنة اليهم فيحبونها طائعين - هذا

مفسدوں کی بلائیں کم ہو جائیں اور تا کہ وہ لوگ جانیں کہ یہ گورنمنٹ انکی محسن ہے اور محبت سے اسکی اطاعت کریں - یہہ میرا کام

عملي وهذه خدمتي والله يعلم نيتي وهو خير المحاسبين - وما فعلت ذلك خوفا من هذه

اور یہہ میری خدمت ہے اور خدا میری نیت کو جانتا ہے اور وہ سب سے بہتر محاسبہ نیوالا ہے اور مینے یہ کام گورنمنٹ سے ڈر کر نہیں کیا اور اسکے

الدولة او طمعا في انعامها واكرامها ان فعلت الا لله وامتثالا لامر خاتم النبيين - فان

کسی انعام کا امیدوار ہو کر کیا ہے بلکہ یہ کام محض لله اور نبی صلے الله علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کیا ہے کیونکہ ہمارے

نبينا وسيدنا ومولانا حبيب الله وخليله محمد المصطفى صلعم قد امرنا ان نثني على

نبی اور ہمارے سردار اور ہمارے مولا نے جو خدا کا پیارا اور اس کا دوست محمد مصطفے صلی الله علیہ وسلم ہے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم انکی تعریف

المنعمين ونشكر المحسنين - فلاجل ذلك شكرتها ونصرتها ما استطعت وبثثت منها

کریں جنکی ہم نعمت پروردہ ہیں اور اُنکا ہم شکر کریں جنسے ہمیں نیکی پہنچی ہے پس اسی وجہ سے مینے اس گورنمنٹ کا شکر کیا اور جہاں تک بن پڑا اسکی مدد کی

واشعتها في كل بلدة من ملكنا المعلوم الى بلاد العرب والروم وحثثت الناس على طاعتها

اور اُس کے احسانوں کو ملک ہند سے بلاد عرب اور روم تک شایع کیا اور لوگوں کو اُٹھایا کہ تا اسکی فرمانبرداری کریں

ومن كان في شك فليرجع الى كتابي البراهين - وان لم يكف لشكه فلينظر كتابي التبليغ

اور جسکو شک ہو وہ میری کتاب براہین احمدیہ کی طرف رجوع کرے اور اگر وہ اُسکو شک کے دور کرنیکے لئے کافی نہو تو پھر میری کتاب تبلیغ کا مطالعہ

حرزًا لها وحصن حافظ من الآفات وبشّرني ربي وقال ما كان الله ليعذبهم وانت

اس گورنمنٹ کیلئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ

فيهم فليس للدولة نظيري ومثيلي في نصري وعوني وستعلم الدولة ان كانت

کہ خدا ایسا نہیں کہ انکو دکھ پہنچاوے اور تو انمیں ہو پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر

من المتوسّمين -

اور مثیل نہیں اور عنقریب یہ گورنمنٹ جان لیگی اگر مردم شناسی کا اسمیں مادہ ہے -

واما الذين دخلوا في الملة النصرانية تاركين دين الاسلام وباعدين

مگر وہ لوگ جو عیسائی دین میں داخل ہوئے اور دین اسلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا سو ہم انکو ایسے

عن ظل خير الانام فما نجدهم قائمين لخدمة الدولة والمخلصين لهذه الحضرة بل نجدهم

نہیں دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہوں یا مخلص ہوں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ وہ مداہنہ

مداهنين منافقين - وما دخلوا اكثرهم في دينهم الا ليستطبّوا لوجع الجوع وليفعلوا

اور نفاق سے زندگی بسر کرتے ہیں - اور اکثر لوگ دین عیسائی میں محض اسی لئے داخل ہوئے ہیں تا اپنی درد گرسنگی کا علاج

كاس الولوع فسيتسرهون ذات بكرة اذا رأوا انهم اخرجوا من روضة لرتوع ويعجبون

کریں اور اپنے حرص کے پیالوں کو لبالب بھر دیں سو کسی صبح یہ لوگ تتر بتر ہو جائینگے جبکہ دیکھینگے کہ چراگاہ

الناس من وشك الرجوع ونحن نراهم من اعوام مناجين للاخفار كلئام ولا نجد فيهم

سے نکالے گئے اور لوگوں کو اپنے جلد پھرنے سے تعجب میں ڈالینگے اور ہم تو انکو کئی برسوں سے دیکھ رہے ہیں

شيئا من الاوصاف الا عشق الصّحف والصحائف والف الجيفة كالغداف وما نجدهم

کہ وہ اپنا مذہبی قول و اقرار توڑنے کو تیار ہیں اور ہم انمیں بجز اسکے کوئی خوبی نہیں پاتے کہ وہ شراب اور خوش مزہ کھانوں کے جو پیالوں

الا مترفين - وسيعلم الدولة البريطانية كم منهم من المخلصين الصادقين - والله انا

میں بھرے ہوئے ہوں عاشق ہیں اور دنیا کے مردار سے ایسی دوستی ہے جیسے کوّا اور ہم انکو جانتے ہیں کہ دنیاوی نعمتوں نے انکو بیراہ کر دیا اور عنقریب گورنمنٹ

نشاهد باعيننا ان اكثرهم قد خرجوا من الاسلام ودخلوا في النصارى من التكاليف

انگریزی جان لیگی کہ کس قدر انمیں مخلص صادق ہیں - اور بخدا ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں کہ اکثر انمیں سے محض تکالیف نفسانیہ

النفسانيه واثقال الدين ولهب الاجوفين وكان المسلمون مطلعين على عرّهم وشرّهم

اور قرض کے بوجھ اور پیٹ اور عضو نہانی کی سوزشوں کی وجہ سے اسلام سے خارج اور نصاریٰ میں داخل

من كان من المرتابين والمعترضين على ان كان من الصادقين حاشا ما كانت فائدة من
اگر وہ سچا ہے تو سمجھو کہ بجز اظہار حق کے کوئی فائدہ نہین تہا
غير اظهار الحق بل اني سمعت ان اقوالي هذه قد احفظت بعض العلماء وكفروني كالجهلاء
بلکہ مینے سُنا ہے کہ یہ میری باتین اور یہ تحریرین بعض علماء کے غضبناک ہونے کا موجب ہوئین اور جہالت سے
فما باليتهم بعد تفهم الحق وانكشاف طرق الاهتداء ورئيت ان هذا هو الحق فبينتها ولو كان
مجھکو کافر ٹھیرایا سو مینے حق کے سمجھنے کے بعد اور ہدایت کا رستہ کہلنے کے پیچہا انکی کچھہ بہی پروانہ کی اور مینے دیکھا کہ یہی حق ہے سو مینے بیان
قومي كارهين - فاذا ثبت خلوصي الى هذا المقدار وبرهنت عليه بقدر كاف
کردیا اگرچہ میری قوم کراہت کرتی رہی - پس جبکہ میرا خلوص گورنمنٹ سے اسقدر ثابت ہوا اور مینے اس قدر دلایل سے اسکو ثابت کردیا
لاولى الابصار فمن يظن ظن السوء في امري بعد الا الذي خبث عرقه كالفجار
جو دانشمند ون کے لئے کافی ہین پس جو شخص اسکے بعد میرے پر بدگمانی کرے ایسا آدمی بجز ناپاک فطرت اور بجز ایسے شخص کے جسکی
وتدرب بالشر واللذع والابر وسير الاشرار وترك سير الصالحين -
عادت مین فتنہ زنی اور شرارت داخل ہے اور کون ہو درحقیقت یہ اسی کا کام ہے جو شرارت کو پسند کرتا اور نیکبختی کی راہ کو چہوڑتا ہے -
وما كان تاليفي في العربية الا لمثل هذه الاغراض العظيمة ولم يخل
اور میرا عربی کتابون کا تالیف کرنا تو انہین عظیم الشان غرضون کے لئے تہا اور میری کتابین عرب
تنتاب العربيين كتبي حتى رئيت فيهم اثار التاثير وجاء ني بعض منهم وراسلني بعض
کے لوگون کو برابر پے در پے پہنچتی رہین یہانتک کہ مینے انہین تاثیر کے نشان پائے اور بعض عرب میرے پاس
وبعضهم هجنوا وبعضهم صلحوا ووافقوا كالمسترشدين -
آئے اور بعضون نے خط وکتابت کی اور بعضون نے بدگوئی کی اور بعض صلاحیت پر آگئے اور موافق ہوگئے جیسا کہ حق کے طالبون کا کام ہے -
واني صرفت زمانا طويلا في هذه الامدادات حتى مضت على احدى
اور مینے ان امدادون مین ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے یہان تک کہ گیارہ برس انہین اشاعتون مین
عشر سنة في شغل الاشاعات وما كنت من القاصرين فلي ان ادعي التفرد في
گذر گئے اور مینے کچھہ کوتاہی نہین کی پس مین یہ دعویٰ کرسکتا ہون کہ مین ان
هذه الخدمات ولي ان اقول انني وحيد في هذه التائيدات ولي ان اقول اني
خدمات مین یکتا ہون اور مین کہہ سکتا ہون کہ مین ان تائیدات مین یگانہ ہون اور مین کہہ سکتا ہون کہ مین

ونهبوا اموالهم وختلوا اجهالهم فاحبوهم واحسنوا اليهم كانهم فوج المتقين ۔ وفرضوا لهم
اور کیونکر اُنکے جاہلون کو دہوکے دیئے سو وہ ان سے پیار کرنے لگے اور انپر احسان کیے گویا یہ ایک پرہیزگار دن کی فوج ہے اور ان کو لئے

فی صدقاتهم حصةً وجعلوا لهم وظائف فيأخذ كل احد منها ويأكلها بطالا ضجعة نومة
اپنے خیراتی مالون مین حصے ٹہرا دئے اور وظیفے مقرر کردئے پس ہر ایک کر شتان اُن مین سے لیتا ہے اور محض نکما لیٹے سوتے اس مال

وترى هم كيف يبختروا بالارتداد كتبختر المطلق من الاسار ويهتزون هزة المؤسر
کو کہاتا ہے اور تو دیکہتا ہے کہ کیونکر مرتد ہونیکی حالتمین وہ لٹکتے پہرتے ہین جیسے قیدی قید چہوڑکر لٹکتا ہوا چلتا ہے اور ایسی خوشی کر رہے ہین جیسے

بعد الاعسار ويتلفون اموال الناس متنعمين ۔ فليت شعري لو بُنيت من هذه
وہ شخص خوش ہوتا ہے جو تنگی کے بعد فراخی دیکہتا ہے اور لوگون کا مال عیاشی مین اُڑا رہے ہین ۔ کاش اس مال سے جو ناپاک لوگون کی عیاشی کیلئے

الاموال التى تسكب كالماء فى تنعمات السفهاء جسرٌ للعابرين او خان للمسافرين
پانی کیطرح بہایا جاتا ہے کوئی پل دریا کے عبور کرنیوالون کے لئے بنایا جاتا یا مسافرون کے لئے کوئی سرا طیار

لكان خيراً واولى وانفع للناس من ان يُبذل على هذه الطائفة مظاهر الخناس التى
کیجاتی ہے تو بہت ہی مناسب اور بہتر اور خلق اللہ کے نفع کا موجب تہا بہ نسبت اسکے کہ اس طائفہ شیطان کے اوتار پر یہ مال

أتلفت نفائس اموال الناس فى الخضم والقضم وما مسّتهم فكر الدنيا ولا فكر الآخرة
خرچ ہوتا ایسا طائفہ جسنے کہانے چپالے مین لوگون کے نفیس اور عمدہ مالون کو ناحق کہو دیا اور انکو دنیا اور آخرت کا فکر

وما اخرجهم من الاسلام الا اسباب معدودة واكبرها كثرة الحمق وقلة التدبر ثم معد ذلك
چہو بہی نہین گیا اور اُن کے دین اسلام سے مرتد ہونیکا بڑا باعث کثرت حمق اور قلت تدبر ہے اور پہر باوجود اس کے

سبب ارتداد الاكثر منهم اضطرام الاحشاء والاضطرار الى العشاء وشح مطائب الطعام
انہین اکثر مرتد ہونیکا سبب بہوک کی اگ کا بہڑک اُٹہنا ہے اور رات کی روٹی کے لئے بیقرار ہونا اور اچہے اچہے کہانون کے

وحوص كاس المدام والرغبة فى الغيد والتوق الى الاغاريد والميل الى معادات الغادات
لالچ اور شراب کی حرص اور نازک اندام عورتون کی رغبت اور سرود کے شوق اور لطیف بدن عورتون کو دیکہنے کیلئے صبح کو جانا اور گانے بجانے

ومقانات القينات وغيرها من الهنات ۔ فسقطوا لاجل ذلك على الدنيا بالقلب
والی عورتون سے میل ملاپ رکہنا اور ایسا ہی اور بری خصلتین پس وہ اسی سبب سے لالچ سے بہرے ہوئے دل کے ساتہہ دنیا پر گرے جیسے

الشحيح كالذباب على المخاط والقيح وكانوا من العقبى غافلين ۔ ما بقى لهم شغل من غير شرب
مکہی پیپ اور رینٹہ پر گرتی ہے اور عاقبت سے بالکل غافل رہے اور انکو بجز اسکے اور کوئی شغل نہین رہا کہ شراب پیون

فما بالوهم لاطلاعهم على سبب مفرّهم فتوجهت هذه الطائفة الى قسّيسين بماروا القصص

ہوئے اور مسلمان لوگ انکی حرص کی غارش اور انکی شرارتون سے مطلع تھے پس اُنہون نے کچھ پروانہ کی سو یہ لوگ پادریون کیطرف متوجہ

اقبالهم وزينة دنياهم وكثرت مالهم ومع ذلك وجدتهم غافلين من مقاصدهم كحقي وحسبوا الاديار بقعة النوكی

ہوئی کیونکہ انہون نے انکے اقبال کی چمک دیکھی اور انکی زینت دنیا اور کثرت مال کا ملاحظہ کیا اور باوجود اسکے انکو اپنے اصلی مقاصد سے غافل پایا

فتمائلوا عليها خادعين - وما كان لمسلمي ديارنا ان يربوا تلك الكسالى ويكفلوهم في

ایسا کہ جیسے احمق ہوتے ہین اور انہون نے گرجاؤنکو ایک بیوقوف لوگون کا مکان سمجھ لیا سو وہ انکی طرف دھوکا دینے کی نیت سے جھک پڑے اور ہمارے ملک کے

مأكلهم ومشاربهم وملبوسهم ويتركوهم معذورين مستريحين كالحبالى ويحملوا نفقاتهم

مسلمان ایسے سست اور کاہل لوگونکی پرورش نہین کرسکتے تھے اور یہ نہین ہوسکتا تھا کہ انکے کھانے پینے اور پہننے کے مصارف اپنے ذمہ اٹھالین اور انکو

على انفسهم ويتركوهم ليأكلوا ويتمتعوا فارغين - فان المسلمين قوم ضعفاء معسرين -

حملدار عورتونکیطرح معذور سمجھ کر آرام کرنے دین اور تمام خرچ انکا اپنے ذمہ کرلین اور ان کو صرف کھانے پینے کیلئے فارغ چھوڑدین کیونکہ مسلمان

ولا يفضل عنهم ما يصرفون الى غيرهم فمن اين وكيف يفعمون وعاء البطالين - فلما رأوا ان

ایک ناتوان اور تنگدست قوم ہے اور انکے مالون مین اسقدر بچت نہین ہوتی جو کسی دوسری کو دین پہر کہان سے اور کیونکر نکمی لوگون کے برتن بہر سکین سو عیسائی مرتد ہون

اهل الاسلام لا يحملون اثقالهم ولا يبالون افلالهم توجهوا الى قسّيسين مصطادين -

نے جب دیکہا کہ مسلمان ان کے بوجہون کو اٹھا نہین سکتے اور فقر وفاقہ کی پروا نہین رکھتے تو شکار ڈھونڈتے ہوئی پادریونکیطرف متوجہ

فاجتمعوا في الكنائس من داء الذئب والجوع المذيب طمعا في اموالهم و

سوگرجاؤن مین بہوکہ کیوجہ سے جو گلاتی جاتی تہی جمع ہوئے اور یہ سب کچھ انکے مالون

طمعا لمّا اقبالهم واخذوا يسبّونهم باغلاظ الكلام في شان خير الانام ويطردون في

کی لالچ اور انکے اقبال پر نظر دوڑانے سے ظہور مین آیا اور پہر انہون نے شروع کیا کہ آنحضرت خیر الانام کے حق مین سخت اور نئی نئی درشت

التوهينات واختراع الاعتراضات ليروهم انهم متنفرين من الاسلام وفي التنصر متشددين

کلمے استعمال کرکے پادریون کو خوش کرتے اور نئے نئے قسم کی اہانتین اور اختراع اور اعتراض انکی لئے بناتے تاکہ انکو دکھلا دین کہ وہ

وليحصل لهم قربتهم بوسيلتها وليقضوا اوطارهم بتوسطها ويكونوا في اعينهم صالحين

اسلام سے متنفر اور عیسائی مذہب مین پکے ہین اور تا کہ ان بے ادبی کی باتون سے انکی خاص مصاحب بنجائین اور انکی توسط سے اپنی حاجتین

مستحصلين وكذلك صابت سهامهم وحصل مرامهم فترى كيف اصطادوا اكابرهم

پوری کرین اور انکی آنکھون مین پرہیزگار اور صالح دکھائی دین اسیطرح ان مرتدون کے تیر نشانون پر لگے اور انکی مرادین برآئین پس تو دیکھتا ہے کہ کیونکر

من كل فضول ولغو وتاثيم ولكي يستريح الخلق من شرهم وعباد الله من اذاهم وفي ذلك
اور تا کہ اس انتظام سے ہر ایک مین سے فضول گوئی اور بیہودہ اور گناہ کی باتون سے رک جائے تا کہ خلق اللہ اور خدا تعالی کے بندون کو

نفع عظيم لاكابرهم المغبونين۔
انکی شرارت اور ایذا سے راحت حاصل ہو اور اس انتظام مین انکے اکابر کو جو زیان رسیدہ ہین بہت ہی نفع ہے۔

واما هذا الرجل الذي صال عليّ فما صال الا لحاجة الجائته
اور یہہ آدمی جسنے مجہہ پر حملہ کیا سو اس نے صرف اُس اضطرار کی وجہ سے حملہ کیا ہے جو اسکو پیش آئے

الى ذلك وهو انه عجز عن جواب سوالات قد اوردناها عليه وعلى رفقائه في مباحثة
اور وہ یہہ ہے کہ وہ اُن سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہو گیا جو ہمنے ایک مباحثہ مین جو انمین اور ہم مین تہا

كانت بيننا وبينهم وتبيّن انهم على الباطل وفي ضلال مبين۔ فتندم غاية التندم
اُسپر اور اُسکے رفیقون پر کئے تہے اور کھل گیا کہ وہ لوگ باطل اور کہلی کہلی گمراہی مین ہین۔ پس یہہ شخص نہایت ہی شرمندہ ہوا اور

واضطرب كمذبوح واعتاص الامر عليه فما رأى طريقا يرضى به قومه الا طريق البهتانات
ایسا بیقرار ہوا جیسا کہ کوئی ذبح کیا جاتا ہے اور اُسپر کام مشکل ہو گیا پس اسکو کوئی ایسا راہ نہ مل سکا جس سے وہ اپنی قوم کو راضی کر سکتا مگر

فاختاره ليستر عواره بتلك المفتريات فاشرب في قلبه ان يستمد بوشاية من اهل الحكومة
دروغ آراستہ ۱۲
ایک بہتان کا طریق کہلا تہا سو اسکو اسنے اختیار کر لیا تا وہ اُن مفتریات سے اپنی پردہ پوشی کرے سو اسکے دل مین یہہ خیال رچ گیا کہ سرکار انگریزی

والولاية ويريش بكلمات الشر نبل السعاية لعلهم يصلبونني او يقتلونني ويعلوا امر قوم
کے حکام اور اہل حکومت سے بذریعہ اپنی جہوٹی مخبری کے اس کام مین مدد لیوے اور اپنی سخن چینی کے تیر سے شرارت کی باتون کو

منتصرين۔ فمنشاء تحريراته هذه الخطرات المنسوجات لا غيرها وما اختار هذا
پر لگا دے تا کہ حکام مجہہ کو پہانسی دیدین یا قتل کر دین اور اسطرح یہہ پرستان لوگ غالب آجائین۔ سو اس موجب اسکی تحریرات کا یہی دلی منصوبے ہین کوئی اور سبب نہین اور اسنے

الا لعدم علمه بمراحم الدولة علينا وحقوق مخزونة لديها ولدينا وقد تهادينا بامور
اس راہ کو محض اس سبب سے اختیار کیا ہے کہ اسکو معلوم نہین کہ اس گورنمنٹ کی کیسی مہربانیان ہمپر ہین اور کیسی باہمی حق انکے پاس اور ہمارے پاس ہین اور ہمنے

تزيد الوفاق وتخرج من القلوب النفاق فليس على سمائنا الغمام ليعزوه الى ظلام النمام
ابر
ایسے امور ایکدوسرے کو بطور ہدیہ دئے ہین جو موافقت کو زیادہ کرتے ہین اور نفاق کو دور کرتے ہین سو ہمارے آسمان پر کوئی بادل نہین تا کوئی نکتہ چین اسکو

وليس في كنانتنا مرماة واحدة لنخاف المناضلين۔ وما رأى هذا المتجنّي الغبيّ ان الدولة
اندہیری کیطرف منسوب کرے اور ہمارے ترکش مین صرف ایک ہی تیر نہین تا ہم مخالف تیراندازون سے ڈرین۔ اور اس خطا جو غبی نے یہہ بھی نہ سوچا کہ سرکار انگریزی

الصهباء واسبال ثياب الخيلاء واكل الخبز السميذ وملاء قرب البطون بكاس النبيذ

اور ناز نخرے کے ساتھ لٹکتے ہوئے کپڑے پہنین اور میدے کی روٹی کھاوین اور پیٹ کی مشک کو شراب کے پیالون سے

وتوهين المقدسين - ارى المدام سكنهم والغبوق خدنهم والبطن دينهم ونسوا

ساتھ بھرین اور پاک لوگونکی توہین کرتے رہین مین دیکھتا ہون کہ دوست آرام وہ انکا خم ہے اور آدہی رات کی شراب انکا دلی اور اندرونی

عظمتا الله مجترئين -

یار ہے اور پیٹ انکا دین ہے اور انہون نے خداتعالی کی عظمتون کو دلیری سے بہلا دیا ہے -

لا تتحامى السنهم من الزور والدجل والمين ولا يتقون درن الكذب والشين

انکی زبانین جھوٹ اور دجالیت اور دروغگوئی سے پرہیز نہین کرتین اور نہ دروغ گوئی کے میل سے بچنا چاہتے ہین -

هذه اعمالهم ثم يسبّون المعصومين - نسوا الاخرة وفرغوا من همّها بما غرّهم

یہ انکے عمل ہین پھر معصومون کو گالیان نکالتے ہین آخرت کو بہلا دیا اور کفارہ کے دہوکہ سے معاد کی فکر سے فارغ

الكفارة وغلبت عليهم النفس الامّارة ياكلون ما يشاؤن ويقولون ما يريدون لا يعرفون

ہو بیٹھے اور نفس امارہ انپر غالب آگیا جو چاہتے ہین کہاتے ہین اور جو دل مین آتا ہے بول اٹھتے ہین انصاف کی

اوصاف الانصاف ويرتضعون اخلاف الخلاف وما حملهم على ذلك الا النفس التي

صفتون سے ناشناسا اور مخالفت کی چھاتیان کا دودھ پی رہے ہین اور اس مخالفت پر کسی اور بات نے انکو آمادہ نہین

كانت خليع الرسن مديد الوسن فمالوا عن الحق الى الباطل وتركوا اصحاب اليمين

کیا بجز ان کے نفس کے جو کھلی رسی والا اور دراز خواب والا ہے سو وہ حق کو چھوڑ کر باطل کیطرف جھک گئے اور داہنی ہاتھ کیطرف والون کو

لم لا ينهاهم اكابرهم عن المنكرات ولم لا يمنعونهم من نقل الخطوات الى خطط الخطيّات

چھوڑ دیا - انکے اکابر کیون انکو بری باتون سے منع نہین کرتے اور کیون انکو گناہ کیطرف قدم اٹھانے سے منع نہین فرماتے اور کیون انکو

ولم يتركونهم فارغين - فعندي من الواجبات ان تكتب عليهم خدمات تناسب قوم

فارغ بیہار کہلاے سو میرے نزدیک واجبات سے ہے کہ کچھ ایسی خدمات انپر مقرر کیجائین جو قوم اور پیشہ کے لحاظ سے انکے

كل احد وحرفة كل احد فليعط للنجار فاسًا وللطارق النقاش منبجًا جرفاسا وللحجام

مناسب حال ہون پس چاہئے کہ نجار کو تو تیشہ دیا جائے اور دھنے کے لئے ایک مضبوط دہنکی (پنجن) اور نائی کو

مشراطا وموسى وللعصّار معصرة عظمى لكى يشتغل كل احد منهم بما هو اهله ويمتنع

نشتر اور استرا اور تیلی کو ایک بڑا سا کولہو سپرد ہو تا کہ ہر یک شخص انمین سے اس کام مین مشغول ہو جائے جسکا وہ اہل ہے

ولیشتم نبینا وسیدنا صلے اللہ علیہ وسلم بکلمات ترتجف منہا قلوب المسلمین۔ وما ننکر
اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے کلموں کے ساتھ گالیاں نکالتا ہے جس سے مسلمانوں کے دل کانپ جاتے ہیں
ہذا الثناء لعل البطالوی یکون عند المتنصرین ہکذا ولعلہ نطق بکلمۃ سرت اعداء
اور ہم تعریف سے انکار نہیں کرتے شاید شیخ بٹالوی کرشٹانوں کی نظر میں ایسا ہی ہو اور شاید وہ کوئی ایسا کلمہ بول اٹھا ہے جو دشمنان
رسول اللہ ولکنا ما نری ان نتکلم فی ہذا ولا نطول الکلام فیہ وکل احد یوخذ بقولہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اچھا معلوم ہوا لیکن ہم مناسب نہیں دیکھتے جو اس بارے میں کلام کریں اور اس امر میں ہم کلام کو طول دینا نہیں چاہتے
واللہ یری عبادہ الصالحین والطالحین۔
اور ہر یک اپنے قول سے پکڑا جائیگا اور خدا تعالےٰ نیک بختوں اور بدبختوں کو دیکھ رہا ہے۔
واما قول ہذا الواشے وزعمہ کانی ارید ملکوتًا فی الارض او امارۃ
اور اس بختہ چین کا یہ قول اور یہ گمان کہ گویا میں دنیا کی بادشاہت چاہتا ہوں یا اپنی قوم میں امیر
فی القوم فان ہی الا افتراء مبین۔ ونشہد کل من یسمع انا لسنا طالبی ملکوت الارض
بننے کی مجھے خواہش ہے سو یہ باتیں کھلا کھلا افترا ہے۔ اور ہم ہر یک کو جو سننے والا ہے گواہ کرتے ہیں جو ہم دنیا کی بادشاہت کے طالب نہیں
ولا نرید امارۃ ہذہ الدنیا وزینتہا الفانیۃ ان نرید الا ملکوت السماء التی لا تنفد ولا تفنی
اور نہ ہم دنیا کی امیری کو چاہتے ہیں اور نہ ہم اس فانی کی زینت کی خواہشمند ہیں ہم صرف اُس آسمانی بادشاہت کو چاہتے ہیں جسکا انجام نہیں
ولا تنقضی بالموت ولا نطلب قہر الناس بالحکومۃ والسیاسۃ والقضاء بل نطلب عزیمۃ
اور نہ کبھی وہ زوال پذیر ہے اور نہ مرنے سے دور ہو سکتی ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ حکومت اور سیاست اور فرمان روائی کے ساتھ لوگوں کو مغلوب
قاہرۃ الاہواء فی الرضا المولے الذی ہو احکم الحاکمین۔ ولیس اصولنا اشاعۃ الفساد
کریں بلکہ ہم ایسے عزم کے طالب ہیں جو رضائے مولی احکم الحاکمین کیلئے نفسانی جذبات پر غالب ہو اور ہمارا یہ اصول نہیں ہے کہ ہم فساد
والطلاح والتبار بل ندعو الی الصلح والصلاح وطریق الابرار ونرید ان یتوب الخلق توبۃ
اور بدبختی اور ہلاکت کی راہوں کی اشاعت کریں بلکہ ہم اُن لوگوں کو صلح اور نیکی اور نیکوکاروں کے طریق کیطرف بلاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ
الاخیار واعظم مدعانا ان یطلب الناس حقیقۃ الایمان ویرغبوا الی فہم دقایق العرفان
ایسی توبہ کریں جسطرح نیک لوگ توبہ کرتے ہیں اور ہمارا بڑا مدعا یہی ہے کہ لوگ ایمان کی حقیقت کو ڈھونڈیں اور دقائق عرفان کیطرف رغبت کریں
ویکثر التراحم والتحنن فیہم وینتہوعن السیئات وانواع الہنات فجتہد لتحصیل
اور باہم رحم اور مہربانی اِنمیں زیادہ ہو جائے اور بدیوں اور بدکاریوں سے رُک جائیں سو ہم ایسے مقصد کے حاصل کرنے کے لئے

البرطانية فهيمة مدبرة تعرف كل كلمة وما تحتها وتفهم كل افتراء واهله ولا تتبع راي

ایک فہیم اور مدبر گورنمنٹ ہی ایسی کہ ہر یک کلمہ کو اور جو کچھ اُسکے نیچے ہی پہچان لیتی ہے اور ہر یک افترا اور اُسکے اہل کو سمجھ جاتی ہے

كل قتّات ضنين۔ فما كان لاحد ان يدلّي بغرور هذه الدولة او يخدعها فانها تعرف

اور ہر یک نکتہ چین بخیل کی رائے کے پیچھے نہیں لگ جاتی پس کوئی شخص اِس گورنمنٹ کو دہوکا اور فریب نہیں دیسکتا کیونکہ وہ

الخائن القتات والدغل الكاذب المفتلت ولا تشتعل كالمخدوعين۔ بل تهجم عقابها على

خیانت پیشہ نکتہ چین کو اور ایسے کو جو دخل بیجا دینے والا جھوٹا اور جھوٹی مخبری کرنیوالا ہے خوب پہچانتی ہی اور دہوکا کھانیوالوں کیطرح نہیں بھڑکتی ہے

المفترين ـ وتحلق الى الذين يسطون على الضعفاء ولا يتركن سير الظالمين ـ

عقوبت مفتری کو یکدفعہ پکڑ لیتی ہی اور اُنکی نظر عتاب اُنکیطرف متوجہ ہوتی ہی جو ضعیفوں پر حملہ کرتے ہیں اور ظالموں کی خصلت کو نہیں چھوڑتی

فالحجة التي تبرءنا من وشاية هذا الرجل وتنقذنا من ابرامه وتبعد عليه نيل مرامه فهو

پس وہ حجت جو اِس شخص کی مخالفانہ مخبری سے ہمکو بری کرتی اور اُسکے منصوبہ فریب سے ہمکو نجات دیتی ہی اور اُسکو اپنے مقصود سے ناکام رکھتی

ماذكرنا آنفا والله يعلم انا نحن براء من هذه البهتانات بل نحن مستحقون ان تسبغ الدولة

ہے سو وہی دلائل بینہ ہیں جو ہم ابھی لکھ چکے ہیں اور خدا تعالی جانتا ہی جو ہم اِن بیجا الزاموں سے بری ہیں بلکہ اِس بات کے مستحق ہیں جو سرکار انگریزی

علينا من اعظم العطيات وتجزي جزاء خيرا بمزاياها وتعيننا عند الضرورات وتحسبنا

اپنے کامل انعام سے ہمکو متمتع فرماوے اور ہمارے نیک کاموں کی جزا اور بہتر دیوے اور ضرورتوں کیوقت ہماری مدد کرے اور ہمیں اپنی احسان کرنیوالوں

من المحسنين۔ هذا هو الامر الذي ليس فيه تفاوت مثقال ذرة ويعلمه العالمون ولكن

میں سے خیال کرے یہ وہ بات ہی جسمیں ایک ذرہ کے برابر فرق نہیں اور جاننے والے اُس کو جانتے ہیں مگر ہمارے پاس

ليس عندنا علاج الواشي الوقيح والزمح المضيع وقد قلنا كلما هو مدحرة الكاذبين ـ

ایسے شخص کا علاج نہیں جو نکتہ چین بے حیا اور سفلہ اور عیب ڈہونڈھنے والا ہو ہم وہ سب باتیں کہہ چکے ہیں جنمیں ان جھوٹوں کا رد ہی۔

واما ثناء هذا الرجل على الشيخ البطالوي اعني صاحب جريدة الاشاعة

اور جو اِس شخص نے شیخ بٹالوی کی تعریف لکھی ہے یعنے محمد حسین صاحب رسالہ اشاعۃ السنہ

محمد حسين وقوله انه نعم الرجل ويستحق التحسين۔ فما نفهم سر هذا الامر ونتعجب غاية التعجب

کی اور کہا کہ یہ شخص اچھا آدمی اور قابل تحسین ہے۔ سو ہم اس بات کا بھید نہیں سمجھتے اور ہم نہایت متعجب ہیں کہ کس

كيف اثنى عليه الرجل الذي يسب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يرضى عن مومن الذي يعيب رسول الله

طرح محمد حسین کی ایسے شخص نے تعریف کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہی اور کسی ایسے مومن سے راضی نہیں جو سب سو

وان شاء یخلق الوفا مثل عیسٰے او اکبر وافضل منه ویخلق ومن یعلم اسراره فتوبوا واتقوا

اسکا کوئی شریک نہین اگر چاہے تو ہزارون عیسیٰ بلکہ اُس سے افضل اور اعلیٰ پیدا کردے اور پیدا کرسکتا ہے اور اُسکے بھید کو کون جانتا

ان تجعلوا له شرکاء وآتوه مسلمین - وکیف نظن ان عیسٰے هو الله وما قرءنا فلسفة یثبت

ہے پس ان باتون سے توبہ کرو کہ اُسکا کوئی شریک ٹھہراؤ اور اُسکے فرمانبردار بندے بن جاؤ اور کس طرح ہم گمان کرین کہ عیسیٰ ہی خدا ہے اور ہمنے

منها ان رجلا کان یاکل ویشرب ویبول ویتغوط وینام ویمرض ولا یعلم الغیب ولا یقدر

تو کوئی ایسا فلسفہ نہین پڑھا جس سے یہ ثابت ہو کہ ایک آدمی کھاتا پیتا بول کرتا پاخانے جاتا سوتا بیمار رہتا اور علم غیب سے بے بہرہ اور

علے دفع الاعداء ودعا لنفسه عند مصیبة مبتهلا متضرعا من اول اللیل الی اخره

دشمنون کو دفع کرنے سے عاجز ہو اور مصیبت کے وقت شام سے صبح تک دعا کرے وہ دعا بھی قبول نہ ہو اور

فما اجیبت دعوته وما شاء الله ان یوافق ارادته بارادته وقاده الشیطان الی جبل

خدا تعالیٰ نہ چاہے کہ اپنے ارادہ کو اُسکے ارادہ سے متحد کرے اور شیطان اُسکو ایک پہاڑ کیطرف

فاتبعه فما استطاع ان یفارقه ومات قائلا ایلی ایلی لما سبقتنی ومع ذلك اله وابن اله

کھینچ لیجائے اور وہ اُسکو روک نہ سکے اور اُسکے پیچھے چلا جائے اور یہ بات کہتا کہتا مرگیا ہو کہ ای میری خدا ای میری خدا تو نے مجھے کیون چھوڑ دیا

سبحانه ان هذا الا بهتان مبین -

اور باوجود ان سب نقصانون کی خدا بھی ہو اور خدا کا بیٹا بھی - اللہ جلشانہ ان عیبون سے پاک ہے اور یہ صریح بہتان ہے -

وانی رأیت عیسٰے علیه السلام مرارا فی المنام ومرارا فی الحالة الکشفیة

اور مینے بارہا عیسیٰ علیہ السلام کو خواب مین دیکھا اور بارہا کشفی حالتمین ملاقات ہوئی اور ایک ہی

وقد اکل معی علے مائدة واحدة ورأیته مرة واستفسرته ما وقع قومه فیه فاستوی علیه

خوان مین میرے ساتھ اُسنے کھایا اور ایک دفعہ مینے اسکو دیکھا اور اُس فتنہ کے بارہ مین پوچھا جسمین اسکی قوم مبتلا ہوگئی ہے پس اُسپر

الدهش وذکر عظمة الله وطفق یسبح ویقدس واشار الی الارض وقال انما انا ترابی وبری

دہشت غالب ہوگئی اور خدا تعالیٰ کی عظمت کا اُسنے ذکر کیا اور اُسکی تسبیح اور تقدیس مین لگ گیا اور زمین کیطرف اشارہ کیا اور کہا کہ مین تو

مما یقولون فرأیته کالمنکسرین المتواضعین - ورأیته مرة اخرٰے قائما علے عتبة بابی

صرف خاکی ہون اور ان تہمتون سے بری ہون جو مجھپر لگائی جاتی ہین پس مینے اسکو ایک متواضع اور کسر نفسی کرنیوالا آدمی پایا اور ایکبار مینے اُسکو دیکھا کہ میرے

وفی یده قرطاس کصحیفة فالقی فی قلبی ان فیها اسماء عباد یحبون الله ویحبهم ویان

دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہے اور ایک کاغذ خط کیطرح اسکے ہاتھ مین ہے سو میرے دل مین ڈالا گیا کہ اس خط مین ان لوگون کے نام درج ہین جو خدا تعالیٰ کو دوست رکھتے

[illegible]

هذا المقصد بالمواعظ الحسنة والدعاء والنظر والهمّة هذه اصولنا فمن عزا الينا خلاف

مواعظہ حسنہ اور دُعا اور نظر اور ہمت کے ساتھ کوشش کر رہے ہین یہ ہمارا اصول ہے پس جو شخص اسکی برخلاف

ذالك فقد افترى علينا وما اقامنا على هذا الا الربّ الذي يرسل نوره عند غلبة الظلام

ہماری طرف کوئی بات نسبت کرے سو اُسنے ہمپر افترا کیا اور ہمین اس بات پر صرف اللہ تعالےٰ نے قایم کیا ہے وہ خدا جو اندھیری کیوقت

ويبدي دواءً عند كثرة السقام وينجي عباده المضطرين - ولا شك ان الفتن قد كثرت

اپنا نور بھیجتا ہے اور بیماری کی کثرت کیوقت دوا ظاہر کرتا ہے اور اپنے بندونکو بیقراری کی حالتمین بچا لیتا ہے - اور کچھ شک نہین کہ فتنے زمین

في الارض وصعدت الادخنة الى السماء وهبّت رياح مفسدة مبيدة من كل طرف

پر بہت بڑھ گئے ہین اور بہت سے دُخان آسمان کیطرف چڑھے ہین اور بگاڑنیوالی اور ہلاک کرنیوالی ہوائین ہر ایک طرف اور ہر ایک

الى اقصى الارجاء ولو فصّلنا هذه الفتن كلها لاحتجنا الى المجلدات وابكينا كثيرا من الباكين

ناحیہ سے چلی ہین اگر ہم ان تمام فتنون کی تفصیل کرنا چاہین تو ہمین کئی کتابین لکھنے کیطرف حاجت پڑیگی اور ہم

والباكيات وزلزلنا اقدام السامعين - وانتم تعلمون ان لكل داءٍ دواءً ولكل ظلام

کئی مردون اور عورتون کو رلائین گے اور سننے والون کے قدم ہلائین گے اور آپ جانتے ہین کہ ہر یک بیماری کی ایک دوا اور ہر یک اندھیری

ضياءٌ فاراد ربي ان ينير الدنيا بعد ظلماتها والله يفعل ما يشاء انتم تنكرونه يا معشر

کیواسطے روشنی ہے سو میرے پروردگار نے ارادہ کیا کہ دُنیا کو اندھیری کے بعد روشن کرے کیا اے عقلمندو تمہین اس سے

العاقلين - ومع ذلك لسنا نميس كالامراء بل نحن نمشي في الطمر كالفقراء ولا نجر ثوب الخيلاء

کچھ انکار ہے اور باوجود اس کے ہم امیرون کیطرح ناز سے نہین چلتے بلکہ ہم فقیرون کیطرح پھٹے پورانے کپڑون مین

ونشكر القيصرة وحكامها على ما احسنوا الينا في ايّام الضرّاء وندعو لها صدقا وحقا

چلتے ہین اور رعونت کے کپڑے ہم لٹکانا نہین چاہتے اور قیصرہ اور اُسکے حکام کا اُنکے ان احسانون کیوجہ سے شکر کرتے ہین جو سختی کے زمانون

ونرسل اليها هدية الدعاء وندعوها بقول لين الى الاسلام لتدخل في نعماء

مین ہمنے دیکھے ہین اور قیصرہ کیلئے ہم صدق دل سے دعا کرتے ہین اور دعا کا ہدیہ اسکو بھیجتے ہین مگر یہ بات ہے کہ ہم اُسکے مذہب پر راضی نہین ہین اور ہم جانتے

ابد الآبدين بيد اننا لا نرضى بمذهبها ونحسبها من الخاطئين الضالين ونعجبنا انها مع كمال حزمها

ہین کہ وہ خطاکارون اور گمراہون کا مذہب ہے اور ہم ادب اور نرمی سے اُسکو اسلام کیطرف بلاتے ہین تاکہ وہ ہمیشہ کی نعمتون مین داخل ہو جائے اور ہمین تعجب ہے

ولطافت فهمها في امور الدنيا تعبد عبدًا عاجزًا وتحسبه رب العالمين - سبحانه لا شريك له

کہ ملکہ مکرمہ باوجود اس قدر ہشیاری اور لطافت فہم کے جو اُسکو امور دُنیا مین حاصل ہے ایک عاجز بندہ کی پرستش کرتی اور اسکو اپنا رب سمجھے حالانکہ وہ حقیقی

من العلم والحكمة والفلسفة وانواع الصناعات وحفت بها المعات المعقولات فهي
کی صناعتون سے حصہ دیا ہے اور علم معقول کی چمکین اُسکے محیط ہو گئی ہین پس اسیوجہ سے یہ گورنمنٹ جھوٹی باتون
تعرف الترهات وتفض ختم سر المزورات ولیست من الذین یرضون بالهذیانات
کو خوب پہچانتی اور جھوٹھ کے سربستہ راز کی مُہر توڑتی ہے اور اُنہین سے نہین جو بیہودہ باتون پر راضی ہوجائین
فکیف یمکن ان تومن بهذه الخرافات بل تحسبها کسمر لا اصل له او کطیف مرکب من الخزعبلات
پس کیونکر ممکن ہے کہ یہ گورنمنٹ ایسی باتون پر ایمان لادے بلکہ یہ تو اُسکو ایک بے اصل کہانی سمجھتی ہے اور ایک خواب پریشان کیطرح
ومع ذلك لا میل لها اصلا الی الدینیات وفتن قلبها حب الدنیا وشوق الحکومات
اباطیل کا مجموعہ خیال کرتی ہے اور علاوہ اسکے اس گورنمنٹ کو دینیات کیطرف کچھ توجہ نہین اور دُنیا کی محبت اور حکومتون نے اسکے دل کو اپنی
فهي غریقة فی دُنیاها من الراس الی القدم فی کل الخطوات ولا تمیل الی دین واذا مالت
طرف کھینچا ہوا ہے سو وہ سر سے قدم تک دُنیا مین غرق ہے اور کسی دین کیطرف اُسکو میل نہین اور اگر کسیوقت میل ہو گی تو
فالی الاسلام فلا تقبل الا هذا الدین وملة خاتم النبیین۔
اسلام کیطرف اور صرف دین اسلام کو قبول کریگی اور ملت خاتم النبیین مین داخل ہو گی۔
وانا نری انها ترمقه بعین المحب ولیست علی الضلالة کالمکب بل تزجی ایامها
اور ہم دیکھتے ہین کہ وہ اسلام کو بنظر محبت دیکھتی ہے اور گمراہی پر نگونسار نہین بلکہ تدبر مین اپنے دنون کو بسر کرتی ہے
فی التدبر ولا تعرض کالمتکبر وانی اجد آثار رشدها واظن انها ستمیل الیه ولا
اور متکبر کیطرح کنارہ کش نہین اور مین اُسکے رشد کے آثار پاتا ہون اور گمان کرتا ہون کہ وہ جلد اسلام کیطرف میل کریگی
یترکها الله فی الغافلین الضالین۔ وقد دخل من علماءهم فی دیننا طائفة من شبان
اور خدا اسکو گمراہون اور غافلون مین نہین چھوڑیگا۔ اور ایک طائفہ اُنکے علماء کا ہمارے دین مین داخل ہو گیا جو جوانان
روقة وشارة مرموقة وآخرون منهم یکتمون ایمانهم الی حین۔ وانا نری ان
خوشرو اور پسندیدہ صورت ہین اور اُنہین سے ایسے بھی ہین جو ایمان ایک وقت تک پوشیدہ رکھتے ہین اور ہم دیکھتے ہین کہ ہماری
ملکتنا المکرمة مرجوة الاهتداء وقد اعطیت لقلبها حب الاسلام وشوق هذا الضیاء وعسی ان یدخل
ملکہ مکرمہ ہدایت پانیکے لئے امید کی جگہ ہے اور اُسکے دل کو حب اسلام اور شوق اس روشنی کا دیا گیا ہے اور عنقریب ہے کہ خدا تعالی اس ملکہ نورانی
الله نور توحیده فی قلب هذه الملکة الزهراء وقلوب ابناءها العقلاء ولیس علی الله بعزیز بل قدرته صالحة
وجہ کے دل اور اُس کے شہزادون کے دلون مین نور توحید ڈالدے اور خدا تعالی پر یہ مشکل نہین بلکہ اُسکی قدرت ایسے ہی کام

مراتب قربہم عند اللہ فقرءتہا فاذا فی اخرہا مکتوب من اللہ تعالیٰ فی مرتبتی عندی
اور تمہیں اُنکے اُن مراتب قرب کا بیان ہے جو عند اللہ اُنکو حاصل ہیں پس مینے اس خط کو پڑھا سو کیا دیکھتا ہوں کہ اسکے آخر میں میری مرتبہ کی نسبت
ہو منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی - فکاد ان یعرف بین الناس - ہذا ما رئیت
خدا تعالیٰ کیطرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور عنقریب وہ لوگوں میں مشہور کیا جائیگا یہ ہے جو مینے دیکھا
ویکفیک ان کنت من الطالبین - لایقال انہا رؤیا او کشف ومن المحتمل ان یتمثل الشیطان
اور یہ تجھے کفایت کرتا ہے اگر تو حق کا طالب ہے - یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ تو ایک خواب یا کشف ہے اور ممکن ہے کہ ایسے واقعات میں شیطان متمثل ہوکر
فی مثل ہذہ الواقعات فان الشیطان لایتمثل بصورۃ الانبیاء فتقبل ہذا السر الجلیل
ظاہر ہو کیونکہ شیطان انبیاء کی صورت پر متمثل نہیں ہوتا پس اس بزرگ بہید کو قبول کر اور جوکچھ اسکے مخالف
ولاتقبل ما قیل وانا قرءنا علیک معارف اللہ فہل لک ان ترغب فیہا وتکون من الصالحین
کہا گیا اُسکو مت قبول کر اور ہمنے تجھ کو معارف الٰہی پڑھ سنائے پس کیا تجھے کچھ خواہش ہے کہ انمیں تو رغبت کرے اور نیکوں میں سے ہوجائے

ذکر بعض اعتراضات الواشی وردّہا

نکتہ چین مذکور کے بعض اعتراضات کا ذکر اور اُن کا ردّ

منہا قولہ ان قسیسی ہذا الزمان لیسوا بدجالین ثم بعد ذلک حثّ الحکومۃ
اُنہیں سے ایک یہ اسکا قول ہے کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہیں پھر اسکے بعد اُسنے گورنمنٹ برطانیہ کو میرے
البرطانیۃ علی ایذائی ویشیر الی ان ہذا الرجل یعتقد ان ہذہ الدولۃ ہی الدجال المعہود
ایذا کے لئے ترغیب دی ہے اور اس بات کیطرف اشارہ کرتا ہے کہ اس شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ یہی گورنمنٹ دجال معہود ہے
وانہ من الباغین +
اور یہ شخص باغی ہے +
امّا الجواب فاعلم اننا لانسمی الدولۃ البرطانیۃ دجالاً معہوداً بل نعلم
سو اسکے جواب میں جاننا چاہئیے کہ ہم اس گورنمنٹ کا نام دجال نہیں رکھتے بلکہ ہم یقین رکھتے اور جانتے ہیں
ونستیقن ان ہذہ الدولۃ محققۃ عاقلۃ مفکرۃ فی حقائق الموجودات وقد رزقہا اللہ
کہ یہ گورنمنٹ عقلمند اور محقق اور حقائق موجودات میں فکر کرنیوالی ہے اور خدا نے اُسکو علم اور حکمت اور فلسفہ اور کئی نعم

مخاتلة الحكام من سورة تعصبهم وثورة عداوتهم وفساد فطرتهم وما في وعاءهم
کہ جو حکام کو اپنے جوش تعصب اور عداوت اور فساد فطرت سے دہوکا دینا چاہتے ہین اور اُن کے برتن مین بجز فساد کے زہر کے

الا سم الفساد وما في قلبهم الا مقت الارتداد اعرضوا عن المهيمن وجلاله وعثوا
اور کچہہ نہین اور اُن کے دل مین بجز مرتد ہونے کے دشمنی کی اور کوئی بات نہین خدا تعالی اور اسکے جلال سے ان لوگون نے

في الارض مفسدين ۔ وقد كتبنا غير مرة انا نحن من نصحاء الدولة ودواعي خيرها
منہہ پہیر لیا اور زمین مین فساد پر آمادہ ہوگئے ہین اور ہم کئی مرتبہ لکھہ چکے ہین کہ ہم گورنمنٹ کے خیر خواہون مین سے ہین اور کیونکر نہ ہون اور خدا تعالی

وكيف وقد جبر الله مصائبنا بها وازال بها مرارة حياتنا وكنا في ارض محياة فاهلك
نے اسکے سبب سے ہماری مصیبتون کو دور کیا اور نیز اس سے ہماری زندگی کی تلخی کو دور فرمایا اور ہم سانپون والی زمین پر بستے تھے تو اسکے

بها كل حية كانت حولنا وان لها علينا احسانا عظيما فلن ننسى احسانها وانا من الشاكرين
ساتھ خدا تعالی نے اُن سانپون کو ہلاک کیا جو ہمارے گرد تھے اور اُسکا ہم پر بڑا احسان ہے سو ہم اُس احسان کو بہول نہین سکتے اور ہم شکر گذار ہین

واما ما ذكر هذا الواشي قصة جهاد الاسلام وظن ان القرآن يحث على الجهاد
اور جو اس نکتہ چین نے جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے جہاد پر

مطلقا من غير شرط من الشرائط فاي زور وافتراء اكبر من ذلك ان كان احد من
برانگیختہ کرتا ہے سو اس سے بڑھکر اور کوئی جہوٹھ اور افترا نہین اگر کوئی سوچنے والا ہو سو جاننا چاہیئے کہ قرآن

المتدبرين ۔ فليعلم ان القرآن لا يامر بحرب احد الا بالذين يمنعون عباد الله ان
شریف یون ہی لڑائی کیلئے حکم نہین فرماتا بلکہ صرف اُن لوگون کے ساتھہ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے

يؤمنوا به ويدخلوا في دينه ويطيعوه في جميع احكامه ويعبدوه كما امروا والذين يقاتلون
جو خدا تعالی کے بندون کو ایمان لانے سے روکین اور اس بات سے روکین کہ وہ خدا تعالی کے حکمون پر کاربند ہون اور اسکی عبادت

بغير الحق ويخرجون المومنين من ديارهم واوطانهم ويدخلون الخلق في دينهم جبرا
کرین اور ان لوگون کے ساتھہ لڑنے کیلئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانون سے بیوجہ لڑتے ہین اور مومنون کو اُن کے گہرون اور وطنون من

وقهرا ويريدون ان يطفؤا نور الاسلام ويصدون الناس من ان يسلموا اولئك الذين
سے نکالتے ہین اور خلق اللہ کو جبرًا اپنے دین مین داخل کرتے ہین اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہین اور لوگون کو مسلمان ہونیسے

غضب الله عليهم ووجب على المؤمنين ان يحاربوهم ان لم ينتهوا فانظر هذه الدولة اي فساد
روکتے ہین یہ لوگ ہین جنپر خدا تعالی کا غضب ہے اور مومنون پر واجب ہے جو اُنسے لڑین اگر وہ باز نہ آوین مگر اس گورنمنٹ کو دیکھو کہ کون فساد

لهذه النور وهو علی کل شیء قدیر وانه یجذب الیه قلوب الطالبین۔ وکذلک نری ان
کرتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہ اپنی طرف طالبون کے دل کہینچ لیتا ہے اور اسی طرح ہم دیکہتے ہین کہ بڑے بڑے
اعاظم ارکان الدّولة یمیلون الی التوحید یومًا فیومًا وقد نفرت قلوبهم من مثل
رکن اس گورنمنٹ کے دن بدن توحید کیطرف مائل ہوتے جاتے ہین اور ان کے دل ان عقاید باطلہ سے نفرت کر گئے ہین
هذه العقائد الباطلة ولا یلیق بشانهم ان یعبد وا بشرا مثلهم فی الضعف واللوازم
اور ان کی شان کے لایق ہی نہین کہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کرین جو انسانون کیطرح صفات ہین اور تمام
الانسانیة وکیف وقد اعطاهم الله انواع العلوم وحظًا وافرًا من الفهم والعقل ولا نجد
لوازم انسانیت مین اُن کا شریک ہے اور ایسا شرک اُن سے کیونکر ہو سکے اور خدا نے انکو کئی قسم کے علم عطا کئے ہین اور فہم اور عقل بنایت
فی محققی هذا القوم رجلا یرضی بهذه الاباطیل الا نادرا کالشعرة البیضاء فی اللمّة
کی ہے اور ہم اس قوم کے محققون مین سے کوئی ایسا شخص نہین پاتے جو ان واہیات باتون پر راضی ہو مگر شاذ و نادر جو اس ایک بال کیطرح ہے
السوداء وانّی اعلم انهم بیض الاسلام وسیخرج منهم افرخ هذه الملّة وسیُصرف وجوههم
جو سیاہ بالون مین ہو اور مین جانتا ہون کہ یہ لوگ اسلام کے انڈے ہین اور عنقریب انہین سے اس ملت کے بچے پیدا ہونگے اور انکے منہ الٰہی دین
الی دین الله انهم قوم یفتّشون کل امر ولا یغضون الطرف من الحق الذی حصحص ولا
کیطرف پہیرے جائینگے کیونکہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ جو ہر یک بات کی تفتیش کرتی ہے اور اُس حق سے آنکہہ بند نہین کرتی جو کہل گیا ہو
یستحیون من قبول الحق ویطلبون ولا یلغبون ومن طلب فوجد ولو بعد حین
اور حق کے قبول کرنے سے شرم نہین کرتی اور ڈہونڈہتی ہے اور تہکتی نہین اور جو ڈہونڈیگا پائیگا اگرچہ کچہہ دیر کے بعد پاوے
وامّا ما خوّف الواشی المزوّر الحکومة البریطانیة عن بغاوتنا فما هذا
اور اس نکتہ چین نے جو دولت برطانیہ کو میری بغاوت سے ڈرایا ہے سو یہ تو ایک صرف سخن چینی
الا وشاء وشتم ولیس علی سرّنا ختم والدولة اعرف من هذا الواشی وهی ابن الایام وبیتنا
اور گالی ہے اس سے زیادہ نہین اور ہماری بہید پر تو کوئی مہر نہین ہے اور گورنمنٹ اس نکتہ چین کی نسبت زیادہ واقف اور زمانہ
عندها فی هذه النواح علم الاعلام ونعلم رعایاها طبقا عن طبق فلا یخفی علیها غرض هذا الواشی
دیدہ ہے اور ہمارا خاندان اسکے نزدیک اس نواح مین اول درجہ کا مشہور ہے اور اپنی رعایا کو وہ درجہ بدرجہ پہچانتی ہے سو اُس پر اس نکتہ چین
ولیس بمستور علیها سرّ فزعه ومقصد جزعه بل هی تعلم حق العلم امثاله الذین یریدون
کی غرض پوشیدہ نہین اور اُس پر اس نکتہ چین کے اسکے جزع فزع کا اصل مقصد چہپا نہین بلکہ وہ ایسے لوگون کو خوب جانتی ہے

ولکم أسوة حسنة فی غزوات رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف صبر علی ظلم الکفار

طریق عمل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہتر ہے دیکھو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ایذا پر اس زمانہ تک

الی مدة یبلغ فیه صبیّ الی سن بلوغه فصبر وکان الکفار یوذونه فی اللیل والنهار

صبر کیا جسمین ایک بچہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاتا ہے اور کافر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ دکہہ دیتے اور

ینهبون اموال المومنین کالاشرار ویقتلون رجالهم ونساءهم بتعذیبات تحذر

رات دن ستاتے اور شریرون کیطرح اُنکے مالون کو لوٹتے اور مسلمانون کے مردون اور عورتون کو قتل کرتے اور ایسی بڑے

بتصورها دموع العیون ولقشعر قلوب الاخیار وکذلك بلغ الایذاء الی انتهاءه حتی هموا

بڑی عذابون سے مارتے ۔۔۔۔۔ کہ اُنکے یاد کرنے سے آنکھونکے آنسو جاری ہوتے ہین اور نیک آدمیونکے دل کانپتے ہین اور اسیطرح

بقتل نبی الله فامره ربّه ان یترك وطنه ویهرب الی المدینة مهاجرا من مکة فخرج رسول

دکہہ انتہا کو پہنچ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن سے نکالے گئے یہان تک کہ اُن لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنیکا

الله صلی الله علیه وسلم من وطنه باخراج قومه ومع ذلك ما کان الکفار منتهین —

قصد کیا سو اُسکے رب نے اُس کو حکم دیا تا وہ مدینہ بہاگ جائے سو آنحضرت اپنے وطن سے کفار کے نکالنے سے ہجرت کر گئے اور ابہی کفار نے ایذا

بل لم یزل الفتن منهم تستعر وبمحجة الدعوة تعرضت حتی جلبوا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم خیلهم ورجلهم

رسانی مین بس نہین کی تہی بلکہ وہ فتنے بہڑکاتے اور دعوت کے کامون مین مشکلات ڈالتے یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض

وضربوا خیامهم فی میادین بدر بفوج کثیر قریبا من المدینة وارادوا استیصال الله

اپنے سوارون اور پیادون کے چڑہائی کی اور بدر کے میدان مین جو مدینہ سے قریب ہے اپنی فوج کے خیمے کہڑے کر دئے اور چاہا کہ

فاشتعل غضب الله علیهم وریٰ تجاوز جفاءهم وشدة اعتداءهم فنزل الوحی علی رسوله

دین کی بیخکنی کر دین تب خدا کا غضب اُنپر بہڑکا اور اُس نے اُنکے بڑے ظلم اور سختی کے ساتھ حد سے تجاوز کرنا مشاہدہ کیا سو اُسنے اپنی وحی

وقال أذن للذین یقاتلون بانهم ظلموا وان الله علی نصرهم لقدیر فامر الله رسوله

اپنے رسول پر اُتاری اور کہا کہ مسلمانون کو خدا نے دیکہا جو ناحق اُنکے قتل کے لئے ارادہ کیا گیا ہے اور وہ مظلوم ہین اسلئے اُنہین مقابل

المظلوم فی هذه الایة لیحارب الذین هم بدؤا اول مرة بعد ان ریٰ شدة اعتداءهم وکمال

کی اجازت ہے اور خدا قادر ہے جو انکی مدد کرے سو خدا تعالی نے اپنے رسول مظلوم کو اس آیت مین ان لوگون کے مقابل پر ہتیار اُٹہانیکی اجازت

حقدهم وضلالهم وریٰ انهم قوم لا یرجی بالمواعظ صلاح احوالهم فانظر کیف کان حرب

دی جنکی طرف سے ابتدا تہی مگر اُسوقت اجازت دی جبکہ انتہا درجہ کی زیادتی اور گمراہی انکی طرف سے دیکھ لی اور دیکھ لیا کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ بموجب نصیحت

توجد فیہا من ہذہ المفاسد أتمنعنا من صلواتنا وصومنا وحجنا واشاعۃ مذہبنا

ان فسادون مین سے ان مین پایا جاتا ہے کیا وہ ہمین ہماری نماز اور روزہ اور اشاعت مذہب سے ہمکو منع کرتی ہے یا دین

او تقاتلنا فی دیننا او تخرجنا من اوطاننا او یجعل الناس نصاریٰ ظلماً وجبراً کلا بل

کے بارے مین ہمسے لڑتی ہے یا ہمین ہمارے وطنون سے نکالتی ہے یا لوگون کو جبر اور ظلم سے عیسائی بناتی ہے ہرگز نہین

انہا بریۃ من کل ہذہ الالزامات بل ہی لنا من المعینین ثم انظر الی احکام علمنا القرآن

بلکہ وہ ہمارے لئے مددگارون مین سے ہین پھر قرآن کی اُن حکمون پر نظر ڈالو جنہین خدا تعالی ہمین سکھاتا ہے کہ ہمین انکے ساتھ کیا

للذین احسنوا الینا ورعوا شؤوننا وکفلوا شجوننا ومانوننا وآوونا بعد ما کنا تائہین —

معاملہ کرنا چاہیئے جو ہم پر احسان کرین اور ہماری کامونکی رعایت کہین اور ہماری حاجات کے متکفل ہوجائین اور ہماری بوجہون کو اٹھائین

ایمنعنا ربنا من ان نحسن الی المحسنین ونشکر المنعمین — کلا بل القرآن یامر بالقسط

اور ہمین پریشان گردی کے بعد اپنی پناہ مین لے آوین کیا خدا تعالی ہمکو اس سے منع کرتا ہے کہ ہم نیکی کرنیوالون کے ساتھ نیکی کرین اور دلی نعمتون کا

والعدل والاحسان واللہ یحب المقسطین — وقد قال فی القرآن ولتکن منکم امۃ یدعون

شکر ادا کرین ہرگز نہین بلکہ وہ تو انصاف اور عدل اور احسان کرنیکے لئے فرماتا ہے اور وہ انصاف کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے اور قرآن مین اُس نے

الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر وما قال ولتکن منکم امۃ یقتلون الکفار

یہ فرمایا ہے کہ تم مین سے ہمیشہ ایسے لوگ ہوتے رہین جو نیکی کیطرف بلاوین اور امر معروف اور نہی منکر کرین اور یہ نہین کہا کہ تم مین سے لوگ ہمیشہ ایسے

ویدخلونہم جبراً فی دینہم وقال جادلہم (ای جادل النصاریٰ) بالحکمۃ والموعظۃ

ہوتے رہین کہ جو کافرونکو قتل کرین اور اُن کو اپنے دین مین جبراً داخل کرتے رہین اور اُس نے یہ تو کہا کہ عیسائیون سے حکمت اور نیک نصیحت

الحسنۃ وما قال اقتلوہم بالسیوف والصوارم الا بعد صدہم عن سبیل اللہ ومکرہم

کے طور پر بحث کرو اور یہ نہین کہا کہ انکو تلوارون سے قتل کر ڈالو — مگر اس حالت مین جبکہ وہ دین سے روکین اور اسلام کا نور بجہانے کیلئے

لاطفاء نور الاسلام وقیامہم فی مقام المعادین فانظر ما قال ربنا رب العالمین

منصوبے برپا کرین اور دشمنون کے مقام مین کھڑے ہو جائین — پس دیکہو تو سہی ہمارے پروردگار نے جو تمام عالمون کا رب ہے کیسا کچھ فرمایا ہے

وقد بینا لک ان الحرب لیس من اصل مقاصد القرآن ولا من جذر تعلیمہ وانما

اور ہم بیان کر چکے ہین کہ لڑائی اور جہاد اصل مقاصد قرآن مین سے نہین اور وہ صرف ضرورت کیوقت تجویز

ہو جوّز عند اشتداد الحاجۃ وبلوغ ظلم الظالمین الی انتہاءہ واشتعال جور الجائرین

کیا گیا ہے یعنی ایسے وقت مین جبکہ ظالمون کا ظلم انتہا تک پہنچ جائے اور پیروی کرنے کے لئے

علیٰ خلافہا کما سمعت آیات رب العالمین ۔ واما العقیدۃ المشہورۃ اعنی قول بعض
جیسا کہ تو نے آیتون کو سُن لیا اور عقیدہ مشہورہ یعنے قول بعض

العلماء ان المسیح الموعود ینزل من السماء ویقاتل الکفار ولا یقبل الجزیۃ بل اما القتل
علماء کا جو مسیح موعود آسمان سے نازل ہوگا اور کفار سے لڑیگا اور جزیہ قبول نہین کریگا بلکہ دو

واما الاسلام فاعلموا انہا باطلۃ ومملوۃ من انواع الخطاء والزلۃ ومن امور تخالف
باتون مین سے ایک ہوگی یا قتل یا اسلام پس جاننا چاہئے کہ یہ عقیدہ سراسر باطل ہے اور طرح طرح کے خطاؤن اور لغزشون سے بھرا ہوا ہے

نصوص القرآن وما ہی الا تلبیسات المفترین ۔ یا حسرۃ علیہم انہم اطروا عیسیٰ من
اور قرآن کی نصوص صریحہ کے مخالف پڑا ہوا ہے سو وہ صرف مفتریون کا افترا ہے اپنے افسوس کہ انہون نے حضرت عیسیٰ کو حد سے

غیر حق حتے قال بعضہم انہ ملک کریم ولیس من نوع الانسان وقال بعضہم ان ہو الا
زیادہ بڑھا دیا یہانتک کہ بعض نے کہا کہ وہ فرشتہ ہے انسان نہین اور بعض نے کہا وہ ایک کلمہ

کلمۃ اللہ وروح اللہ ولیس فی ہذہ المرتبۃ شریک لہ وزاد بعضہم علیہ حواشی اخریٰ وقال ہو
اور روح اللہ ہے اور اس صفت مین اُسکا کوئی شریک نہین اور بعض نے سیر اور حاشیے چڑھائے اور کہا کہ وہ

مخلوق اقرب الی اللہ وافضل من الملائکۃ فان الملائکۃ لا یرفعون الی العرش وہو مرفوع
ایک الگ مخلوق ہے جو فرشتون سے بڑھکر ہے کیونکہ ملایک تو عرش پر جا نہین سکتے مگر وہ عرش پر بیٹھا ہے کیونکہ

علی العرش لانہ مرفوع الی اللہ فہو افضل من الملائکۃ کلہم ومن کل ما خلق وذرء ہذا
خدا تعالیٰ کیطرف اُسکا رفع ہوا ہے اور خدا عرش پر ہے پس وہ ہر ایک فرشتہ اور ہر یک مخلوقات سے افضل ہے یہ تو

بیان بعض العلماء واما صاحب الانسان الکامل عبد الکریم الذی ہو من المتصوفین
بعض علماء کا قول ہے مگر صاحب کتاب انسان کامل عبد الکریم نے جو متصوفین مین سے ہے

فبلغ الامر الی النہایۃ وقال ان التثلیث بمعنے حق ولا حرج فیہ وان عیسیٰ لذا ولذا بل
اس بارے مین حد ہی کر دی اور کہا کہ تثلیث ایک معنی کے رو سے حق ہے اور اسمین کچھ حرج نہین اور عیسیٰ ایسا ہے اور ایسا ہے بلکہ

اشار الی انہ لیس بمخلوق ومنہم من اعتدی فی کذبہ وقال بسم اللہ الاب والابن
اسطرف اشارہ کر دیا کہ وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق مین سے نہین ہے اور بعض آدمی جھوٹھ بولنے مین بہت بڑھ گئے اور یہہ لکھا کہ بسم اللہ الاب والابن

وروح القدس کذلک ایدوا الفریۃ ونصروہا وکان الکذب فی اول الامر قلیلا
وروح القدس اسیطرح انہون نے جھوٹھ کی تائید کی اور جھوٹھ کو مدد دی اور جھوٹھ پہلے پہلے تو تھوڑا تھا

رسول الله صلى الله عليه وسلم وما حارب نبي الله اعداء الدين الا بعد ما راهم سابقين في

سے انکی اصلاح غیر ممکن ہے پس اب سوچو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں کی کیا حقیقت تھی اور نبی اللہ دشمنان دین سے ہرگز

الترامي بالسهام والتجالد بالحسام وما كان الكفار مقتولين فقط بل كان يسقط من الجانبين

نہیں لڑا مگر جبتک کہ اُسنے یہ نہ دیکھ لیا کہ وہ تیر چلانے اور تلوار مارنے میں پیشدستی اور سبقت کرنیوالے ہیں اور نیز یہ تو نہیں تھا کہ صرف

قتلى وكان الكفار ظالمين ضالين

کفار ہی مارے جاتے تھے بلکہ جانبین سے مرنیوالے کام آتے تھے اور کفار ظالم اور حملہ آور تھے

فليتدبر في هذا المقام كل عاقل حفظه الله تعالى عن الحمق وصانه عن السفاهة

پس اس مقام میں ہر ایک عاقل جسکو خدا نے حمق اور سفاہت اور بیدنگی خصلتوں سے نگہ رکھا ہو فکر کرے

وسير الليام ليظهر عليه حقيقة جهاد الاسلام ولينظر اين اثر الظلم في هذا الجهاد واين

اور سوچے تاکہ اُسپر اسلامی جہاد کی حقیقت ظاہر ہو اور چاہیے کہ دیکھے کہ اس جہاد میں ظلم کا نشان کہاں ہے

ايذاء المحسن ذي الانعام بل كان راس الاسلام في تلك الايام معرضا لدوس الاقدام وقد

اور کہاں کسی محسن کو دکھ دیا گیا ہے بلکہ اُن دنوں میں تو اسلام کا سر کچلنے کی جگہ میں پڑا ہوا تھا اور مسلمانوں پر ایسی مصیبتیں پڑتی تھیں

وردت على المسلمين مصائب الى حد يجري الدموع قصتها من المقلتين وتشوي

تھیں کہ اُن مصیبتوں کا قصہ آنکھوں سے آنسو جاری کر دیتا ہے اور دلوں کو درد کی آگ سے بریان کرتا ہے

القلوب بنار الآلام فهل من منصف ينظرها ويخاف قهر الرب العلام ام انعدم الانصاف

پس کوئی منصف ہے !!! جو خدا سے ڈرے اور سوچے یا یہ کہ انصاف مخالفوں کے دلوں سے اُٹھ ہی گیا

من قلوب المخالفين ـ هذا هو الحق ولا نخفي الحق ولا نستره والنفاق عندنا اكبر الذنوب

ہے اور یہی بات حق ہے اور ہم حق کو پوشیدہ نہیں کرتے اور چھپاتے ہیں اور نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے

والرياء اخطر الخطوب ومن سير الظالمين المشركين ـ

بڑا ہے اور ریا سب کاموں سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالموں اور مشرکوں کی صفات میں سے ہے

فخلاصة قولنا ان مسئلة الغزوة والجهاد ليست محور الاسلام ومستقره

پس ہماری قول کا خلاصہ یہ ہے کہ مسئلہ دینی لڑائی اور جہاد کا کچھ ایسا مسئلہ نہیں جسکو اسلام کا محور اور مستقر کہا جائے

كما فهم الجاهلون المخالفون او المتجاهلون من المسلمين بل وردت في كتاب الله تصريحات

جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہیں یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بننے والے بعض مسلمان خیال کرتے ہیں بلکہ کتاب اللہ میں اسکے برخلاف تصریحات

لا من عند انفسنا وانت تعلم ان الاماتة امر ثابت ودائم داخل فی سنن الله القديمة

یہ نہین کہ اپنی طرف سے گھڑے ہین اور تو جانتا ہے کہ مارنا ایک امر ثابت و دائم الوقوع اور خدا تعالی کی قدیم سنتون مین داخل ہے

وما من رسول الا توفی وقد خلت من قبل عیسی الرسل فاذا تعارض لفظ التوفی ولفظ

اور کوئی نبی ایسا نہین جو فوت نہ ہوا ہو اور حضرت عیسی سے پہلے جو نبی آئے وہ فوت ہو چکے ہین اور جبکہ لفظ نزول اور لفظ توفی

النزول فان سلمنا وفرضنا صحت الحدیث فلابد لنا ان نؤول لفظ النزول فانه لیس

مین معارضہ واقع ہوا پس اگر ہم حدیث کی صحت کو قبول کر لین تاہم ہمارے لئے ضروری ہے کہ نزول کے لفظ کی تاویل کرین کیونکہ وہ

بموضوع لنزول رجل من السماء بل وضع لنزول مسافر من ارض بارض فما کان لنا

دراصل آسمان سے اترنے کے معنون کیلئے موضوع نہین ہے بلکہ وہ تو مسافرون کے نزول کیلئے وضع کیا گیا ہے سو یہ توہم سے نہین

ان نترک معنی وضع له هذا اللفظ فی لسان العرب ونرد بینات القرآن وما نجد ذکر

ہو سکتا کہ اصل موضوع لہ کو چھوڑ دین اور قرآن کی بینات کو رد کرین اور ہم کسی حدیث صحیح مین

السماء فی حدیث صحیح وما نجد نظیر النزول فی امم اولی[+] بل نجد خلافه فی قصة یوحنا

آسمان کا لفظ بھی نہین پاتے اور ہم اس نزول کی نظیر پہلی امتون مین بھی نہین پاتے بلکہ قصہ یوحنا مین اسکے

فلا شک ان هذه العقیدة اعنی عقیدة نزول المسیح من السماء مبتلاة بامراض لا بمرض واحد

خلاف پاتے ہین پس کچھ شک نہین کہ اس عقیدہ کو نہ ایک بیماری بلکہ کئی بیماریان لگی ہوئی ہین۔

یخالف بینات القرآن ویکذب امر ختم النبوة ویباین محاورات القوم ویخالف الآثار

قرآن کی بینات کا مخالف ہے ختم نبوت کے امر کی تکذیب کرتا ہے اور قوم عرب کے محاورات کے مغایر پڑا ہے اور آن

التی صرحت فیها موت المسیح فتفکروا ایها الناس ان کنتم من المتفکرین۔

احادیث کے برعکس ہے جنمین حضرت عیسی کی موت کی تصریح ہے۔ پس اے لوگو فکر کرو اگر فکر کر سکتے ہو۔

واما الشق الثانی اعنی محاربات المسیح الموعود بعد النزول کما هو زعم

اور دوسرا شق یعنے یہ کہ مسیح موعود اترنے کے بعد لڑائیان کرے گا جیسا کہ بعض

بعض الناس الذی ما کان الا کالغبی الجهول فهو لیس مذهبنا بل عندنا هو خیال باطل

جہال کا خیال ہے پس یہ ہمارا مذہب نہین ہے اور ہمارے نزدیک یہ خیال باطل اور فضول ہے جو لائق قبول نہین اور

لا یصلح للقبول وبعید عن الحق والیقین وداخل فی نمط الفضول وکفی لبطلانه الحدیث الذی موجود فی البخاری

حق اور یقین سے بعید ہے اور اس کے باطل کرنے کے لئے وہ حدیث کافی ہے جو صحیح بخاری مین لکھی ہے

[+] الفائدة

قال الله تعالی ان
قرآن شریف مین اللہ تعالی
هذا لفی الصحف الاولی
نے فرمایا ہے کہ پہلی کتابون یعنے
صحف ابراهیم وموسی
توریت اور صحف ابراہیم مین
وکذا لا نجد ذکر صعود
شواہد تعلیم قرآن موجود ہین
عیسی وذکر نزوله فی
مگر ہم توریت مین حضرت عیسی
التوراة ولا فی الانبیاء
کے صعود اور نزول کا کچھ نشان
وان التوراة امام لذکر
نہین پاتے اور نہ اسکی کوئی
الامثلة کلها ولاجل ذلک
مثال پاتے ہین حالانکہ توریت
سماه الله اماما فی
تمام مثالون کے لئے امام ہے
کتاب مبین
اسی لئے خدا تعالی نے قرآن شریف
مین اسکا نام امام رکھا ہے
منه

ثم من جاء بعد كاذب الحق بكذب به كذب آخر حتى ارتفعت عمارة الكذب وجعل ابن عجوزة

پھر جو شخص ایک جھوٹے کے بعد آیا اسنے کچھ اپنی طرف سے بھی پہلے جھوٹھ پر زیادہ کیا یہانتک کہ جھوٹھ کی عمارت بہت اونچی ہو گئی اور

ابن الله وبعد ذلك جعل الله العالمين الا لعنة الله على الكاذبين - ان عيسى الا نبي الله كانبياء

ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنایا گیا اور پھر خدا کر کے مانا گیا خبردار رہو کہ جھوٹھوں پر خدا کی لعنت ہے عیسی صرف اور نبیوں کیطرح

آخرين وان هو الا خادم شريعة النبي المعصوم الذي حرم الله عليه المراضع حتى اقبل على ثدي امه

ایک نبی خدا کا ہے اور وہ اُس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے جسپر تمام دودہ پلانے والی حرام کی گئی تہین یہانتک کہ

وكلمه ربه على طور سينين وجعله من المحبوبين هذا هو موسى فتى الله الذي اشار الله في +

اپنی ماں کی چھاتیوں تک پہنچایا گیا اور اُسکا خدا کوہ سینا میں اُس سے ہمکلام ہوا اور اسکو پیارا بنایا وہی موسی مرد خدا ہے جسکی نسبت

كتابه الى حياته وفرض علينا ان نؤمن بانه حي في السماء ولم يمت وليس من الميتين

قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہمپر فرض ہو گیا کہ ہم اسبات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں -

واما نزول عيسى من السماء فقد اثبتنا بطلانه في كتابنا الحمامة

مگر یہہ بات کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہونگے سو ہمنے اس خیال کا باطل ہونا اپنی کتاب حمامۃ البشری میں بخوبی ثابت

وخلاصته انا لا نجد في القرآن شيئا في هذا الباب من غير خبر وفاته الذي نجد هكذا في

کر دیا ہے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ہم قرآن میں بغیر وفات حضرت عیسیٰ کے اور کچھہ ذکر نہیں پاتے اور وفات کا ذکر نہ ایک جگہ

مقامات كثيرة من الفرقان الحميد ثم جاء لفظ النزول في بعض الاحاديث ولكنه لفظ

بلکہ کئی مقامات میں پاتے ہیں ہاں بعض احادیث میں نزول کا لفظ آیا ہے لیکن وہ لفظ ایسا ہے کہ

قد كثر استعماله في لسان العرب على نزول المسافرين اذا نزلوا من بلدة ببلدة او من

زبان عرب میں اکثر استعمال اُسکے مسافروں کے حق میں ہے جب وہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں

ملك بملك متغربين - والنزيل هو المسافر كما لا يخفى على العالمين -

وارد ہوں اور یا ایک ملک سے دوسرے ملک میں سفر کر کے آویں اور نزیل تو مسافر کو ہی کہتے ہیں جیسا کہ جاننے والوں پر پوشیدہ نہیں -

واما لفظ التوفي الذي يوجد في القرآن في حق المسيح وغيره من نبي

مگر توفی کا لفظ جو قرآن میں حضرت مسیح اور دوسروں کے حق میں پایا جاتا ہے سو اُسمیں بغیر معنی مارنیکے اور کوئی

آدم فلا سبيل فيه الى تاويل اخرى بغير الاماتة واخذنا معناه من النبي ومن اجل الصحابة

تاویل نہیں ہوسکتی اور یہ معنے مارنے کے ہمنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اُس کے بزرگ صحابہ سے لئے ہیں

+ (الفائدة) كلم الله موسى على جبل وكلم الشيطان عيسى على جبل فانظر الفرق بينهما ان كنت من الناظرين — منه

خدا کلیم موسی سے ہمکلام ہوا ایک پہاڑ پر شیطان عیسی سے ہمکلام ہوا اسپر دونوں قسم کی مکالمہ میں غور کرو اگر غور کرنیکا مادہ ہے ۱۲

سفك الدماء ویکون حریصًا علی قتل نفس ولو کان خنزیرًا ویاخذ السیف البتّار

نہ ہوگا اور وہ قتل کرنے پر بڑا حریص ہوگا اگرچہ خنزیر ہی ہو اور قبل اس کے جو اپنی حجت منکرون

قبل ان یتم حجتہ علی المنکرین۔ فنحن لسنا منہم ولا نعرف ذلك المسیح ولا نعلم ولا ندری

پر پوری کرے آتی ہی تلوار پکڑ لے گا سو ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں اور ہم ایسے مسیح کو نہیں پہچانتے اور ہم خدا

اثرًا من تلك الاباطیل فی کتاب اللہ المبین۔ ولا نقبل ھذہ العقیدۃ ابدًا ولسنا من الذین

تعالیٰ کی کلام میں ان عقاید کا کچھ بھی نشان نہیں پاتے اور ہم ایسے نہیں کہ ان باتوں کو ایک اندھے مقلد کی

یقرون بہ مقلدین کالعمین۔ فالحاصل انہ لیس من عقائدنا بل انما ھو من عقائد شیخ بطالوی

طرح مان لیں پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ باتیں ہمارے عقائد میں سے نہیں ہیں

صاحب الاشاعۃ مضل الجماعۃ اعنی محمد حسین وامثالہ الذین ھم فلاح تلك الزراعۃ فالمختصر

بلکہ یہ شیخ بٹالوی کے عقائد ہیں جو صاحب اشاعۃ اور مضل جماعت ہے اور ایسا ہی اُسکے ہمخیالوں کا جو اس کھیتی کے

ان ھذا المسلك من مساعیہم التی یسعون وارائھم التی ترون وانہم قد رسوا علیہ ولیسوا

بونے والے ہیں یہی عقیدہ ہے پس خلاصہ کلام یہ کہ یہ انہیں کا مسلک ہے جسپر وہ چل رہے ہیں اور یہ انہیں کی رائیں ہیں جو تم دیکھتے

بالمنتہین الراجعین بل یخبرون عنہ علی المنابر ویذکرونہ متباشرین۔ ومن اعظم مُنیتہم

ہو اور وہ ان خیالات پر خوب جمے ہوئے ہیں اور باز آنیوالے اور رجوع کرنیوالے نہیں ہیں بلکہ منبروں پر چڑھ چڑھ کر یہ خبریں بتلاتے ہیں

النفسانیۃ ان یجیٔ مسیحہم الموھوم کالملیك الجبار ویقتل کل من فی الارض من الکفار ویجمع

اور انکو یاد کرکے ایک دوسرے کو خوشخبری دیتے ہیں اور انکی نفسانی خواہشوں میں سے بڑی خواہش یہ ہے کہ انکا خیالی مسیح دنیا میں آوے اور

غنائم کثیرۃ قنطارًا علی القنطار ثم یجعل البطالوی واخوانہ من المتمولین واما نحن فلا نعتقد

تمام کافروں کو قتل کرے اور پھر بہت سے لوٹ کے مال سے بٹالوی اور اسکے بھائیوں کو مالدار کر دیوے مگر ہم ایسا اعتقاد نہیں رکھتے

کذلك بل نعلم انہم اخطاؤا فی ھذہ الآراء واجنّہم اللیل وبعدوا عن الضیاء فما فہموا وما

بلکہ ہم جانتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنی راؤں میں خطا کی اور ایک رات اُنپر چھا گئی اور روشنی سے دور جا پڑے پس اُنہوں نے

مسوا مسالك المتبصرین۔ وما سقوا من المعارف النبویّۃ والاسرار الالٰھیۃ بل اکلوا فضلات

کچھ نہ سمجھا اور سمجھنے والوں کے مسلک کو چھوا بھی نہیں اور اُنہوں نے معارف نبویہ اور اسرار الٰہیہ میں سے کچھ بھی نہیں پیا بلکہ اُنہوں نے اُن لوگوں کا

قوم ضلوا من قبل ونبذوا کتاب اللہ وراء ظہورہم ورضوا باقوال المختارین۔ وکان سرّ ھذہ

فضلہ کھایا جو پہلے اس سے راہ کو بھول چکے تھے اور خدا تعالیٰ کی کتاب کو اُنہوں نے پس پشت پھینک دیا اور ان لوگوں کی باتوں پر راضی ہوگئے جو دنیا کو چاہنے والے تھے۔

اعنی یضع الحرب یعنی لایقاتل المسیح الموعود ولا یحارب بل یفعل کلما یفعل بالنظر والھمۃ
یعنے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یضع الحرب جس کے یہ معنے ہین کہ مسیح موعود کفار سے نہین لڑیگا اور نہ جنگ کریگا بلکہ جو کچھ کریگا
ویجعل اللہ فی نظرہ تاثیرات عجیبۃ وفی انفاسہ برکات غریبۃ ویجعل فی فھمہ وعقلہ
اپنی نظر اور ہمت سے کریگا اور خدا اُسکی نظر مین عجیب عجیب تاثیرات رکھدیگا اور اُسکی فہم اور عقل کو تلوار اور نیزہ کی قوت دیگا اور اُسکو دلائل
قوۃ السیف والسنان ویعطی لہ بیانا مملوا من البرھان وحججا قاطعۃ لعذرات
سے بھرا ہوا بیان عطا کرے گا اور ایسی حجتین اُس کو سکھلاے گا جو اہل طغیان کا قطع
اھل الطغیان فھذہ ھی الحربۃ السماویۃ التی ما صنعھا ایدی الانسان بل اعطیت من
عذرات کرین پس یہی آسمانی حربہ ہے جسکو انسان کے ہاتھون نے نہین بنایا بلکہ رحمان کے ہاتھون
ید اللہ الرحمان ونزلت من السماء لا من اعمال اھل الارضین فالحاصل ان اعتقادنا
سے ملا ہے اور آسمان سے نازل ہوا ہے نہ زمین کی کارستانیون سے پس خلاصہ کلام یہ ہے
ھو ھذا لا کما فھم الواشی الغبی والنمام الدنیٔ فانہ خطاء فاحش عندنا وغلطی قائل تلک
جو ہمارا اعتقاد یہی ہے جو ہمنے ذکر کردیا نہ جیسا کہ اس نکتہ چین کند ذہن اور سفلہ مزاج نے سمجھا اور وہ ہماری نزدیک صریح غلطی ہے
الاقوال وقد اخطاء من قال ووقع فی ضلال مبین۔ فالحق الذی ارانا الحق الحکیم
اور ہم ایسے قائل کا تخطیہ کرتے ہین بیشک خطا کی جسنے ایسا کہا اور صریح ضلالت مین پڑگیا پس وہ حق جو ہمکو حکیم مطلق نے دکھلایا
وانبانا اللطیف العلیم ھو ان حربۃ المسیح الموعود سماویۃ لا ارضیۃ ومحارباتہ کلھا
اور لطیف علیم نے بتلایا وہ یہی ہے کہ مسیح موعود کا حربہ آسمانی ہے نہ زمینی اور لڑائیاں اُسکی روحانی نظرون کے
بانظار روحانیۃ لا باسلحۃ جسمانیۃ۔ وھو یقتل الاعداء بعقد النظر والھمۃ اعنی
ساتھ ہین نہ جسمانی ہتیارون کے ساتھ اور وہ دشمنون کو نظر اور ہمت سے قتل کریگا یعنے تصرف باطن اور اتمام
بتصرف الباطن واتمام الحجۃ لا بالسھام والرماح والمشرفیۃ ولہ ملکوت السماء لا ملکوت
حجت کے ساتھ نہ تیر اور نیزہ اور تلوار سے اور اُس کی آسمانی بادشاہت ہے نہ زمینی۔
الارضین واما الذین ینتظرون مسیحا یاتی بالجنود ویخرج کالاسود ویقتل کل من
اور وہ لوگ جو ایک مسیح کی انتظار کرتے ہین جو لشکرون کے ساتھ آئیگا اور ہر ایک کافر کو جو ایمان
لم یؤمن من الکافرین۔ وینزل کصاعقۃ محرقۃ من السماء ولا یکون لہ شغل من غیر
نہ لاوے قتل کردے گا اور آسمان سے ایک جلانیوالی بجلی کیطرح نازل ہوگا اور بجز خون ریزی کے اُسکا کوئی اور شغل

نغرب فی خان لا كشعث فی حماية اخوان لا نريد الرياسة بل آثرنا الخصاصة ونبذنا

جو سرائے مین آترا ہوا ہو نہ ایسے شخص کیطرح جو فساد کرنیوالا اور اپنے بہائیون کی حمایت سے مفسدہ پرداز ہو ہم کسی ریاست کو نہین چاہتے هش

ثروة امارة ورضينا بعباءة فقرو ما بالينا طعن نظارة ولا لوم اللائمين - فلا تبادر يا لا

بلکہ درویشی اختیار کی اور ہمنے ریاست کی پوستین کو پہینکدیا اور فقیرانہ گودڑی اختیار کرلی اور دیکہنے والونکی طعن اور ملامت کی کچہہ بہی پروانہ کی - سوائے

كاس قسيسين الى ظن السوء ولا تنفض هذه يديك فان امرنا مبين واضح وليس

دریون کے پیالے چاٹنے والے بدظنی کیطرف جلدی مت کر اور اپنے سرین مت ہلا کیونکہ ہمارا حال روشن ہے اور کوئی بات تیرے اختیار

شئ فی یدیک ولست من الحاکمین - فان کنت تشتاق ان تستقری طرق النمیمة فاعلم

مین نہین اور نہ تو حاکم ہے   اور اگر تجہے یہی شوق ہے کہ نکتہ چینی کی راہون کو ڈہونڈہے پس جان کہ

انك خائب ولا يحصل لك شئ من غير ظهور سيرك الذميمة ولا تقدر ان تخفی ما ابداہ زمنا

کہ یہ طلب تیرا پورا نہین ہوگا اور تو نامراد رہے گا اگر ہوگا تو یہی کہ تیری بری خصلتین ظاہر ہونگی اور تو اسپر قادر نہین ہو سکیگا

ولا تضر من حفظه الله وهو خير الحافظين - فاعرض عنها واشتغل بنضرة دنياك وخضرتها

کہ جس چیز کو خدا نے ظاہر کیا اسکو چہپاوے اور جسکو خدا بچائیگا پہر تو اسکو ضرر نہین پہنچا سکتا اور خدا سب محافظون سے بہتر ہے پس تو ان باتون سے کنارہ کر اور

واصطبح واغتبق وافرح على جيفتها ولا تدخل فيما لست اهله ولا تغضب ولا تشتعل فان مقت الله

اپنی دنیا کی تازگی اور سبزہ مین مشغول رہ اور دن رات شراب پی اور دنیا کی مردار پر خوشی کر اور ان باتون مین دخل مت دے جنکی لیاقت تجہہ مین نہین اور غضبناک

اكبر من مقتك وان ناره تحرق الظالمين -

نہو اور مت بہڑک کیونکہ خدا تعالی کا غضب تیرے غضب سے زیادہ ہے اور اسکی آگ ظالمونکو جلادیتی ہے -

والعجب ان اكابر المسيحيين خدعوا فيك وما عرفوك حق المعرفة الى هذا الوقت وعجزوا

اور تعجب کہ بڑے پادریون نے تجہہ مین دہوکا کہایا اور اسوقت تک تجہہ کو نہین پہچانا جیساکہ حق پہچاننے کا ہے

عن فض سرك وكشف دهائك وادراك عمقك واكلتهم كالخادعين - يا حسرة عليهم لم يضيعون اموالهم

اور تیرے بہید کے پہچاننے اور تیری تہہ تک پہنچنے سے قاصر رہے اور تونے دہوکا دینے والونکی طرح انکو کہالیا - ان پر افسوس کہ وہ کیون تیرے جیسے

على امثالك ولم لا يرجعون الى اليقظة بعد التجارب المولمة ولم لا يعرفون البطالين -

لوگون پر اپنے مال ضایع کر رہے ہین اور کیون دکہ دینے والے تجربون کے بعد بیدار نہین ہوتے اور کیون بطالون کو نہین شناخت کرتے -

واما قولك ان قسيسي هذا الزمان ليسوا دجالا معهودا فهذا دجلك الاكبر

اور تیرا یہ قول کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہین ہین تو یہ تیری دجالیت ہے   اور تونے مجہے

العقيدة من ادق المسائل واصعبها فما فهمه آراء سطحية وعقول ناقصة واختاروا طرقا
اور اس عقیدہ کا بھید بہت باریک اور مشکل مسائل مین سے تھا اسلئے موٹی سمجھ اور ناقص عقل والے اسکو سمجھ نہ سکے اور اور راہین جلدی
دون ذلك مستعجلين. فتم ما جاء فی فیج اعوج من اصدق الصادقين وان فی هذا برهانا
سے اختیار کر لین سو وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو فیج اعوج کے بارے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور وہ صدق
للمتفكرين. ثم تفضل الله علينا وكشف هذا السر فضلا ورحما وهو ارحم الراحمين۔
الصادقین ہے اور فکر کرنیوالون کے لئے اسمین ایک دلیل ہے پھر خدا تعالی نے ہمپر فضل کیا اور فضل اور رحم سے یہ بھید ہمپر کھولدیا اور وہ ارحم الراحمین ہے
يرقى من يشاء ويحط من يشاء ويجعل من يشاء من العارفين. وعلمنا بتعليمه وفهمنا بتفهيمه
جسکو چاہتا ہے اوپر لیجاتا ہے اور جسکو چاہتا ہے نیچے پھینکتا ہے اور جسکو چاہتا ہے عارفون مین داخل کرتا ہے سو ہمنے اسکی تعلیم سے معلوم کیا
وايدنا بتكريمه وهو خير المؤيدين. والهمنا ان للرب حربا روحانيا بنظر بعجائبها وانهم يفرون عيسى
اور اسکی سمجھانے سے سمجھے اور اس خیر المؤیدین نے ہمکو مدد دی اور ہمارے رب نے ہمین الہام دیا کہ مسیح موعود کی لڑائیان روحانی لڑائیان ہین جو روحانی
لا يقاتل ياجوج وماجوج بل يدعوا عليهم عند اشتداد المصائب وهجوم الاعداء كالسهم الصائب
نظر کے تماشا ہونگی اور عجیب ہے کہ لوگ پڑہتے ہین جو عیسے یاجوج ماجوج سے نہین لڑیگا بلکہ سخت مصیبتون کے وقت بد دعا کرے گا۔
وكذلك يقرؤن لفظ النظر في كتب الاحاديث ثم ينسونه ولا يتدبرون كالعاقلين ختم الله على
اور نیز وہ لفظ نظر کا کتب احادیث مین پڑہتے ہین اور پھر بھول جاتے ہین اور عاقلون کیطرح نہین سوچتے خدا تعالی نے
قلوبهم فلا يفهمون دقيقة من دقائق المعرفة ولا نكتة من نكات الحكمة بل نرى ان ذهنهم
ان کے دلون پر مہر کر دی پس وہ معرفت کے دقیقون مین سے کسی دقیقہ کو اور حکمت کے نکتون مین سے کسی نکتہ کو بھی نہین سمجھتے بلکہ ذہن ان کا
فتر مهر ودجنه ملفهم فلا يستشفون لآلى الحقائق ولا يمعنون فی الدقائق ويسبحون على سطح الالفاظ وليسوا في
بہت ٹھنڈا پڑ گیا ہے اور بادل اسکے ذہن کا تہ بتہ ہے پس وہ حقیقت کے موتیون کو عمیق نظر سے دیکھ نہین سکتے اور الفاظ کی سطح پر تیرتے
بحر المعاني غواصين. ومن يفهم رجلا ما فهمه الله ومن لم يهده الله فكيف يكون من المهتدين
ہین اور معانی کے دریا مین غوطہ نہین مار سکتے اور ایسے آدمی کو کون سمجھائے جسکو خدا نے نہین سمجھایا اور جسکو خدا نے ہدایت نہین دی وہ کیونکر ہدایت یابہ ہو سکتے
هذه هي العقيدة التي اشهرناها في كتبنا غير مرة ولاجل ذلك كفرنا
یہ وہی عقیدہ ہے جسکو ہمنے اپنی کتابون مین کئی جگہ ذکر کیا ہے اور انہی امور کے لئے ہم کافر ٹھہرائے گئے
واوذينا وكذبنا وافردنا كالذي يترك في البوادي والفلوات منفردا فنحن في هذه الاوان
اور دکھ دئے گئے اور جھٹلائے گئے اور ہم ایسے اکیلے چھوڑے گئے جیسا کہ کوئی جنگل مین اکیلا چھوڑا جاتا ہے سو ہم اس وقت ایک ایسے مسافر کی طرح ہین

فلا تضرب عنه صفحا ولا يلحقك الحقد لفحا وفكر كالمنصفين - وانظر ان المسيح
پس اسکی انکار مین مونہہ ٹھہرانہ کر ایسا نہ ہو کہ کینہ تجھہ کو جلا دے اور منصفون کیطرح فکر کر اور اس بات مین غور کر

سماکم فی ہذہ الآیۃ قاعلی الظلم وقال لعرض عنکم فی یوم القیامۃ واتصدی بالصد
کہ حضرت مسیح نے اس آیت مین تمہارا نام ظالم رکھاہے اور کہا کہ قیامت کے دن تمسے کنارہ کر دونگا اور کہونگا کہ تم میری جماعت

واقول لستم منی ولا من ہذا الجنود فاخسئوا یا معشر الظالمین الکافرین -
مین سے نہین ہو سوائے ظالمو کافرو دور ہو

اشار الی انکم لبستم الحق بالباطل وترکتم امرہ وکنتم قوما دجالین - وانت تعلم
اور اس بات کیطرف اشارہ کیا کہ تمنے حق کو باطل کے نیچے چھپادیا اور تم ایک دجال قوم ہو اور تجھے معلوم ہو کہ

ان حقیقۃ الظلم وضع الشئ فی غیر موضعہ عمدا وبالارادۃ لینتقب وجہ المحجۃ
ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شئے اپنے موقعہ سے اٹھا کر عمدا غیر محل پر رکھی جائے تا راہ چھپ جاوے اور استفادہ

ویسد طریق الاستفادۃ ویلتبس الامر علے السالکین - فالظالم ھو الذی یحل محل
کا طریق بند ہوجاوے اور چلنے والون پر بات ملتبس ہوجاوے پس ظالم اس کو کہینگے جو محرفون

المحرفین ویبدل العبارات کالخائنین ویجترء علی الزیادۃ فی موضع التقلیل والتقلیل
کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگونکی طرح عبارتون کو بدلا دے اور جرأت کرکے کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم

فی موضع الزیادۃ کیفا وکما وینقل الکلمات من معنی الی معنی ظلما وزورا من غیر
کردیوے کیا کیفیت کی روسے اور کیا کمیت کی روسے اور محض ظلم اور جھوٹھ کی راہ سے کلمون کو ایک معنی سے دوسرے

وجود قرینۃ صارفۃ الیہ ثم یاخذ یدعو الناس الی مفتریاتہ کالخادعین - وما
معنون کیطرف لیجائے حالانکہ اسکے اس فعل کے لئے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو اور پھر اس بناء پر دھوکہ دینے والون کیطرح

معنی الدجل والدجالۃ الا ہذا فلیفکر من کان من المفکرین
لوگون کو اپنی مفتریات کیطرف بلانا شروع کرے اور دجالیت کے معنی بجز اسکے کچھہ نہین پس جو شخص فکر کرسکتا ہے اسمین فکر کرے

والقی فی روعی ان المسیح سمی الآخرین من النصاری الدجالین
اور میرے دلمین ڈالا گیا ہے کہ حضرت مسیح نے آخری زمانہ کے نصاری کا نام دجال کہا اور ایسا

لا الاولین وان کان الاولون ایضا داخلین فی الضالین المحرفین والسر فی ذلک
نام پہلون کا نہین رکھا اگرچہ پہلے بھی گمراہون مین داخل تھے اور کتابون کی تحریف کرنیوالے تھے سو اسمین بھید یہ ہے

وسئلت عني دليلا عليه فاعلم ان هذا ليس قولي بل قاله المسيح من قبلي فانظر

اس دعوے کی دلیل پوچھی تھی سو تجھے معلوم ہو کہ یہ فقط میرا ہی قول نہیں بلکہ مجھ سے پہلے مسیح نے بھی یہی کہا ہے سو تو

في انجيل لوقا في الاصحاح الثالث من آية ٢٤ الى ٣٠ فستجد ما قلنا بمزايا ه

انجیل لوقا تیسرے باب چوبیس آیت میں غور کر کہ یہی قول ہمارا مع شے زائد پائے گا اور

وهو هذا يا عدو الطيبين فقال لهم اجتهدوا ان تدخلوا من الباب الضيق فاني اقول

وہ یہ ہے اے پاکوں کے دشمن ـ پس مسیح نے انسے یعنے حواریوں سے کہا کہ کوشش کرو تا تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ

لكم ان كثيرين سيطلبون ان يدخلوا ولا يقدرون من بعد ما يكون رب البيت قد قام

میں تمہیں کہتا ہوں کہ بہتیرے چاہیں گے کہ داخل ہوں پر داخل نہیں ہو سکیں گے اسکے بعد گھر کا مالک اُٹھا اور

واغلق الباب وابتدءتم تقفون خارجا وتقرعون الباب قائلين يا رب يا رب افتح لنا ـ

دروازہ بند کر لیا اور تمنے دروازہ کے باہر کھڑے ہو کر یہ بات کہتے ہوئے دروازہ کو کھٹکھٹانا شروع کیا کہ اے ہمارے مالک اے ہمارے مالک ہمارے لئے

يجيب ويقول لكم لا اعرفكم من اين انتم حينئذ تبتدءون تقولون اكلنا قدامك وعلمت

وہ جواب دیگا اور کہیگا کہ میں نہیں پہچانتا کہ تم کہاں سے ہو اسوقت تم یہ کہنا شروع کرو گے کہ ہمنے تیرے سامنے کھایا اور تو نے ہماری

في شوارعنا فيقول اقول لكم لا اعرفكم من اين انتم تباعدوا عني يا جميع فاعلي الظلم هناك

گلیوں میں تعلیم دی پس وہ کہیگا کہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ میں تمہیں نہیں پہچانتا کہ تم کہاں سے ہو اے ظلم پیشہ لوگوں میرے سامنے

يكون البكاء وصرير الاسنان متى رأيتم ابراهيم واسحاق ويعقوب وجميع الانبياء في ملكوت

سے دور ہو اُسوقت رونا اور دانت پیسنا ہوگا جب تم دیکھوگے کہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور تمام انبیا خدا کی بادشاہت میں

الله وانتم مطروحون خارجا ويأتون من المشارق والمغارب ومن الشمال والجنوب ويتكئون

داخل ہوئے اور تم باہر ڈالے گئے اور مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے آئینگے اور خدا کی بادشاہت میں

في ملكوت الله وهوذا الاخرون يكونون اولين واولون يكونون آخرين ـ هذا ما كتبنا من

بیٹھیں گے تب جو پچھلے ہیں وہ پہلے ہونگے اور جو پہلے ہیں وہ پچھلے ہوں گے ـ یہ وہ مضمون ہے جو ہمنے

كتابكم انجيل لوقا بعبارته العربية وما زدنا وما نقصنا بل رقمناه كما هو كالناقلين

تمہاری انجیل لوقا میں سے اُس کی عربی عبارت میں لکھا ہے اور ہمنے زیادہ کیا اور نہ کم کیا بلکہ جیسا وہ تھا ویسا ہی نقل کردیا ہے

وللمستنكرين المستعرفين ان يرجعوا الى ذلك الكتاب ان كانوا من المرتابين

اور وہ لوگ جو منکر اور تحقیق کے طالب ہیں انکو اختیار ہے کہ اگر اُن کو ہماری تحریر میں شک ہو تو اس کتاب

علی کفارۃ لا اصل لہا واتبعوا کل اثم واستعذبوا کل عذاب وکذبوا

کفارہ پر تکیہ کر بیٹھے جس کی کچھہ بہی اصل نہین اور ہر ایک گناہ کی اونہون نے پیروی کی اور ہر ایک عذاب کو شیرین

المقدسین وتجسّسوا وقالوا نحن عباد المسیح واحبائہ وہیہات ان تراجع الفاسقین

سمجہہ لیا اور پاک لوگون کی تکذیب کی اور کوشش کی جو انکے عیب ڈہونڈہین اور کہا کہ ہم مسیح کے بندے اور اسکے پیارے ہین مگر یہ کہان

مقت الصالحین۔ وقد سمعت آنفًا ان المسیح سماہم فاعلی الظلم وسمعت ان الظلم

ہو سکتا ہی کہ ایسے فاسقون کے ساتھ نیکبختون کا میل جول ہو اور تو ابہی سن چکا ہے کہ مسیح نے انکا نام ظلم کے مرتکب اور بدکار رکہا ہے اور تو نے

والدجل شیٔ واحد وقد قال اللہ تعالی آتت اکلہا ولم تظلم منہ شیئًا ای لم تنقص

یہہ بہی سن لیا ہی کہ ظلم اور دجالیت ایک ہی چیز ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہی کہ اس باغ نے اپنا پورا پہل دیا اور اسمین سے کچھہ کم نہ کیا

واطلاق الظلم علی النقص الذی کان فی غیر محلہ او الزیادۃ التی لیست فی موضعہا

اور لفظ ظلم کا ایسی کمی پر اطلاق کرنا جو غیر محل ہو یا ایسی زیادتی پر جو بے موقع ہے ایک ایسا امر ہی

امر شائع متعارف فی القوم وہذا ہو الدجل کما لا یخفی علی المتبصرین۔

جو قوم مین شائع متعارف ہے اور اسی کا نام دجالیت ہی جیسا کہ سمجہہ دار لوگون پر پوشیدہ نہین۔

فلا شک ان قسیسی ہذا الزمان دجالون کذابون یہلکون عوام الناس

پس کچھہ شک نہین کہ اس زمانہ کے پادری دجال کذاب ہین جو عام لوگون کو اپنے مونہہ کی

من نفثات فیہم وکل نوع خداع فیہم الختر یلمع من جبہتہم والتلبیس من صورتہم وکلا تجد

پہونکون اور اپنے فریبون سے ہلاک کر رہے ہین فریب انکی پیشانیون پر چمکتا ہے اور حق پوشی انکی صورتون سے ظاہر ہے

فی مکایدہم ودجلہم نظیرہم فی تصاریف الزمان ولا مثلہم فی نوع الانسان یقتحمون

اور ہم انکے فریبون اور انکی دجالیت مین اگلے پچہلے زمانہ مین کوئی نظیر نہین پاتے اور نہ نوع انسان مین انکی مانند دیکہتے

الاخطار لیضلوا الدیار ویبذلون المال للذی رغب الی دینہم ومال وتجدہم فی کل

ہین مشکل جگہون مین گمراہ کرنیکے لئے دہس جاتے ہین اور بہت سا مال ایک ایسے آدمی پر خرچ کر دیتے ہین جو انکے دین کیطرف رغبت کرے

تلبیس وسیع المورد وفی کل خداع مبسوطۃ الید وتجدہم فی کل کید ماہرین۔ وکما ان

اور ہر ایک فریب مین انکا ایک بڑا وسیع گہاٹ ہی اور ہر ایک مکر مین بڑے لمبے ہاتہہ ہین اور وہ ہر ایک منصوبہ مین ماہر ہین اور جیسا کہ

المسیح یسمیہم الدجالین فاعلی الظلم کذلک القرآن سماہم دجالین۔ وقال یا اہل

مسیح علیہ السلام نے انکا نام دجال رکہا ہے اسیطرح قرآن بہی انکو دجال کے نام سے موسوم کرتا ہی کیونکہ قرآن نے فرمایا ہی اے اہل

ان الاولین ما کانوا مجتہدین ساعین لاضلال الخلق کمثل الآخرین بل ما کانوا
کہ پہلے نصاریٰ خلق اللہ کے گمراہ کرنیکے ایسی سخت کوششیں نہیں کرتے تھے جیسی پچھلوں نے کیں بلکہ وہ ان کوششوں پر
علیہا قادرین وکانوا کرجل مُصفد فی السلاسل ومقرن فی الحبال وکالمسجونین
قادر نہیں تھے اور ایسے تھے جیسے کوئی زنجیروں میں جکڑا ہوا اور قیدی ہو۔
واما الذین جاؤا بعدھم فی زماننا ھذا ففاقوا اسلافھم فی الدجل والکذب ووضع اللہ
مگر وہ لوگ جو انکے بعد ہمارے اس زمانہ میں آئے وہ دجالیت میں اپنے پہلے بزرگوں سے بڑھ گئے اور خدا تعالیٰ نے اپنے
عنھم ایاصرھم واغلالھم ونجاھم عن السلاسل التی کانت فی ارجلھم ابتلاءً من عندہٖ
بندوں کا امتحان کرنیکے لئے انکی ہتھکڑیاں اور انکے طوق گردنوں کو اُن سے الگ کر دیا اور اُن زنجیروں سے ان کو
وکان قدرًا مقضیًا من رب العالمین وکان قدر اللہ ان یبرزوا بعد الف سنۃ من الھجرۃ حتی
نجات دیدی جو اُن کے پیروں میں تھے اور یہی ابتدا سے مقدّر تھا اور ایک ہزار ہجری گذرنیکے بعد ان کا خروج شروع
ظھروا فی ھذہ الایام کغول خُلّص واخرج من السجن ثم استوی علی راحلتہ ولا وبالی زادہ
ہوا یہاں تک کہ ان دنوں میں وہ ایک ایسے دیو کیطرح ظاہر ہوئے جو زندان سے نکلا اور اپنی سواری پر سوار ہوا اور اپنے
وحزب خلقوا علی شاکلتہ وکانوا القبولہ مستعدین۔ ثم اشاعوا کیف شاؤا من انواع الکفر
اُن عزیزوں اور اُس گروہ کیطرف رُخ کر لیا جو اُسکے مادہ کے موافق اور اُسکے قبول کرنیکے لئے مستعد تھے۔ پھر انہوں نے
واصناف الوسواس وکانوا قوما متمولین۔ وھذا ھو الذی کتب فی الصحف الاولی ان الثعبان
جس طرح چاہا کفروں کو شائع کیا اور طرح طرح کے وساوس پھیلائے کیونکہ وہ ایک مالدار قوم ہے اور یہی پیشگوئی ہے جو پہلی کتابوں میں لکھی
الذی ھو الدجال یلبث فی السجن الی الف سنۃ ثم یخرج بفوج من الشیاطین فلیتذکر
لکھی گئی ہے کہ وہ اژدہا جو دجال ہے ہزار برس تک قید رہے گا اور پھر ہزار برس کے بعد شیاطین کی ایک فوج کے ساتھ نکلیگا
من کان من المتذکرین۔ کذلک خلصوا بعد الالف وتناسوا ذمام اللہ ونکثوا عھودہ
سو اسی طرح وہ ہزار برس کے بعد نکلے اور خدا کی حرمت اور اسکے عہد کو بھلا دیا اور کل عہدوں کو توڑ دیا
واحفظوا ربھم مجترئین۔ وجمعوا کل جھدھم لاضلال الناس واستجلبوا المکائد
اور شوخیاں کرکے اپنے رب کو غصہ دلایا اور اپنی تمام کوششوں کو لوگوں کے گمراہ کرنے میں اکٹھا کر دیا
کالخناس وجاؤا بسحر مبین۔ واضاعوا التقوی والعمل الصالح واتکاؤا
اور تمام تدابیر کو کام میں لائے اور تقوے اور نیک عمل کو ضائع کیا اور ایسے

ولاتخافون ولاتدمع اجفانکم ولایبدعرجفانکم ولاتتوبون متندمین ۔ الاترون انکم

نہین ڈرتے اور تمہارے آنسو جاری نہین ہوتے اور تمہارے بدن پر لرزہ نہین پڑتا اور پشیمان ہوکر توبہ نہین کرتے ۔ کیا تم نہین دیکھتے

اغربتم وشذذتم فی ھذہ العقائد وترکتم الاصل وتمایلتم علی الزوائد وخالفتم الاولین

کہ انوکھی اور نادر باتین تمہارے عقیدون مین داخل ہین اور تمنے اصل کو چھوڑ دیا اور زاید اور بے اصل باتون پر جھک گئے اور پہلون

والاٰخرین ۔ لم لاتسمعون قول الداعی ولاتتبعون الراعی بل تلدغون کالافاعی

اور پچھلون کی تمنے مخالفت کی ۔ تم کیون ایک بلانیوالیکی آواز کو نہین سنتے اور چرانیوالیکے پیچھے نہین چلتے بلکہ تم سانپونکی طرح کاٹتے اور درندے

وتثبون کالذئب الساعی وتمشون صمًّا بکمًا عمیًا متکبرین مغرورین ۔ وانما مثلنا

والے بھیڑئے کیطرح حملہ کرتے ہو اور تم اپنے چلنے کیوقت نہ سنتے نہ بولتے نہ دیکھہ سکتے اور تکبر اور غرور مین چلے جاتے ہو اور تمہین دعوت کرنیکی

فی دعوتکم کمثل الذی یحاور عجماء اوینادی صخرۃ صماء اویکلم المیتین ۔ یاحسرۃ

وقت ہماری مثال ایسی ہے جیسے کوئی گونگے سے بات کرے یا ایک پتھر سخت کو بلاوے یا مُردون سے بات کرے ہائے ان

واٰھًا علی ھؤلاء المتنصرین کیف یعرضون عن الحق الصریح ویضطجعون ضجعۃ المستریح

کرسٹانون پر افسوس ہے کہ وہ حق سے کنارہ کئے جاتے ہین اور ایسے سو رہے ہین جیسے کوئی بڑے آرام سے سوتا ہو اور خوبصورت

ویترکون ذیل الصبیح الملیح ویمیلون الی الشنیع القبیح ویاٰبون اللہ مغمطین ۔ نبذوا

عقاید کا دامن چھوڑتے اور مکروہ عقیدون کیطرف جھکے جاتے ہین اور ناشکری کے ساتھہ خداتعالی کی نافرمانی کرتے ہین خداتعالی کے حکم کو یون

امر اللہ نبذ الحذاء المرقع وکفروا بالکتاب الموقع مجترئین ۔

پھینک دیا جیسی ایک پورانی پھٹی جوتی کو پھینک دیا جائے اور ایسی کتاب سے جسپر الہی نشان ہے بڑی شوخی سے انکار کر دیا ہے ۔

الی الدنیا اوی حزب الاجانی

ان لوگون نے جو بہت ہی گناہ مین مبتلا ہین دنیا کو اپنا جائے پناہ قرار دیا ہے

نسوا من جھلھم یوم المعاد

اپنی نادانی کے سبب سے معاد کے دن کو بھلا دیا ہے

تراھم مائلین الی مدام

تو دیکھتا ہے کہ شراب کی طرف یہ لوگ جھک گئے

وکم منھم اساری عین عین

اور بہتیرے انہین سے بڑی بڑی آنکھون والی عورتونکے قیدی ہین

وحسبوھا جنیٰ حلوا المجانی

اور دنیا کو ایک شیرین اور سہل الحصول میوہ سمجھ لیا ہے

وترکوا الدین من حب الدنان

اور شراب کے خمون سے پیار کرکے دین کو چھوڑ دیا ہے

وغید والغوانی والاغانی

اور ایسا ہی نازک اندام اور حسین عورتین اور گیت انکو دلون کو کھینچتے ہین

ومشغوفین بالبیض الحسان

اور بہتیرے سفید رنگ عورتون کے فریفتہ ہین

الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون۔ یعنی لم لا تتجافون

کتاب کیون باطل کے ساتھہ حق کو مخلوط کرتے ہو اور تم دانستہ حق کو چھپا رہے ہو یعنے کیون تم اِس بات سے

عن الاشتطاط فی تحریف کلمات الله وانتم تعلمون ان الصدق وسیلة الفلاح

کنارہ نہین کرتے کہ الٰہی کلمات کی تحریف مین حد سے زیادہ بڑہی جاتے ہو اور تم جانتے ہو کہ سچائی نجات کا موجب

والکذب من آثار الطلاح وفی التزام الحق نباهة وفی اختیار الزور عاهة فایاکم

اور جہوٹھ تباہی کی علامت ہے اور حق کے اختیار کرنے مین نیکنامی اور جہوٹہہ کے اختیار کرنے مین آفت ہے سو تم

وطرق الکذابین۔ فاشار الله فی هذا ان علماء النصاری هم الدجالون المفسدون

کذابون کا طریق چھوڑ دو۔ پس اِس آیت مین خدا تعالی نے اِس طرف اشارہ کیا کہ نصاری کے علماء درحقیقت دجال اور مفسد

اعداء الحق واهله نسوا ظلمة الرمس فلا یذکرون ماتم وحب الشهوات فیهم عمّ

ہین اور حق اور حق پرستون کے دشمن ہین قبر کی تاریکی کو بہلا دیا سو وہ اُس خوف کو جو اُس جگہ ہے یاد نہین کرتے اور نفسانی شہوتون کی

وتم وغاب اثر الدین۔

محبت انہین پہیل گئی اور کمال تک پہنچ گئی اور دین کا نشان گم ہو گیا۔

واشرب حسّی ونبأنی حدسی انهم لا یمتنعون ولا ینتهون حتی یروا

اور میری دانش اور میری فراست یہ خبر دیتی ہے کہ یہ کرسٹان تو عیسائی فساد سے باز نہین آئینگے جبتک خدا تعالی

مثل سنن الله التی خلت من قبل ویروا غمرة الذی یضرم فی الاحشاء الجمرة

کے اُن قوانین قادرانہ کو نہ دیکہہ لین جو پہلے گذر چکے ہین اور جبتک ایسی بہوکہہ کو نہ دیکہہ لین جو اندر کو جلاتی ہے اور جبتک ایسے دردناک زخم

ویکونوا کالجریح نوب متالمین۔ فحاصل الکلام انهم الدجال المعهود وانا المسیح الموعود

جائین جیسا کہ کوئی حوادث کا مارا ہوا ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہی لوگ دجال معہود ہین اور مین مسیح موعود ہون

وهذا فیصلة اتفق علیه القرآن والانجیل واکدها الرب الجلیل فما لکم لا تقبلون

اور یہہ وہ فیصلہ ہے جس پر قرآن اور انجیل دونون اتفاق رکہتی ہین اور اُسکو موکد طور پر خدا تعالی نے بیان فرمایا ہے پس کیا

فیصلة اتفق علیها حکمین عدلین القرون من الامر الواضح وتعرضون عرضکم للمفاضح

وجہ کہ تم ایسے فیصلہ کو قبول نہین کرتے جس پر دو عادل حاکمون نے اتفاق کیا ہے کیا تم ایک کہلے کہلے امر سے گریز کرتے اور اپنی آبرو کو رسوائیون

وتعرضون عن نصاحة الناصح وتسبون متنعلین۔ ما لکم لا تتنبهون علی هذا

کا نشانہ بناتے ہو اور ایک نصیحت دہندہ کی مخلصانہ نصیحت سے کنارہ کش اور مشتعل ہو کر گالیان نکالتے ہو تمہین کیا ہو گیا کہ تم ان باتون سے متنبہ ہو کر

وكم من ظالم يبغي فسادا
بہتیرے ظالم یہی چاہتے ہین جو دُنیا مین فساد اور گناہ پہیلے
وقسيسين اصل الافتنان
اور توحید مین فتنہ اندازی کی جڑھ پادری لوگ ہین

تفاحشهم تجاوز كل حدّ
پادریون کی بدگوئی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے
كان غذاءهم فحش اللسان
گویا بدزبانی اُن کی غذا ہے

فكنت اطالعن كتاب ساب
مینے ایک ایسے شخص کی پادریونمین سے کتاب دیکھی جسمین گالیان ہین
وتمطر مُقلتي مثل الرثان
سومین اس کتاب کو دیکہتا تہا اور میری آنکہونسے مینہ کیطرح آنسو جاری تہے

رئينا فيه كلمًا محفظات
ہمنے اُس کتاب مین وہ کلمے دیکھے جو غصہ دلانے والے تہے
وسبّ المصطفىٰ بحر الحنان
اور دیکہا کہ اس شخص نے رسول اللہ صلعم کو گالیان نکالی ہین جو بخشایش کا دریا ہے

صبرتُ عليه حتى عيل صبري
مینے اس بات پر صبر کیا یہانتک کہ صبر کرتا کرتا ہار گیا
ونار الغيظ ثارت في جناني
اور غصہ کی آگ مجہہ مین بہڑکی

وتاتي ساعة ان شاء ربّي
اور وہ گہڑی آتی ہے کہ انشاء اللہ تعالی
اقرّ العين بالخصم المهان
کہ ہم دشمن کی رسوائی دیکہہ کر اپنی آنکہین ٹہنڈی کرینگے

اخذنا السب منهم مثل دين
اُن کی گالیان ہمارے ذمہ قرض کی طرح ہین
وعزّتنا لديهم كالرهان
اور ہماری عزت اُن کے پاس گرو کی طرح ہے

سنغشيهم ببرهان كعضب
ہم عنقریب دلیل کی تلوار کے ساتہہ اُنکے سر پر پہونچینگے
رقيق الشفرتين اخ السنان
جو باریک کنارون والے نیزہ کا بہائی ہے

بفاس نختلي تلك الخلاتا
ہم اس گہاس کو دلائل کے تبر کے ساتہ کاٹینگے
ورمح ذابل وقنا البيان
اور نیز برچہی باریک نوک والی اور بیان کے نیزون سے

بجمجمة العدا قدحل غول
ان دشمنون کی کہوپری مین ایک بہوت داخل ہوگیا ہی
فنخرجه بآيات المثاني
سو ہم اس کو سورۃ فاتحہ سے نکالینگے۔

لنا دين ودُنيا للنصارے
ہمارے حصہ مین دین آیا اور نصاری کے حصہ مین دُنیا
ومقت الضرتين من العيان
سو یہ دو سوتون کی دشمنی ہے جسکی حقیقت ہریک کے چشم دید ہے

سئمنا كل نوع الضيم منهم
ہمنے ہریک ظلم اُن کا اُٹہا لیا
ولكن سبّهم صلّى جناني
مگر اُن کی گالیون نے ہمارا دل جلایا۔

لهنّ علىٰ بعولتهنّ حكم ترىٰ كلاًّ لمنطلق العنانِ

وہ عورتین اپنے خاوندون پر حکم کرتی ہین اور سب مطلق العنان اور بے پردہ اور شتر الخوار ہین

دماء العاشقين لهنّ شغل بعينٍ انجلت ظبيّ القنان

اپنے عاشقون کو قتل کرنا ان عورتون کا کام ہے آلہ قتل اُنکی آنکھہ ہے جو پہاڑون کے ہرنونکو شرمندہ

ومن عجب جفون فاترات ارين الخلق افعال السّنان

اور تعجب تو یہ ہے کہ وہ پلکین جو سست اور نیمخواب ہین لوگون کو برچھیون کا کام دکھلا رہی ہین -

بناظرة تصيد الناس لمحًا تفوق بلحظها رمح الطعان

وہ عورتین اپنی آنکھہ کی نیم نگہ سے لوگونکو شکار کرتی ہین جنکے گوشہ چشم کی ہلکی سی نظر نیزون کے زخم پر فوقیت رکھتی ہے

وانّىٰ الامن من تلك البلايا سوى الله الذي ملك الامان

اور ان بلاؤن سی نجات پانا لوگون کیلئے غیر ممکن ہے بجز اسکے کہ اُس خدا کا رحم ہو جو امان بخشنے کا بادشاہ ہی

فعشاق الغواني والمثاني اضاعوا الدين من تلك الاماني

سو جو لوگ عورتون اور سرودون کے عاشق ہین اُنہون نے انہین آرزوؤن کے پیچھے دین ضائع کیا ہی

يصدّون الورىٰ من كل خير ويغتاظون من تخليص عاني

لوگون کو وہ ہریک نیکی کے کام سے روکتی ہین اور اس بات سی غصہ کرتے ہین کہ کسی قیدی کو رہا کردیا جائے

عمايات الرجال تزيد منهم وفتن الدهر تنمو كل آنِ

لوگون مین اُنکے سبب سی گمراہی پہیلتی جاتی ہے اور فتنے دمبدم بڑہتے جاتے ہین

وما من ملجاءٍ من دون ربٍّ كريم قادرٍ كهف الزمان

اور ان آفتون سی بچنے کیلئے بجز اُس خدا کے کوئی گریزگاہ نہین جو کریم اور قادر اور زمانہ کی پناہ ہے

فنشكو هاربين من البلايا الى الله الحفيظ المستعان

سو ہم ان بلاؤن سی بہاگ کر اُسی خدا کیطرف شکایت لیجاتی ہین جو اپنے بندون کا نگہبان اور بیقرارونکی مدد کرنیوالا ہی

جرت حزنًا عيون من عيوني بما شاهدت فتنًا كالدخان

میری آنکھون سی مارے غم کے چشمے بہ نکلے جبکہ مینے اُن فتنون کا مشاہدہ کیا جو دہوئین کی مانند

فهل وجدت ثكالىٰ مثل وجدي اذىً ام هل لهاشان كشاني

پس کیا وہ عورتین جنکے لڑکے مرجائین ایسا غم کرتی ہین جو مین کرتا ہون کیا دکھہ کے وقت ان کا ایسا حال ہوتا ہی جو میرا حال ہے

وما مسّت اكف الكاشحينا
اور دشمنوں کی ہتھیلیاں ان معارف کو چھوئی بھی نہیں

معارفه التي مثل الحصان
جو قرآن میں ایسی طور پر چھپی ہوئی ہیں جیسی پردہ نشین پارسا عورتیں چھپی ہوئی

به ما شئت من علم وعقل
اسمین ہر ایک وہ علم اور عقل ہے جسکا تو طالب ہی

واسرار وابکار المعانی
اور انواع اقسام کے بہید اور نئی صداقتیں اسمین بہری ہین

يبكّت كل من يعد ويضغن
ہر ایک ایسی دشمن کا منہہ بند کرتا ہے جو مخالفانہ طور پر زور پڑتا ہی

يبكّت كل كذاب وجانی
اور ہر ایک ایسی شخص پر اتمام حجت کرتا ہی جو دروغگو اور گنہگار ہی

رئینا درّ مزنته کثیرا
ہمنے اسکے مینہ کا پانی بہت ہی دیکہا ہے

فدینا ربّنا ذا الامتنان
سو ہم اس خدا پر قربان ہین جسنے ایسے احسان کئے

وما ادراك ما القرآن فيضا
اور تو کچھ جانتا ہے کہ قرآن فیض کی رو کر کیا شے ہے

خفير جالب نحو الجنان
وہ ایک رہبر ہے جو بہشت کیطرف کہینچتا ہے

له نوران نور من علوم
اسمین دو نور ہین ایک تو علوم کا نور اور دوسرے

ونور من بيان كالجمان
فصاحت بلاغت کا نور جو دانہ نقرہ کیطرح چمکتا ہی

كلام فائق ما راق طرفی
وہ ایک ایسا کلام ہی جو ہر ایک کلام سے فوقیت لے گیا

جمال بعده والنيّران
اسکے بعد مجھے کوئی جمال اچھا معلوم نہوا اور آفتاب اور قمر بھی اچھے دکھائی نہ دیے

اياة الشمس عند سناه دخن
آفتاب کی روشنی اسکی چمک کے آگے ایک دہوان سا ہی

وما لِلعل والسبت اليمانی
اور لعل سے نرمی کے سرخ چمڑے کو نسبت ہی کیا ہی گو یمن کی ساخت ہو

واين يكون للقران مثل
اور قران کی مثال کوئی دوسری چیز کیون کر ہو

وليس له بهذا الفضل ثانی
کیونکہ وہ تو اپنے فضائل مین بے مثل ہے

ورثنا الصحف فاقت كل كتب
ہم اس کتاب کے وارث بنائے گئے جو سب کتابوں پر فائق ہے

وسبقت كل اسفار بشان
ایسی کتاب جو اپنے کمالات مین تمام کتابوں پر سبقت لیگئی ہے

وجاءت بعد ما خرّت خيام
اور اس وقت آیا جبکہ سب پہلے خیمے منہہ کے بل گر چکے تھے

وخرّبت البيوت مع المبانی
اور تمام گہر مع بنیاد کی جگہوں کے خراب ہو چکے تھے

محت كل الطرائق غير برّ
ہر ایک راہ کو بغیر نیکی کی راہ کے معدوم کر دیا

وجذّت راس بدعات الزمان
اور ان تمام بدعتوں کا سر کاٹ دیا جو زمانہ مین شایع تھین

سعوا ان يجعلوا اسدا نعاجا

اُنہون نے کوشش کی کہ تا کسیطرح شیر دنکو بہیڑین بنائین

وليث الله ليث لا كضان

اور شیر شیر ہی ہین وہ بہیڑ کی طرح نہین ہو سکتے

ووثبتهم كسرحان ضرى

اور ان لوگون کا حملہ اسی بہیڑئے کیطرح ہی جو شکار کا طالب ہے

وصورتهم كذى حب مقانى

اور صورت انکی ایک ملنسار دوست کیطرح ہے

وباطنهم كجوف العير قفر

اور اندر ان کا گدہے کے پیٹ کی طرح تقوی سے خالی

من التقوى وبطن كالجفان

اور پیٹ ان پیالون کیطرح ہے جو کہانے سے بہری ہوئی ہون

ارى وغلا جهولا وابن وغل

مین ایک خسیس ابن خسیس جاہل کو دیکھتا ہون

يرى كالمرهفات لظى اللسان

جو تیز تلوار دن کیطرح اپنی زبان کا شعلہ دکہاتا ہے

هرير الكلب لا يعتو بنبح

کتنے کی آواز اس چاند پر خاک نہین ڈال سکتی

على البدر المطهر من عثان

جس کو خدا نے گرد وغبار اور دہوئین سے پاک پیدا کیا ہے

الا يا ايها اللحز الشحيح

اے بخیل بدخلق اور حریص

هويت كذى اللبانة في الهوان

تو محتاجون کیطرح ذلت کی گڑہے مین گر گیا

وما تدرى الهدى وحملت جهلا

اور تو نہین جانتا کہ ہدایت کیا شے ہے اور محض جہل سے تو نے

اناجيل النصارى كالاتان

انجیلون کو اٹھا لیا جیسا کہ ایک گدہی بار اٹھاتی ہے

تنضنض مثل نضنضة الافاعى

اور تو اس طرح زبان ہلاتا ہے کہ جیسے سانپ

وتهذى مثل عادات الادانى

اور کمینون اور سفلون کیطرح بکواس کرتا ہے

هلم الى كتاب الله صدقا

خدا کی کتاب کی طرف

وايمانا بتصديق الجنان

صدق اور دلی ایمان سے آجا

شغفتم ايها النوكى بشوك

بے وقوفو! تم کانٹون پر فریفتہ ہو گئے

واعرضتم عن الزهر الحسان

اور خوبصورت پہولون سے کنارہ کیا

وآثرتم اماعز ذات صخر

اور تمنے کنکریون اور بڑی پتہرون والے زمین جو بہت سخت ہے اختیار کی

على مخضرة قاع هجان

اور ایسی مین کو چہوڑا جو پر سبزہ اور نرم اور نہایت عمدہ اور قابل زراعت ہے

وما القرآن الا مثل در

اور قرآن درحقیقت بہت عمدہ اور یکدانہ موتیون کیطرح ہے

فرائد زانها حسن البيان

جو حسن بیان سے اور بہی اسکی زینت اور خوبصورتی نکلی ہے

سراة الحي جاءوا نادمينا
اور قبیلہ کے سردار شرمندہ ہو کر آئے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم

فرحم المصطفى بحر الحنان
نے جو دریائے بخشش ہے ان کا گناہ معاف کیا

واما الجاهلون فما اطاعوا
مگر جاہلون نے اُن کا حکم نہ مانا

فاعدمهم فئوس الاحتفان
سو بجلی کے تبرون نے انکو معدوم کیا

سقوا كاس المنايا ثم سيقوا
موت کے پیالے ان کو پلائے گئے

الى نار تلوح وجه جاني
اور پھر وہ اُس آگ کیطرف کھینچے گئے جو مجرم کا منہ جلاتی تھی

فهذا اجر جهل الجاهلينا
سو یہ جاہلون کے جہل کی سزا تھی

من الرحمان عند الاستنان
یہ سزا خدا تعالی کیطرف سے اُسوقت ہوئی جب اُنہون نے فساد اور ظلم مین دوڑنا

وما كان الرحيم مذل قوم
اور خدائے رحیم کسی قوم کو ذلیل نہین کرتا

ولكن بعد ظلم وافتنان
مگر اُسوقت جبکہ ظلم اور فتنہ اندازی اختیار کرے

وهل حدثت من انباء امم
کیا ایسی قومون کی تجھے کچھ خبر ہے

رؤا قبحا بافعال حسان
جن کو نیکی کرتے کرتے بدی پیش آئے

وكل النور في القرآن لكن
اور تمام اور ہر ایک قسم کے نور قران ہی مین ہین

يميل الهالكون الى الدخان
مگر مرنے والے دھوئین کیطرف دوڑتے ہین

به نلنا تراث الكاملينا
ہمنے اُس کے وسیلہ سے کاملون کی وراثت پائی

به سرنا الى اقصى المعاني
ہمنے اسکے وسیلہ سے حقیقتون کے اخیر تک سیر کیا

فقم واطلب معارفه بجهد
پس اُٹھہ اور کوشش کے ساتھہ اُسکے معارف طلب کر

وخف شر العواقب والهوان
اور انجام بد اور ذلت کی بدیون سے خوف کر

اتطلب عزة الدنيا الدنيه
کیا تو اس دنیا ناکارہ کی عزتون کا طالب ہے

اتطلب عيشها والعيش فاني
کیا تو اس دنیا کے عیشون کو ڈھونڈھتا ہے اور اسکی تمام عیش فانی ہین

اترضى يا اخي بالخان حمقا
ای بھائی کیا تو سرائے مین رہنے مین اپنی حمق سے راضی ہو گیا

وتنسى وقت تبديل المكان
اور اُس وقت کو بھلا دیا جو تبدیل مکانی کا وقت ہو

على بستان هذا الدهر فاس
اس دنیا کے باغ پر تبر رکھا ہے

فكم شجر يجاح من الاهان
سو بہت سے درخت جڑہ سے اُکھیڑے جا رہے ہین

كأنّ سيوفها كانت كنار
گویا اسکی تلوارین ایک آگ کی طرح تہین

اذا استندعی كتاب الله مثلا
جب کتاب اللہ نے اپنی مثل کا مطالبہ کیا

وسلبت جرأة الاسناف منهم
اور پیش قدمی کی ہمت اُن سی مسلوب ہوگئی

فمن عجب ألبوا مثل ميت
سو یہہ تعجب کی بات ہے کہ وہ مردہ کیطرح منہہ کے بل جا پڑے

وانزله مهيمنا حدّيا
اور خدا تعالی نے اسکو بیمثل اور طالب معارض نازل کیا

وصارت عصبهم فرقا ثبينا
اور اُن کی جماعتین کئی فرقے متفرق ہو گئے

ومنهم من تلبّب مستشيطا
اور بعض نے قرآن کے مقابلہ سے عاجز آکر ہتہیار باندے

فانتم قد سمعتم ما اصيبوا
سو تم سن چکے ہو کہ اُن کو کیا کیا سزائین ملین

وكان جزاء سلّ السّيف سيفا
اور تلوار کہینچنے کا بدلہ تلوار ہی تہی سو جو کچہہ اُنہون نے مسلمانون

اذا دارت رحى البلوى عليهم
اور جبکہ سختی کی چکی اُن پر چلی سو ایسے ہو گئے

فطفقوا يهربون كمثل جبن
سو اُنہون نے ایک نامرد کی طرح بہاگنا شروع کیا

اذا ماشاهدوا قتلى كقنن
اور جبکہ اُنہون نے اپنے مقتولون کو ٹیلون کیطرح دیکہا

بها خرقت مخاريق الادانی
اُن سے وہ تمام گدے کے جلگی جو سفلہ لوگون کے ہاتہہ مین تہی

فعيّ القوم واستتروا كفانی
سو قوم مقابلہ سی عاجز ہوگئی اور فناشدہ چیز کیطرح چہپ گئی

من الهول الذي حل الجنان
اور یہہ ہیبت آئی تہی جو اُن کے دل مین بیٹہہ گئی

وقد مرنوا على لطف البيان
حالانکہ وہ فصیح کلمات کی مشق اور عادت رکہتے تہے

ففرّوا كلهم كالمستهان
پس کفار اُسکی مثل بنانے پر قادر نہوسکے اور سرگردان ہوکر بہاگ گئے

فمنهم من اتى بعد الحران
پس بعض اُن مین سے توسرکشی سے باز آگئے

لحرب الصادقين وللطّعان
اور غضب مین آکر راست بازون کے ساتہ جنگ کرنیکے لئے تیار ہو گئے

بضعضعة السيوف من الهوان
اور تلوارون کی سرکوبی سے کیسی ذلت اُٹہائی

فذاقوا ما اذاقوا كالجبان
تو چکہا یا وہ آپ ہی بزدل ہوکر چکہنا پڑا یعنے تلوار کہینچنے والی تلوا

فكانوا لهوة فوق الدّهان
جیسا کہ آٹے کی ایک مٹہی چکی کے اُس سوراخ پر ہوتی ہے جو چکی کے

فاخذوا ثم قتلوا مثل ضان
پس پکڑے گئے اور بہیڑون کی طرح قتل کئے گئے

فرفعوا طاعة علم الامان
تب اُنہون نے امان طلب کرنیکے لئے جہنڈیان اُٹہائین

خموری منتقاة غیر کدر

اور میری شراب ایک چھنی ہوئی شراب اور مصفا ہے

مشعشعة بماء الاقتران

جسمین الٰہی محبت کا پانی ملایا گیا ہے

ولست مواریا عن عین ربی

اور مین اپنے رب کی آنکھ سے پوشیدہ نہین ہون

وان الله خلاقی یرانی

اور خدا جو میرا پروردگار ہے مجھ کو دیکھ رہا ہے

یدهدء راس کذاب غیور

اور وہ جھوٹے کے سر کو خاک مین رولاتا ہے کیونکہ غیرتمند ہے

ویهلکه کصید مستهان

اور اسکو اس شکار کیطرح ہلاک کرتا ہے جو سراسیمہ اور سرگردان ہو

وانا الناظرون الی قدیر

اور ہم اس قدیر کیطرف دیکھ رہے ہین

قریب قادر حب مدانی

جو قریب اور قادر ہے اور جو بندہ اور اسکو دلمین حائل ہوتا ہے

وانا الشاربون کئوس جد

اور ہم حکمت ...ون کے پیالے پی رہے ہین

وانا الکاسرون فئوس خانی

اور ہم فضول گو کے تبرون کو توڑ رہے ہین

وانا الواصلون قصور مجد

اور ہم بزرگی کے محلون تک پہنچ گئے ہین

وانا الفاصلون من الادانی

اور ہمنے ادنے لوگون سے جدائی اختیار کرلی ہے

وابدرنا من الرحمان بدر

اور ہمارے لئے خدا تعالی کیطرف سے ایک چاند نکلا ہے

فنحن المبدرون ولا نمانی

سو ہم چاند کو ملنے والے ہین اور انتظاری کرنیوالے نہین

ونحن الفائزون کمال فوز

اور ہم کمال کامیابی تک پہنچ گئے ہین

ونحن المنعمون ولا نعانی

اور ہم نعمتون مین وقت بسر کرتے ہین اور سختی نہین اٹھاتے

وبارزنا العدا متسلحینا

اور ہم مسلح ہوکر مخالفون کے مقابل پر کھڑے ہوگئے ہین

ولسنا قاعدین کمثل وانی

ایک سست آدمی کیطرح ہم بیٹھنے والے نہین ہین

وما جئنا الوری فی غیر وقت

اور ہم خلق اللہ کے پاس بیوقت نہین آئے

وذو حجر یری وقت الزنان

اور عقلمند جانتا ہے کہ بارش کا وقت کونسا ہے

کخذروف ندحرج راس عجز

اور ہم پھرکی کی طرح اپنے عاجزانہ سر کو گردش دے رہے ہین

وتبنا من ملاعب صولجان

اور صولجان کی بازی گاہ سے ہم دست بردار ہین

عریف فرس نفسی عند حرب

میرے نفس کا گھوڑا لڑائی کے وقت بڑی فراست رکھتا ہے

ویدری السر من شد البطان

اور تنگ کو مضبوط کھینچنے سے سمجھتا ہے کہ مطلب کیا ہے

وكم عنق تكسّرها المنايا
اور ہواتین بہت سی گردنون کو توڑ رہی ہین

ترى فى ساعة سرا لرجل
اور تو یہ تماشہ دیکھ رہا ہو کہ ایک گھڑی ایک مرد کیلیے کی تخت بچھو [illegible]

وانى ناصح خِلّ امين
اور مین ایک نصیحت دینے والا دوست اور امین ہون

يكرّم جاهل قبل ابتلاء
جاہل کی تعظیم آزمائش سے پہلے ہوتی ہے

وكفّرني عدو الحق حمقا
اور ایک سچ کے دشمن نے مجھے کافر ٹھہرایا

صوارمه علىّ مسلّلات
اس دشمن کی تلوارین میری پر کھینچی ہوئی ہین

وانى قد وصلت رياض حِبّى
اور مین اپنے پیارے کے باغونمین پہنچا ہوا ہون

هويت الحبّ حتى صار روحى
مینے اس پیارے سے محبت کی یہانتک کہ وہ میری جان ہوگیا

بوجه الحبّ لست حريص ملك
اس پیارے کی قسم ہے کہ مین کسی ملک کا حریص نہین

عمود الخشب لا ابغى لسقفى
مین لکڑی کے ستون اپنی چھت کیلئے نہین چاہتا

ورثنا المجد من ذى المجد حقا
ہمنے بزرگی کو خدائے ذوالمجد سے پایا

دخلت النار حتى صرت نارا
مین آگ مین داخل ہوا یہانتک کہ مین آگ ہی ہوگیا

وكم كفّ وكم حسن البنان
اور بہت ہتھیلیان اور بہت سی خوبصورت پورین ٹوٹی چلی جاتی ہین

وفى الاخرى تراه على الاران
اور پھر دوسری گھڑی مین دیکھ مرد تابوت مردہ پر پڑا ہوا ہوتا ہے

ويدرى نور علمى من يرانى
اور جو شخص مجھے دیکھے وہ میری نور علم کو معلوم کرلیگا

وقدر الحبر بعد الامتحان
اور دانا آدمی کی تعظیم اسکے امتحان کے بعد کیجاتی ہے

فقلت اخساء يرانى من هدانى
سو مینے کہا دفع ہو جسنے مجھے ہدایت دی وہ مجھے دیکھ رہا ہے

وانى نحو وجه الحبّ رانى
اور مین اپنے پیارے اللہ کی طرف دیکھ رہا ہون

ويطلبنى خصيمى فى المغانى
اور دشمن مجھے جنگلون مین تلاش کر رہا ہے

وارانى جنانى فى جنانى
اور میرا بہشت اس نے میرے دل مین ہی دکھا دیا

كفانى ما ارى نفسى كفانى
اور یہ میرے لئے کافی ہے کہ مین اپنے نفس کو فنا کی حالتمین دیکھتا ہون

وحِبّى صار لى مثل البوان
اور میرا پیارا میرے لئے ایسا ہوگیا ہے جیسا ستون

وصُبّغنا بمحبوب مقانى
اور اس ملنے والے پیاری کے رنگ سے ہم رنگے گئے

ونعلى فاق افكار الاوانى
اور میری کھجور گھات پات کے ٹکڑون سے بہت بلند ہوگئی

فان تبغی الدقایق مثل ابر
پس اگر تو ایسے باریک حقایق چاہتا ہے جیسے سوئیاں

فلج فی سمّہا ودع الامانی
سو تو سوئی کے ناکہ میں داخل ہو جا اور تمام نفسانی جذبات چھوڑ دے

وان تستطلعن انباء موتی
اور اگر تو چاہتا ہے کہ مردون کی خبرین تجھے معلوم ہون

فمت کالمحرقین وکن کفانی
سو تو ان مردون کیطرح مر جا جو جلائے گئے اور نابود ہو گئے

وبذل الجہد قانون قدیم
اور کوشش کرنا قانون قدیم ہے

منی للطالبین قضاء مانی
جو مقدر حقیقی نے ڈھونڈنے والون کیلئے بنا یا ہے

وانی مسلم والسلام دینی
اور مین مسلمان ہون اور اسلام میرا دین ہے

فلا تکفر وخف ربّ الزمان
سو تو کافر مت ٹھہرا اور خدا تعالی سے خوف کر

وان ازمعت تکفیری وعذلی
اور اگر تونے یہی قصد کیا ہے کہ مجھی کافر کہے اور ملامت کرے

فقل ما شئت من شوق الجنان
سو جو تیری مرضی ہو وہ شوق سے کہتا رہ

ولا نخشی سہام اللاعنینا
اور ہم لعنت کرنے والون کے تیرون سی نہین ڈرتے

ولا نغتاظ من تکفیر خانی
اور ایک بیہودہ گو کی تکفیر سے ہم غصہ نہین کرتے

جنحنا کاھلاً مناذ لولا
اور ہمنے اپنا ریاضت کش شانہ

لاثقال المطاعن واللعان
طعن اور لعنت کے بوجھون کیلئے جھکا دیا ہے

فان شاء المہیمن ذوجلال
پس اگر خدائے بزرگ چاہے گا

یبرء رحمۃ مما ترانی
تو اپنی رحمت سی مجھے ان الزامون سی بری کر دیگا جو تو مجھ پر لگاتا ہے

وفی فمی لسان غیر وانی
اور میرے منہہ مین بھی زبان ہے

احب جواب رب مستعان
مگر مین چاہتا ہون کہ خدائے مددگار تجھ کو جواب دے

واخر کلمنا حمد وشکر
اور ہمارا آخر کلام حمد اور شکر ہے

لرب محسن ذی الامتنان
اس محسن رب کے لئے جسکے احسان مجھ پر ہین



مکرٌّ ینزلن کمثل برقٍ
بڑا حملہ اور ہے جو برق کیطرح اُترتا ہے

ولا تمضی علیہ دقیقتان
اور دو منٹ کی بھی توقف نہیں کرتا

وانا سوف نوجر من ملیک
اور ہم عنقریب اپنے بادشاہ سے پاداش پائینگے

ونعطی منہ اجر الامتنان
اور اس سپاہیانہ خدمت کا اجر ہمکو دیا جاوے گا

وکاسٍ قد شربنا فی وھاد
کئی پیالے تو ہمنے نشیب میں پئے

واخری نشربن فوق القنان
اور کئی اور ہیں جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر پئیں گے

وھذا کلہ من فضل ربّی
اور یہ سب میرے رب کا فضل ہے

ملاذی عاصمی ممّن جفانی
جو میری پناہ ہے اور ظالم سے مجھے بچانیوالا ہے

اری اشجار رحمتہ عظاما
اسکی رحمت کے درختوں کو میں بڑی بڑی دیکھتا ہوں

مفرّحۃ کزرع الزعفران
خوش کرنیوالے جیسے زعفران کا کھیت ہوتا ہے

وقومی کفّرونی من عناد
اور میری قوم نے مجھے عناد سے کافر ٹھہرایا

والحادٍ وتحقیر البیان
اور الحاد اور تحریف سے کافر بنانے میں کوشش کی

فیا لعّان لا تھلک عجولا
پس اے لعنت کرنیوالے میری جلدی ہلاک مت ہو

ولا تھجر فترجع کالمُھان
اور مسلمان کو اپنے گروہ سے جدا کر کے اسمیں تیری رسوائی ہے

وشک البین صعب عند حرٍّ
اور جلد جدا ہو جانا شریف آدمی کے نزدیک ایک سخت بات ہے

وان الحرّ کالحانی یقانی
اور شریف آدمی ایک مشفق مہربان کیطرح ملتا ہے

ولا تعجب لقولی وادعائی
اور میرے قول اور میرے دعوے سے تعجب مت کر

وقد عُلّمتُ من اخفی المعانی
اور مجھے بہت پوشیدہ معنی بتلائے گئے ہیں

وللرحمان فی کلمٍ رموز
اور خدا تعالی اپنی کلمات میں کئی بھید رکھتا ہے

وکم قول اسرّ کمثل کانی
اور کئی قول اُسکے ایسے ہیں جیسے کوئی اشارہ کنایہ سے باتیں کرتا ہے

وکم کلم مھفھفۃ دُقاق
اور بہت سے کلمے نازک اور باریک ہیں

ھضیم الکشح کالغید الحسان
بہت نازک جیسے نازک اندام اور خوبصورت عورتیں ہوتی ہیں

فیدری الضامرات ذوو الضمور
پس باریک باتوں کو وہ لوگ سمجھتے ہیں جو مرتاض اور دقیق الفکر ہیں

ولا یدری سفیہ کالسمان
اور ان باتوں کو وہ شخص نہیں جانتا جو موٹی عقل والا موٹی عورتوں کیطرح ہو

ولفظ الیوم الحق فی القرآن بمعنی القیامة ویعلمه کل خبیر امین - فانظر کیف
اور الیوم الحق قرآن مین قیامت کا نام ہے چنانچہ واقفکار امانت دار اسکو جانتا ہے پس اب غور کر
بیّن انها واقعة من وقائع یوم الدین - ثم انظر کیف یفترون الذین فی قلوبهم مرض
کہ کیونکر خدا تعالی نے کہول کر بیان کر دیا کہ یہ واقعہ قیامت سے متعلق ہی پہر تو غور کر کہ وہ لوگ جنکے دل بیمار ہین اور اُن کے دل مین
ولا یخافون الله وما کانوا متقین - فالحاصل ان الآیة لا تؤید زعم هذا الواشی بل ترد
خدا تعالی کا خوف نہین کیونکر افترا پردازیان کر رہے ہین اور تقوی اختیار نہین کرتے پس حاصل کلام یہ ہی کہ یہ آیة اس نکتہ چین کے زعم کی کچہہ تائید نہین
وهما یقع القول علیه وتجعله الایة من الکاذبین - فانه یقول ان عیسی اله وابن الله
بلکہ یہ تو اسکے قول کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہی اور اسکے ساتہہ بات اُسی پر پڑتی ہی اور یہ آیت اُسکو جہوٹون سے ٹہراتی ہی کیونکہ اس نکتہ چین کا یہ قول ہی کہ عیسی الله اور خدا کا بیٹا ہو
ویقول ان الروح هو الله وعینه والایة تبدی ان هذا مینه وتبدی ان الروح
اور کہتا ہے کہ روح خدا کو ہی کہتے ہین اور روح اور خدا ایک ہی ہی اور آیة ظاہر کر رہی ہی کہ یہ اسکا جہوٹہہ ہی اور نیز ظاہر کرتی ہی کہ وہ روح
الذی ذکر ههنا هو عبد عاجز تحت حکم الله وقدره وما کان له خیرة فی امره ان هو الا من
جسکا ذکر اس جگہ ہے وہ ایک بندہ عاجز ہے جسکو خدا کی کسی امر مین اختیار نہین اور کچہہ نہین صرف فرمانبردار ہی اور نیز یہ بہی ظاہر کرتی ہی کہ اس روح کو
الطائعین وما کان له ان یشفع من غیر اذن الله لان الله عز وجل قال فی هذه
شفاعت کا اختیار نہین اور شفیع وہی ہوگا جسکو اذن ملے کیونکہ خدا تعالی نے اس آیة مین صاف فرما دیا ہے
الآیة یوم یقوم الروح والملائکة صفا لا یتکلمون الا من اذن له الرحمن وقال
کہ اُس روز یعنے قیامت کے دن روح اور فرشتے کہڑے ہونگے اور شفاعت کے بارے مین کوئی بول نہین سکیگا مگر وہی جسکو خدا تعالی کی طرف
صوابا واشیر فی آیة عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا الی انه تعالی لا یعطی هذا المقام المحمود الا نبیه وصفیه
سے اجازت ملی اور کوئی نا لائق شفاعت نکریگا اور آیة عسی ان یبعث مین اشارہ فرمایا گیا ہے کہ الله تعالے یہ مقام محمود بجز اپنے برگزیدہ نبی محمد
محمد المصطفی خیر الرسل وخاتم النبیین - والقی فی روعی ان المراد من لفظ
مصطفی صلی الله علیہ وسلم کے اور کسیکو عنایت نہین کریگا اور میرے دل مین ڈالا گیا کہ اس آیت مین لفظ روح سے مراد
الروح فی آیة یوم یقوم الروح جماعة الرسل والنبیین والمحدثین اجمعین الذین
رسولون اور نبیون اور محدثون کی جماعت مراد ہے جن پر روح القدس ڈالا جاتا ہے اور
یلقی الروح علیهم ویجعلون مکلمین واما ذکرهم بلفظ الروح لا بلفظ الارواح فالعلم
خدا تعالی کے ہم کلام ہوتے ہین مگر یہ شبہ کہ روح کے لفظ سے انکو یاد کیا ارواح کے لفظ سے کیون یاد نہین کیا

ومن اعتراضات الواشي الضال الذي ينوم بنعاس الضلال

اور یہ گمراہ نکتہ چین جو خواب ضلالت میں سوتا ہے اس کے اعتراضات میں سے

اعتراض بنى عليه عقيدته الباطلة فى كتابه التوزين ـ وتفصيله انه رأى فى

ایک وہ اعتراض ہے جس کو اس نے اپنی کتاب توزین الاقوال میں اپنے عقیدہ باطلہ کی بنیاد ٹھہرایا ہے اور تفصیل

القرآن الكريم اية يوم يقوم الروح والملائكة فتلقف لفظ الروح

اعتراض یہ ہے کہ اس نے قرآن کریم کی اس آیہ کریمہ کو دیکھا [illegible] لفظ روح کو اس جگہ سے

كالشحيح واراد ان يستنبط منه نزول المسيح او ان يثبت الوهيته كالوقيح

اُچک لیا جیسا ایک حریص ایک چیز کو [illegible] حضرت

فكتبه مستدلا كالمبطلين الفرحين

مسیح کی الوہیت ثابت ہو جائے [illegible]

اما الجواب فاعلم ان هذه الاية [illegible] اصلا ولا يثبت منها شئ

اب اسکے جواب میں سمجھ کہ یہ آیت اس شخص [illegible] تو بس یہی

الا حمقه وجهله وكونه من السفهاء المتجاسرين ولا يخفى على الفضلاء الاعلام

کہ یہ شخص احمق اور نادان اور سفیہ اور جلد باز ہے اور [illegible] علماء پر پوشیدہ نہیں کہ اس مقام میں

ان تاويل الروح بعيسى فى هذا المقام دجل وافتراء بل جاء فى كتب التفسير

روح کے لفظ سے عیسیٰ مراد لینا دجالیت اور افترا ہے بلکہ تفسیروں کی رو سے مراد جبرائیل علیہ السلام

انه جبرائيل عليه السلام او ملك آخر على اختلاف الروايات كما لا يخفى

یا کوئی دوسرا فرشتہ ہے اور دونوں قسم کی روایتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ دیکھنے والوں

على الناظرين ـ ثم منطوق الاية يبدى بالتصريح [illegible] ان هذه

پر پوشیدہ نہیں ـ پھر منطوق آیت کا بتصریح [illegible] یہ واقعہ

الواقعة متعلقة بالقيامة ولها كالعلامة لان الله تعالى ذكر هذه القصة فى

قیامت سے متعلق ہے اور اسکے لئے علامت کی طرح ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس قصہ کو بہشت کے ذکر کے

ذكر قصة الجنة ونعمائها العامة ثم صرح بنص صريح آخر وقال ذلك اليوم الحق

درمیان لکھا ہے اور اسکی نعمتوں کے بیان کے بیچ [illegible] پھر اور نص صریح سے تصریح کر کے فرمایا کہ یہ وہی حق کے کھلنے کا دن ہے

ولاتنکروا مستعجلین۔ واما عیسی علیہ السلام فانت تعلم ان القران لایسمیہ
انکار مت کرو — مگر عیسی علیہ السلام کے بارہ مین تو تو خوب جانتا ہی کہ قران ان کا نام خدا یا

الھا ولا ابن الہ بل یبرء ہ مما قیل ویرد الاقاویل افراطا کانت او تفریطا ویقیم
ابن خدا نہین رکھتا بلکہ اُسکو ان تمام قولون سے بری کرتا ہی جو اُسکے حقمین بڑھا کر یا گھٹا کر کہے گئے تھے اور دلایل سے ثابت

علیہ الدلیل ویبین انہ عبد ومن المقربین۔ وقال فی مقام وقالوا اتخذ الرحمن
کرتا ہے کہ وہ بندہ اور مقرب الہی ہے — اور ایک مقام مین فرماتا ہے کہ عیسائی کہتے ہین کہ عیسے خدا کا بیٹا ہے

ولدا سبحانہ بل عباد مکرمون ...... ومن یقل منہم انی الہ من دونہ فذلک
خدا بیٹون سے پاک ہے بلکہ یہ عزت دار بندے ہین اور جو انمین سے یہ کہے کہ بدون خدا کے مین ہی خدا ہون سو ایسے

نجزیہ جہنم کذلک نجزی الظالمین۔ واشترط قول الظالمین بلفظ من دونہ لیخرج
شخص کی سزا جہنم ہو گی اور اسیطرح ہم ظالمون کو سزا دیا کرتے ہین اور قرآن نے جو ظالمین کے لفظ کے ساتھ من دونہ کی شرط لگادی

بہ قوما اصبی الحب قلوبہم وھیج کروبہم حتے غلبت علیہم المحویۃ والسکر وجنون
ہے اور کہا ہی کہ جو شخص یہ کہے کہ مین خدا کے سوا خدا ہون سو یہ شرط من دونہ کی یعنی سوا کی اسواسطے لگائی ہی تا ان لوگون کو ظالم ہونیسے مستثنی رکھے

العاشقین فخرجت من افواھہم کلمات فی مقام الفناء النظری والجذبات السماویۃ
جنکے دلون کو انکے دوست حقیقی نے اپنی طرف کھینچ لیا اور انکے دلونمین بیقراریان پیدا کردین یہانتک کہ انکے دلون پر محویت اور سکر اور عاشقون سا

ورد علیہم وارد فکانوا من الوالھین۔ فقال بعضہم ما فی جبتی الا اللہ وقال بعضہم
جنون آگیا سو فنا نظری کی حالت اور جذب سماوی کی وقت مین انکے مونہہ سے کچھ ایسی باتین نکل گئین اور بعض واردات انپر ایسی وارد ہوئی کہ وہ عشق کی

ان یدی ھذہ ید اللہ وقال بعضہم انا وجہ اللہ الذی وجہتم الیہ وانا جنب اللہ الذی
مستی سے بیہوشون کیطرح ہو گئے سو بعض نے اس مستی کیحالتمین کہا کہ میری جُبہ مین خدا ہی ہی اور کوئی نہین اور بعض نے کہا کہ میرا یہ ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے

فرطتم فیہ وقال بعضہم انا اقول وانا اسمع فھل فی الدار غیری وقال بعضہم انا الحق
اور بعض نے کہا کہ مین ہی وجہ اللہ ہون جسکیطرف تم نے مونہہ کیا ...... اور مین ہی جنب اللہ ہون جسکے حقمین تمنے تقصیر کی اور بعض نے کہا کہ مین ہی

فھولاء کلہم معذورون فانہم نطقوا من غلبۃ کمال المحویۃ والانکسار لا من الرعونۃ
کہتا ہون اور مین ہی سنتا ہون اور میرے سوا اور گھر مین کون ہی اور بعض نے کہا کہ مین ہی حق ہون سو یہ تمام لوگ مرفوع القلم ہین کیونکہ وہ کمال محویت سے

والاستکبار وحفت بہم سکر صہباء العشق وجذبات المحبۃ فخرجت ھذہ الاصوات من حنجرتہم
بولے ہین نہ رعونت اور تکبر سے اور شراب عشق کے نشہ اور دوست کے جذبات نے انکو گھیر لیا سو یہ آوازین غلبہ کے گھر کی مستی سے نکلین تکبر کی

انه قد یذکر الواحد فی القرآن ویراد منه الجمع وبالعکس سنة قد جرت فی کتاب

پس جان کہ قرآن کا محاورہ ایسا ہی کہ کبھی وہ واحد کے لفظ سے جمع مراد لے لیتا ہی اور کبھی جمع سے واحد ارادہ کہتا ہی یہ قرآن شریف کی ایک

مبین ـ وذکرهم الله بلفظ الروح الذی یدل علی الانقطاع من الجسم لیشیر الی

عادت مستمرہ ہے اور پھر خدا تعالی نے اپنے انبیاء کو روح کے لفظ سے یاد کیا یعنے ایسے لفظ سے جو انقطاع من الجسم پر دلالت کرتا ہی یہ اسلئے

انهم فی عیشتهم الدنیویة کانوا قد فنوا بکل قواهم فی مرضات الله وخرجوا من

کیا کہ تا وہ اسبات کیطرف اشارہ کرے کہ وہ مطہر لوگ اپنی دنیوی زندگی میں اپنے تمام قوتوں کی رو سے مرضات الٰہی میں فنا ہو گئے تھے اور اپنے

انفسهم کما یخرج الارواح من الابدان وما بقی لهم النفس واهواءها وکانوا

نفسوں سے ایسے باہر آ گئے تھے جیسے کہ روح بدن سے باہر آتی ہی اور نہ ان کا نفس اور اس نفس کی خواہشیں باقی رہی تھیں اور وہ روح القدس

لا ینطقون من الهوا ان هو الا وحی یوحی فکانهم صاروا روح القدس فقط لا نفس معه ولا اعراضها

کے بلائے بولتے تھے نہ اپنی خواہش سے اور گویا وہ روح القدس ہی ہو گئے تھے جسکے ساتھ نفس کی آمیزش نہیں پھر جان کہ انبیاء

ثم اعلم ان الانبیاء کنفس واحدة لا یقال انهم ارواح بل یقال انهم روح وذلك لشدة اتحادهم

ایک ہی جان کیطرح ہیں ـ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کئی روح ہیں بلکہ کہنا چاہیئے کہ وہ ایک ہی روح ہی اور یہ اسلئے کہ انمیں روحانی طور پر مناسبت

الروحانیة وتناسب جوهرهم الایمانیة وبما انهم فنوا من انفسهم وحرکاتهم وسکناتهم

درجہ پر اتحاد واقع ہے اور جوہر ایمانی کی انمیں مناسبت غایت مرتبہ پر ہے اور نیز اسلئے کہ وہ اپنے نفس اور اپنے جنبش اور اپنے سکون

واهوائهم وجذباتهم وما بقی فیهم الا روح القدس ووصلوا الله متبتلین

اور اپنی خواہشوں اور اپنی جذبات سے بکلی فنا ہو گئے اور انمیں بجز روح القدس کے کچھ باقی نہ رہا اور سب چیزوں سے توڑ کے اور قطع تعلق

منقطعین ـ فاراد الله ان یبین فی هذه الآیة مقام تجردهم ومراتب تقدسهم

کر کے خدا کو جا ملے پس خدا تعالی نے چاہا کہ اس آیت میں انکی تجرد اور تقدس کے مقام کو ظاہر کرے اور بیان کرے کہ وہ جسم

وتطهرهم من ادناس الجسم والنفس فسماهم روحا اظهارا لجلالة شانهم وطهارة

اور نفس کے میلوں سے کیسے دور ہیں پس انکا نام اسنے روح یعنی روح القدس کہا تا کہ اس لفظ سے انکی شان کی بزرگی اور ان کے

جنانهم وانهم سیلقبون بهذا اللقب فی یوم القیامة لیری الله خلقه مقام انقطاعهم

دل کی پاکیزگی کھل جائے اور وہ عنقریب قیامت کو اس لقب سے پکارے جائینگے تا کہ خدا تعالی لوگوں پر ان کا مقام انقطاع ظاہر کرے

ولیمیز بین الخبیثین والطیبین ـ ولعمر الله ان هذا هو الحق فتدبروا فی کتاب الله

اور تا کہ خبیثوں اور طیبوں میں فرق کر کے دکھلا دے اور بخدا یہی بات حق ہے پس تم کتاب اللہ میں تدبر کرو اور جلد بازی سے

تعذیب الناس واهلاکهم بالفاس ولا تمتنع ولا تغفر ولا ترحم ولا تزدجر فهاانا احمل اوزارهم

کو ہلاک کرے اور کسی طرح تو اُن کو نہین بخشتا اور نہ رحم کرتا ہے سو مین تمام لوگون کے گناہ اپنی گردن پر

واقبل ما اباردهم فاغفر لهم وافعل بی ما ترید ان کان قلیلا او یزید فرضی الاب

لے لیتا ہون سو انکو تو بخش دے اور جو تو نے عذاب دینا ہے وہ مجھے عذاب دے سو اس کلمہ سے باپ

علی ان یصلب ابنه لاجل خطایا الناس فنجا المذنبین واخذ المعصوم وعذبه بانواع

غضبناک راضی ہو گیا اور اُسکے حکم سے بیٹا پہانسی دیا گیا تا گنہگارون کو چہوڑا دے اور گنہگارون کی طرح

الباس کالمذنبین - هذا ما قالوا ولکن العجب من الاب الذی کان نشوانا او فی السبات انه نسی

اس معصوم پر عذاب ہوا ۔ یہ وہ باتین ہین جو عیسائی کہتے ہین لیکن باپ سی تعجب ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو

عند صلیب ابنه ما کتب فی التورات وقال لا اهلك الا الذی عصانی ولا اخذ احدًا

پہانسی دینے کیوقت اپنے اُس قول کو بہول گیا جو توریت مین کہا تہا کہ مین اُسی کو ہلاک کرونگا جو میرا گناہ کرے اور مین ایک کی جگہ

مکان احد من العصاة فنکث العهد واخلف الوعد وترك العاصین واخذ احدًا من المعصومین

دوسرے کو نہین پکڑونگا سو اُس نے عہد کو توڑا اور وعدہ کے خلاف کیا اور گنہگارونکو چہوڑ دیا اور ایسے آدمی کو پکڑا جسپر کوئی گناہ نہین تہا

لعله ذهل قوله السابق من کبر السن وارذل العمر وکان من المعمرین ۔

شاید وہ اپنا پہلا قول بباعث بڑہاپے اور پیرانہ سالی کے بہول گیا کیونکہ معمر تہا ۔

والعجب من الابن انه کان یعلم ان معشر الجن سبق الانس فی الخطاء

اور بیٹے سے یہ تعجب ہے کہ وہ خوب جانتا تہا کہ جنون کا گروہ آدمیون سے گناہ مین بڑھ گیا ہے اور

ولا ینتهجون محجة الاهتداء بل تجاوزوا الحد فی شباءة الاعتداء ثم تغافل من امر مواساتهم وما

وہ سیدھا راستہ اختیار نہین کرتے بلکہ بے راہی کی تیزی مین حد سے زیادہ بڑھ گئے ہین پہر اُس نے اُنکے بارے مین تغافل کیا اور

توجه الی مواساتهم وما شاء ان ینتفع الجن من کفارته ویکون لهم نجاة من ابارته ونجاة من نار ابدیة

انکی ہمدردی کیلئے کچہہ توجہ نہ کی اور نہ چاہا کہ اُسکے کفارہ سے جن کا گروہ فائدہ اُٹہا دے اور انکو اُس ابدی عذاب سے نجات

التی اعدت لهم فما نفعهم ابارته ولا کفارته وکانوا یومنون بالمسیح کما شهد علیه الانجیل

جو جو اُنکے لئے طیار کیا گیا ہے سو جنون کو اُسکے مصلوب ہونے نے کچہہ بہی فایدہ نہ پہنچایا حالانکہ وہ اُسپر ایمان لاتے تہے جیسا کہ انجیل

بالبیان الصریح فکان الابن ما دعا الملائک والمذنبین الی هذا القری وتقاعس کبخیل وضنین

گواہی دے رہی ہے پس گویا بیٹے نے اپنے اس کفارہ کی مہمانی کیطرف اُن گنہگارون کو نہین بلایا اور بخیلون کیطرح تاخیر کی ۔

الفناء الا من غرفة الخيلاء وما نقلوا الاقدام الى دون الله بل فنوا فى حضرة الكبريا

بالاخانہ سے اور دون اللہ کیطرف انہون نے قدم نہین اٹہایا بلکہ حضرت کبریا مین فنا ہوگئے سو کچہہ شک نہین کہ اُنپر ان کلمات

فلا شك انهم غير ملومين ولا يجوز اتباع كلماتهم وحرص مضاهاتهم بل هى كلم

کوئی ملامت نہین اور انکے ان کلمات کی پیروی جایز نہین اور نہ یہ روا ہے کہ اُنکی مشابہت کی خواہش کیجاوے بلکہ یہ ایسے کلمے ہین

يجب ان تطوى لا ان تروى ولا يواخذ الله الا الذين كانوا من المتعمدين المجترئين

کہ لپیٹنے کے لائق ہین نہ اظہار کے لایق اور خدا تعالی اُنہین سے مواخذہ کرتا ہی جو عمداً چالاکی سے ایسی کلمے مونہہ پر لادین۔

وعجبت للنصارى ولا عجب من المسرفين انهم يقرون بان عيسى

اور مجہے عیسائیون سے تعجب آتا ہے اور جو زیادتی کرے اُسپر کچہہ تعجب بہی نہین وہ اقرار کرتے ہین کہ عیسی

كان عبد الله وابن آدم وكان يقول انى رسول الله وعبده وحث الناس

خدا کا بندہ اور ابن آدم تہا اور کہا کرتا تہا کہ مین خدا کا بندہ اور اُسکا رسول ہون اور توحید کے لئے رغبت

على التوحيد والاجتناب من الشرك وانكسر وتواضع وقال لا تقولوا لى صالحا

دیتا تہا اور شرک سے ڈراتا تہا اور کسر نفسی اس مین اتنی تہی کہ اُس نے کہا کہ مجہے نیک مت کہو پہر یہ

ثم يجعلونه شريك البارى ويحسبونه رب العالمين ويقولون ما يقولون ولا يخافون

لوگ اُسکو خدا تعالی کا شریک ٹہراتے ہین اور اُسکو رب العالمین سمجہتے ہین اور جو کہتے ہین سو کہتے ہین اور قیامت کے دن سے

يوم الدين ويظنون ان المسيح صلب ولعن لاجل معاصيهم واخذ لانجاءهم

نہین ڈرتے اور یہ خیال کر رہے ہین کہ مسیح اُن کے گناہون کیلئے مصلوب اور ملعون ہوا اور اُن کے بچانے کیلئے ماخوذ

وعذب لتخليصهم وان الخلق احفظ الاب بذنوبهم وكان الاب فظا غليظ القلب

اور معذب ہوا اور خلقت نے باپ کو اپنے گناہون سے غصہ دلایا اور باپ سخت دل

سريع الغضب بعيدا عن الحلم والكرم مغتاظا كالحرق المضطرم فاراد ان يدخلهم

سریع الغضب تہا حلم اور کرم اسمین نہین تہا بلکہ غصہ سے آگ کیطرح بہرکا ہوا تہا سو اُس نے چاہا کہ خلقت کو

فى النار فقام الابن ترحما على الفجار وكان حليما رحيما كالابرار فمنع الاب من قهره

دوزخ مین ڈالے سو بیٹا بدکارون پر رحم کرکے شفاعت کیلئے کہڑا ہوگیا اور بیٹا حلیم اور رحیم اور نیک آدمی تہا پس اُسنے اپنے باپ کو

وزيادته فما امتنع وما رجع من ارادته فقال الابن يا ابت انكنت ازمعت

قہر اور زیادت سے منع کیا مگر باپ اپنے ارادہ سے باز نہ آیا سو بیٹے نے کہا کہ اے باپ اگر تیرا یہی ارادہ ہے کہ لوگون کو

ثم بعد ذلک نری ان آدم کان اول ابناء الله فی نوع الانسان وقد اقرت الانجیل

پھر بعد اسکے ہم دیکھتے ہین کہ پہلا بیٹا تو نوع انسان مین سے آدم ہی تہا چنانچہ انجیلین اسبات کا اقرار کرتی ہین اور

النصاری بهذا البیان ومن المعلوم ان الفضل للمتقدم لا للذی جاء بعده کالمضاهین

یہہ تو معلوم ہے کہ بزرگی پہلے ہی کو ہوتی ہے اور وہ تو بزرگ نہین کہلاتا جو پیچھے سے آوے اور پہلے کی ریس سے کوئی بات

وقد خلق الله آدم بیده وعلی صورته ونفخ فیه روحه بکمال محبته واما المسیح فما کان لبنة

مونہہ پر لاوے اور خدا نے تو آدم کو اپنے ہاتھہ سے اور اپنی صورت پر پیدا کیا تہا اور کمال محبت سے اُسمین اپنا روح پھونکا مگر مسیح تو پہلی بنیاد

اول الاساس بل جاء فی آخریات الناس وکان من المتاخرین - ثم العجب ان اله النصاری

کی اینٹ نہین تہی بلکہ وہ تو آخری لوگو مین آیا اور متاخرین مین سے کہلایا پھر تعجب یہ ہے کہ نصاری کے خدا نے بیٹا تو جنا مگر بیٹی کوئی

ولد الابن ولم یلد البنات کانه عاف الاختان او کره ان یصاهر الا الصفتات اولم یجد کمثله

نہین جنی گویا اُس نے دامادون سے کراہت کی اور نہ چاہا کہ کوئی غیر کفو اُس کا داماد ہو یا اپنے جیسا کوئی عزت دار نہ پایا جسکو

المشرفاء السراة فهل من اعجوبة فتقی الشکاری مثل اطروفة النصاری ام هل رئیت مثلهم من

لڑکی دیوے پس کیا عیسائیون کے عقیدون کے اعجوبہ کیطرح کوئی اور بھی اعجوبہ ہے یا اُنکی مانند تو نے کوئی اور بھی

المغلسین - والاصل الموجب الجالب الی هذه العقیدة الفاسدة والامتعة الکاسدة انهماکهم

اندھیرے مین رات میں چلتا دیکھا اور اصل موجب جسنے عیسائیون کو اس عقیدہ کیطرف کھینچا اُن کا دُنیا مین غرق ہونا ہے

فی الدنیا مع هجوم انواع العصیان وشوق نعماء الجنان مع رجس الجنان وانت تعلم ان الشح

پھر اسکے ساتھ قسما قسم کے گناہ اور پھر دل کی پلیدی کے ساتھہ آخرت کی نعمتون کا شوق اور تو جانتا ہے کہ لالچ حق بینی کی آنکھہ کو بند

یعمی عین رویة الصواب فلا یفتش الشحیح العجول من الوهاد والحداب بل یسعی مستعجلا

کر دیتا ہے پس لالچی اور شتاب کار آدمی نشیب فراز کو کچھہ نہین دیکھتا پس اُس ریت کیطرف جلدی سے دوڑتا ہے

الی ملامع السراب بمجرد استماع قول الکذاب واذا بلغها فلا یجد الا وادی التباب

جو پانی کی طرح دکھلائی دیتی ہے اور ایک جھوٹے کی بات کو سنکر اعتبار کر لیتا ہے اور جب اُس ریت پر پہنچتا ہے تو بجز ایک جنگل

فتضطرم نار العطش وتثب علیه کالذئاب ویحترق القلب کاحتراق الجلباب

ہلاک کرنیوالے کے اور کچھہ نہین پاتا تب اُس وقت پیاس کی آگ بھڑکتی ہے اور اُسپر بھیڑیونکی طرح حملہ کرتی ہے اور اُسکا دل

فیسقط علی الارض من غلبة الاضطراب ویطیر روحه کالطیر ویلحق بالمیتین -

ایسا جلتا ہے جیسا کہ ایک چادر کو آگ لگ جاتی ہے پس بیقرار ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے اور اسکی روح پرند کیطرح پرواز کر جاتی ہے اور مُردون سے جا ملتی ہے

ومن المحتمل ان یکون للاب ابن آخر صلب لتلك المعشر بل من الواجبات ان یکون کذلک

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ باپ کا کوئی اور بیٹا ہو جو جنون کے لئے پھانسی دیا گیا ہو بلکہ یہ تو واجبات سے ہے کہ ایسا ہی ہو

لنتجیۃ العصاۃ فان ابناً اذا اصلب لنوع الانسان مع قلۃ العصیان فکم من حری ان یصلب ابن

کیونکہ جب ایک بیٹا نوع انسان کے لئے جو تہوڑے ہیں پھانسی دیا گیا پس کسقدر لائق ہے کہ ایک دوسرا بیٹا جنون کے لئے

آخر لنوع جنی الذی انہم اکبر واکثر والا فیلزم الترجیح بلا مرجح بالیقین ویثبت بخل الاب

پھانسی ملے جو گنہ اور تعداد کے لحاظ سے بنی آدم سے بڑھے ہوئے ہین ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی اور باپ اور بیٹون کا بخل

او بخل البنین ولا شك ان ذکر مغفرۃ قوم عادین والتغافل من قوم اخرین عدولی صریح وظلم

ثابت ہوگا اور کچھ شک نہیں کہ ایک قوم کی مغفرت کا ذکر دوسری قوم سے تغافل صریح ظلم اور بیجا کارروائی ہے

مبین بل یثبت من ھذا جہل الاب المنان اما کان یعلم ان المذنبین قومان ولا یکفی لہم صلیب

بلکہ اس سے تو باپ کا جہل ثابت ہوتا ہے کیا اسکو معلوم نہیں تہا کہ گنہگار لوگ دو قومین ہین صرف ایک قوم

بل اشتدت الحاجۃ الی ان یکون ابنان وصلیبان لا یقال ان الابن کان واحدا فرضی

تو نہین سو دو قومون کے لئے صرف ایک بیٹے کا پھانسی دینا کافی نہین بلکہ کافی طور پر یہ مقصد تب پورا ہو سکتا ہی کہ جب دو بیٹو کو

لیصلب لنوع الانسان وما کان ابن آخر لکفارۃ ابناء الجان لانا نقول فی جوابہ

پھانسی دیا جاتا یہ بات کہنے کے لایق نہین کہ بیٹا تو صرف ایک ہی تہا وہ اسی پر راضی تہا کہ وہ فقط نوع انسان کیلئے پھانسی دیا جاوے

ان الاب کان قادرا علی ان یلد ابنا آخر او ما کان کالعاجز الحیران فلا ریب انہ ترك الجن

کوئی دوسرا بیٹا تو نہین تہا کہ جنون کیلئے پھانسی دیا جاتا کیونکہ ہم کہتے ہین کہ باپ اس بات پر قادر تہا کہ اس بات کیلئے کوئی اور بیٹا جنے جیسا کہ

عمدا او من النسیان او ما صلب ابنا ثانیا مخافۃ بنزہ کالجبان ومن المحتمل ان یکون الابن الآخر

اسنے پہلا بیٹا جنا پس کچھ شک نہین کہ اسنے جنون کے گروہ کو عمدا عذاب ابدی مین چھوڑا او محض بخل کے راہ سے انکے لئے کوئی پھانسی پر نہ لٹکایا

احب من الابن الاول الی الاب التوقان وھذا لیس بعجیب عند ذوی الاذھان فانہ قد یتفق

اور یہی کہان ہو سکتا ہے کہ چھوٹا بیٹا بڑے بیٹے سے زیادہ پیارا ہو اور یہ کچھ تعجب کی بات نہین کیونکہ کبھی یہ بھی اتفاق ہو جاتا ہے کہ

ان الاصغر من الابناء یکون احب الی الاباء ففکر فی ھذہ الآراء وفی الہ ھو ذو بنات وبنین

چھوٹا بڑے سے باپ کو زیادہ پیارا ہوتا ہے پس اس بات مین فکر کر کہ جس کے بیٹے اور بیٹیان ہین اور

وسبحان ربنا عما یخرج من افواہ الظالمین

ہمارا خدا ان باتون سے پاک ہے جو ظالمون کے منہ سے نکلتی ہین

وقالوا مرحبا الك تعال تعال ودلنا الى هذا المنوال وانا نفعل كلما تامر وتحضر اينما

اور کہا مرحبا تشریف لائے اور ہمین ایسا راہ بتائے اور ہم وہی کرینگے جو آپ فرمائین گے اور جس جگہ حاضر ہونیکو کہو گے حاضر

تحضر وستجدنا من المتمثلين الشاكرين - ففرح الخدعني فى قلبه على قبيل الصيد واصابة

ہو جائین اور ہم کو آپ فرمانبردار اور شکر گذار پاؤ گے - پس وہ مکار یہ باتین سنکر اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ شکار

الكيد وعرف انهم سقطوا فى شبكته واغتروا بخدعته وجاء تحت لحية بصفيره

مارا گیا اور فریب چل گیا اور وہ احمق اسکے دام مین پھنس گئے اور اسکے فریب مین آگئے اور اسکی سیٹی سنکر اسکے جال کے نیچے آبیٹھے

وزفرته فكلمهم باحاديث ملفقة واكاذيب مزخرفة وقال مالى ياخذنى رقة عليكم

سو کہنے لگا کہ جھوٹی باتین سنانے لگا اور کہنے لگا کہ کیا سبب ہے کہ مجھ کو تمپر بڑا ہی رحم آتا ہے شاید خدا تعالی نے میرے

ويهوى قلبى اليكم لعل الله قدر لكم حظا فى منهلى ونزلا فى منزلى واراد ان يجعلكم من

چشمہ مین تمہاری کچھ قسمت لکھی ہے اور میرے مہمان خانہ مین تمہاری مہمانی مقدر ہو اور شاید خدا تعالی نے چاہا ہو کہ تمکو الدار

المتمولين - وقد كنت اعلم انكم من اكرم جرثومة واطهر ارومة ومن ابناء نباة المجد وارباب

کردے - اور مجھے پہلے سے معلوم ہے کہ تم لوگ بڑے خاندان کے آدمی اور اصیل ہو اور بزرگیون کے بیٹے اور دولتمندون

المجد والان اراكم بصفر اليد فالقى فى قلبى ان ارحمكم واشفق عليكم واقوم لمواساتكم ودفع

کی اولاد ہو اور اب مین تمکو افلاس کیسا تنین دیکھتا ہون سو میرے دل مین ڈالا گیا جو مین تمپر رحم اور شفقت کرون اور تمہاری ہمدردی

افاتكم وكذلك وقعت شيمتى واستمرت عادتى وخير الناس من ينفع الناس ويعين ذوى

کیلئے کھڑا ہو جاؤن اور اسیطرح میری عادت ہو کیونکہ نیک آدمی وہی ہوتا ہی جو لوگون کو نفع پہنچادے اور مسکین لوگون کی مدد کرے

الفاقات والمساكين - وستجمون عود دعواى وحلاوة جناى وانى لمن الصادقين

اور تم عنقریب میرے دعوی کی شاخ کا پھل آزماؤ گے اور میرے پھل کی حلاوت تمہین معلوم ہو جائیگی اور مین سچا ہون -

فكلوا هنيئا مريئا هذه المائدة الواردة واستقبلوا هذه الدولة الحاردة وخذوا تلك

سو تم اس کھانیکو جو اترا ہے خوب سیر ہو کر مزہ سے کہاؤ اور اس دولت کیطرف رخ کرو جس نے تمہاری طرف آنیکا قصد کیا ہے اور

الغنيمة الباردة شاكرين -

اس مال مفت کو شکر کے ساتھ لے لو -

فاذهبوا سارعين مبادرين الى بيوتكم لتعطوا الجرفنوتكم واتوني

سو اپنے گھرون کیطرف جلدی کرکے دوڑو تاکہ تمکو اس فرمان برداری کا اجر ملے اور میرے پاس

فمثل قوم اتكلوا على الكفارة من كمال الجهل والغرارة كمثل حمقى

پس ان لوگون کی مثال جو کفارہ پر اپنے جہل اور نادانی کی وجہ سے تکیہ کئے بیٹھے ہین ان لوگون کی مانند ہے

الذين كانوا من قوم متنصرين طرح بهم قلة المال وكثرة العيال حتى كان الفقر

جو ایک گروہ بیوقوف عیسائیون کا تہا اور ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لوگ قلت مال اور کثرت عیال کیوجہ سے ایسے پریشان خاطر ہوئے

حصادهم والترب مهادهم وطعامهم بعض الافاني وسحناءهم كالشيخ الفاني وكانوا

کہ محتاجگی نے جس طرح کہ گہاس کاٹا جاتا ہے انکو کاٹ دیا اور زمین انکا بچہونا ہوگیا اور کہانا اُن کا گہاس پات ہوگیا اور انکی شکل مارے

من شدة بؤسهم مضطرين ۔ فقيض القدر لنحسهم ووصبهم ان جاءهم شيخ شخت

فاقون کے بڈہون کی سی ہوگئی اور اپنے فقر فاقہ سے وہ سخت محتاج ہوئے پس بری تقدیر نے انکے لئے یہ اتفاق پیش کیا

الخلقة دقيق الشركة حقير السمنة وكان توجد فيه اثار الخصاصة والافتقار وبين

کہ ایک دُبلا سا بڈہا اُن کے پاس آیا جسکے مکرون کی جالی بہت ہی باریک تہی اور وہ کچہ دار صورت نہین تہا اور اسمین ناداری اور محتاجگی

حالة الحذاء المرقع وبلى الاطمار فدخل وعليه بردان رثان وفي يده سبحة الرهبان

کے آثار نمایان تہے اور اسکی پہٹی پرانی جوتی اور پرانی چادرین بتلا رہی تہین کہ کس شان کا آدمی ہے پس ان عیسائیون کے گہر مین داخل ہوا

وكان سائلا معترا وشعثا مغبرا قد لقي مترية وضرا حتى انثنى محقوقفا مصفرا وكان

ایسی حالت مین کہ دو پرانی چادرین اُسپر تہین اور ایک تسبیح ہاتہ مین جیسا کہ راہبون کے ہاتہ مین ہوتی ہے اور در اصل وہ ایک محتاج پریشان حال تہا

لبسه لكثير الانخراق بادي الاخريراق وكانت هيئته تشهد على انه ما اصاب هلتة

جو کمال درجہ کی محتاجگی تک پہنچ چکا تہا یہانتک کہ وہ زرد رنگ اور خم پشت ہوگیا اور کپڑے جابجا پہٹے ہوئے تہے جنکو وہ چہپا نہین سکتا تہا اور

ولا بلتة وان هو الا معروق العظم ومن الطالحين ۔ فولج حلقتهم بسوء حاله وافانين

اسکی صورت کہہ رہی تہی کہ ایک ادنیٰ سی بہبودی بہی اُسکو حاصل نہین اور وہ ایک بدبختی کی حالت مین ہے سوائی حالت مین وہ انکے حلقہ مین داخل ہوا اور

مقاله ليخدعهم بزخرفة محاله فسلم ثم كلم وقال هل ادلكم الى مكسب مال تنجيكم من

لگا باتین بنانے تاکہ اپنی آراستہ کلام سے انکو دہوکا دے سو اُسنے پہلے تو سلام کیا اور پہر گفتگو شروع کی اور کہا کہ کیا مین تمہین ایک ایسی آمدن

اقلال فتكونون ذوي املاك ورياض وترفلون في ذيل فضفاض وتنعمون صناديقكم

کی راہ بتاؤن جو تمہین ناداری کی مصیبت سے نجات بخشے اور تم اُس سے بڑے مال ملک والے ہو جاؤگے اور تمہارے باغ ہونگے اور فاخرانہ کپڑون مین

كما ينعم الماء في حياض فتصبحون متنعمين ۔ فرغبوا من حمقهم وشدة شحهم في الاموال

لٹکتے پہروگے اور روپیہ سے اپنے صندوق اس قدر بہر لوگے کہ جس طرح حوضون مین پانی تہما ہے اور بہت مال دار ہو جاؤگے سو انہون نے بیوقوف عیسائیون

ذهب ليأتي به الذهب وزاب ليزداب وكانوا في سكرة حرصهم كالمجانين ـ فلما دخلوا

اور نہ تاخیر کی بلکہ ہر ایک انہین سے دوڑا تاکہ سونا لاوے اور چلنے مین جلدی کی تاکہ وہ کچھ بہار اٹھا لیوے اور اپنے حرص کے نشا مین سودائیون کیطرح ہو رہے تھے

ربوعهم مراحًا قالوا لاهلها انعموا صباحًا ثم قصوا عليهم القصة وهنؤهم متبسمين ـ

اور پھر جبکہ وہ اپنے گہرون مین خوش خوش داخل ہوئے تو داخل ہوکر کہنے لگے کہ گڈ مارننگ پھر ان لوگون کو تمام قصہ سے مطلع کیا اور انہیں ہنسکر انکو مبارکباد دی

فصدقوا قولهم الذين كانوا مثلهم في الجهالة ونظيرهم في الضلالة وكانوا يتغنون

پس اُن لوگون نے جو جہالت اور گمراہی مین ویسے ہی تھے اُنکے باتون کی تصدیق کی اور مارے خوشی کے گانے لگے ـ

فرحين ـ فنزعوا الحلي من اعضاء نساءهم واذان اماءهم وآناف بناتهم وايدي اخواتهم

پھر ان لوگون نے اپنی عورتون کے اعضاء اور اپنی لونڈیون کے کانون اور اپنی بیٹیون کے ناکون اور اپنی بہنون کے

وارجل امهاتهم واشركوا في تلك التجارة نساء اصدقاءهم وازواج احباءهم بل نسوان

ہاتھون اور اپنی ماؤن کے پیرون سے زیور اُتارے اور اس تجارت مین ان لوگون کو بھی شریک کرلیا جو انکے دوستونکی عورتین اور انکی

جيرانهم وعذارى اقرانهم وغادروهن كاشجار خالية من ثمار وغادر كل احد بنيته

آشناؤنکی بیویان تہین بلکہ اپنی ہمسائیونکی عورتون اور اپنے ہم مرتبہ لوگونکی کنواریان لڑکیون کو بھی اس تجارت مین داخل کیا اور ان عورتونکو

انقى من الراحة طمعًا في كثرة المال وزيادة الراحة ثم رجعوا مستبشرين ـ ونبذوا الحلي

ایسی حالتین چھوڑا جیساکہ درختون سے پہل اُتارا جاتا ہے اور ہر ایک نے اپنی گہر کو ہتیلی کیطرح صفا چٹ چھوڑا اس طمع سے کہ مال بڑہیگا اور بہت آرام ہوگا پھر

امام يديه فرحين فلما راى المكار امتلاء كيسه والنجلاء بؤسه ورأى حمقهم وجهلهم

اور آکر اس مکار کے آگے تمام زیور ڈالدیا اور اس حرکت کرنیکے وقت بہت خوش تھے پس جبکہ اس مکار نے دیکھا کہ اسکا تھیلہ بھر گیا اور سختی جاتی

فرح فرحًا شديدًا ووجد نفسه غنيًا صنديدًا قال اعلم انكم ذوو حظ عظيم ومن الفائزين

رہی اور یہ بھی دیکھا کہ یہ لوگ کیسے احمق اور جاہل ہین تو بہت ہی خوش ہوا اور اپنے تئین ایک غنی رئیس کیطرح پایا کہنے لگا کہ مین جانتا ہون کہ تم لوگ بڑے

وستجتنون جنا عملكم وتعلون مطا جهلكم وتذكرونني الى ابد الآبدين ـ

خوش قسمت ہو اور انہین سے ہو جو مراد پاتے ہین اور عنقریب تم اپنے عمل کا پہل چنوگے اور اپنی اونٹ پر سوار ہوگے اور ہمیشہ مجھے یاد رکھوگے ـ

ثم قال يا معشر الاخيار واكباد هذه الديار اعلموا ان هذا العمل من الاسرار

پھر کہنے لگا کہ اے نیکون کے ٹولو اور اس ولایت کے جگر گوشو آپ لوگ یقینًا جانین کہ یہ عمل اسرار مین سے ہے

وقد وجب اخفاءها من الاغيار ومن اشراط هذه الرقية قرءتها في الزاوية على شاطي الوادي

اور غیرون سے چھپانا اسکا واجب ہے اور اسکی شرطون مین سے ہے جو اسکو گوشہ خلوت مین پڑہین کسی جنگل کے کنارہ پر آس

بما كان عندكم من اثارة مال يبقى من زوال من نوع حلية من ذهب كان او فضة او حلى

وہ سب مال لے آؤ جو از قسم زیور چاندی اور سونیکے تمہارے گھروں میں باقی رہگیا ہو اور اپنے ہمسایون اور دوستون کے بھی زیور لے آؤ

جيرانكم وخلانكم ولا تتركوا شيئا منها وارجعوا مستعجلين - واني اقرء عليها كلمات

اور اپنے گھرون مین کچھہ نہ چھوڑو اور پھر جلد واپس آجاؤ اور مین اُن زیورون پر ایک منتر پڑہون گا اور چند گھنٹے وہی عمل

كرقية واعكف على هذا العمل الى بضع ساعة فتهيج فى الحلى ثورة مزية وكل

کرتا رہون گا تب زیورون مین ایک جوش بڑہنے کا پیدا ہوگا اور ہر یک زیور پھولیگا اور بڑہے گا اور ان کا بڑہنا صاف

حلية تربو وتنمو والزيادات فيها تبدو حتى تكون الحلي مائة امثالها - وتنزل عليها

معلوم ہو جائیگا یہانتک کہ وہ زیور سو گنا ہو جائیگا اور اسپر کامل برکتین

بركات بكمالها وتعجب الناظرين -

نازل ہونگی اور دیکھنے والے تعجب کرینگے -

ولا تعجبوا لهذا الحديث فان فيه سرا كسر التثليث فلا تسئلوني

اور اس عمل سے کچھہ تعجب مت کرو کیونکہ یہہ بھی ایک ایسا بھید ہے جیسا کہ تثلیث کا بھید سو تم فلسفیون

عن دلائل كفلسفين العمل عجيب والوقت قريب وتكونون من بعد قوم متمولين فاغتروا

کی طرح اسکے دلایل مت پوچھو - عمل عجیب ہے اور وقت قریب ہے اور تم بعد اسکے بڑے مالدار ہو جاؤگے پس وہ لوگ

بقول الكاذب المكار وحسبوا هذا العمل كالتثليث من الاسرار بما اكزهم حمار الجهل الجذ

اُس فریبی کے بات پر دہوکا کہا گئے کیونکہ جہالت کا گدہا اُنکو ایسی لات مار چکا تہا جو کاٹنے والی تہی اور لالچ کی

وبترهم سيف الشح البتار فالقت فى الضلالة الثانية الضلالات الاولى

تلوار اُنکو دو ٹکڑے کر چکی تہی سو ایک گمراہی نے اُنکو دوسری گمراہی مین ڈال دیا -

وتكونت من ظلمة ظلمة اخرى - فمالوا اليه كما كانوا مالوا الى عقائد المسيحيين -

اور ایک اندہیری سے دوسرا اندہیرا پیدا ہوگیا پس اسکیطرف ایسے مائل ہوگئے جیسا کہ وہ مسیحی عقیدونکی طرف مایل تہے -

قالوا ما نشق عصا امرك وما نلغي تلاوة شكرك وقد اتيتنا من الغيب كملائكة منجيين

اور کہا کہ ہم تیرے حکم کا انکار نہیں کرتے اور تیرے شکر کو ہم نہیں چہوڑینگے اور تو تو ہمارے لئے غیب سے ایسا آترا جیسا کہ فرشتے

فبادروا الى بيوتهم فى فكر قوتهم وتنضير سبروتهم وما تشكوا وما تقاعسوا ابل كل منهم

نجات دینے والے اُترتے ہین پہر وہ لوگ اپنے گہر کیطرف دوڑے اس فکر میں کہ قوت کا سامان ہو جائے اور زمین خشک سرسبز ہو جائے اور کچھہ شک نکیا

فانتظرونی قلیلاً من الانتظار ولا تاخذکم شئ من الاضطرار فان الرقبۃ طویلۃ

پاس آؤں گا سو تمنے کچھ تھوڑی سی میری انتظار کرنا اور تمھین کچھ بیقراری نہ ہو کیونکہ منتر بہت لمبا ہے اور مطلب بہت بڑا ہی

والبغیۃ جلیلۃ والطبیعۃ علیلۃ والمسافۃ بعیدۃ والبرودۃ شدیدۃ وما کنت ان

اور مراد بہت بڑی ہے اور طبیعت بیمار ہے اور دور جانا ہے اور سردی بہت پڑتی ہو اور میرا دل نہیں چاہتا کہ

اشق علی نفسی فی ہذا الضعف والخرافۃ وما اجد فی بدنی قوۃ قطع المسافۃ ولنی

اس ضعف اور پیرانہ سالی میں یہہ مشقت اپنے پر اٹھاؤں اور میرے بدن میں یہ قوت بھی نہین کہ اتنی دور جا سکوں اور مین

نبذت علق الدنیا کلہا وترکت کثرہا وقلہا وما یسرنی الا ذکر المسیح رب العالمین۔

دنیا کے تمام علاقے چھوڑ بیٹھا ہوں اور مجھے بجز اسکے کچھ اچھا دکھائی نہین دیتا جو مسیح کا ذکر کرتا رہوں جو رب العالمین ہی۔

ولکنی کلفت نفسی لکم بما رئیتکم من قبائل الشرفاء ووجدتکم

مگر مینے تمہاری لئے یہ کلفت اٹھائی کیونکہ مینے شریف قبیلون مین سی تمہیں پایا اور مینے دیکھا کہ تم

کاطلال الامراء وفی الضراء بعد النعماء وبما تحققت المصافات وانعقدت المودات

امیرون کے باقیماندہ نشان اور بعد نعمت کے سختی میں پڑے ہو اور اسلئے بھی کہ ہم مین اور تم مین بہت پیار ہو گیا ہے اور دوستانہ ربط

فہاجت رحمتی وماجت شفقتی وجذبنی بختکم المحمود ونجمکم المسعود فاردت ان

ہو چکا ہے سو میری رحمت اور شفقت تمہاری لئے اٹھی اور موجزن ہوئی اور تمہاری طالع محمود اور نیک ستارہ نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا

اجعلکم کالسلاطین۔ وسارجع الیکم مع الجنی الملتقط فانتظروا بالقلب المغتبط ستر و ن

سو مینے چاہا کہ تمھین بادشاہ کیطرح بنا دون۔ اور مین عنقریب تازہ چنا ہوا میوہ لیکر تمہاری پاس آؤنگا سو آرزو مند دل کے ساتھ میری منتظر رہو عنقریب تم

بیضاء وصفراء کحلیلۃ جمیلۃ زہراء واوافیکم کالمبشرین المستبشرین۔ فذہب وترکہم

سونے اور چاندی کو ایسے جلوہ کو دیکھوگے جیسیکہ ایک خوبصورت عورت سامنے آجاتی ہی سو اس نے یہ کہا اور چلا گیا

مغبونین۔ فما فہموا انہ غرّ وطلب المفرّ وفرحوا بتصور حصول المراد ولبثوا یرقبونہ

اور انکو ٹوٹے میں چہوڑ گیا سو انہون نے نہ سمجھا کہ وہ دھوکا دگیا اور بھاگ گیا اور مراد ملنے کی تصور مین خوش ہوکر اور اسی جگہ ٹھہر کر ایسے طور سے

رقبتا ہلۃ الاعیاد وینتظرونہ انتظار اہل الوداد متنافسین الی ان تلبست الشمس

اسکی انتظار کرتے رہے جیسا کہ عید کے چاند کی انتظار کیجاتی ہے اور جیسا کہ دوست دوست کا منتظر ہوتا ہے یہانتک کہ سورج نے شرمندون

کالمستندمین نقابہا وسودت کالمحزونین ثیابہا والغت کالمخذوعین حسابہا واخفت

کیطرح اپنا مُنہہ چھپا لیا اور ماتم زدہ اور سخت غمناک لوگون کیطرح سیاہ کپڑے پہن لئے اور اپنے وجود کو دھوکا کھانیوالوں کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عند نهر جار في البادية وكذلك علّمت من المعلّمين فهل تاذنوني ان افعل كذا

جنگل مین جہان نہر ہی جاری ہو اور اسیطرح مجھے اُستادون نے سکہلایا ہی - اب کیا آپ لوگ اجازت دیتے ہین کہ مین ایسا ہی کرون

وارجع اليكم بذهب كامثال الربا لترجعوا الى شركاءكم بمال ما رأت عين الناظرين.

اور ٹیلون کیطرح مال لیکر واپس آؤن تا تم وہ مال لیکر اپنے شریکون کے پاس جاؤ جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہو - اور عنقریب تم

وسترون قناطيرًا مقنطرة من الذهب الخالص والمال المليح ولا ترون نظيره في التنجية

ڈھیرون کے ڈھیر سونا اور خوب صورت مال دیکھوگے اور بجز کفارہ مسیح کے نجات

الا كفارة المسيح ويكفي لدينكم الكفارة ولدنياكم هذه الامارة فجئتم في الدارين من تحريك اليدين ومن

دینے مین اُسکی کوئی نظیر نہین پاؤگے تمہارے دین کے لئے تو کفارہ مسیح کافی ہے اور تمہاری دنیا کیلئے یہ ایک تدبیر کفایت کرتی ہی سو تم دونو جہان

جهد المجاهدين - قالوا الامر اليك والقلب لديك وانك اليوم لدينا مكين امين -

مین محنت اور کوشش کرنیسے رہ گئے - انہون نے عرض کیا کہ ہم تیرے حکم کے تابع ہین اور ہمارے دل تیرے پاس ہین اور آج تو ہماری نظر مین بامرتبہ اور امین ہی

قال طوبى لكم ستفتح عليكم ابواب المسرة ونعطى لكم مفاتيح الدولة بل اعلم رقيتي

کہا شاباش عنقریب تم پر خوشی کے دروازے کہلینگے اور تمہین دولت کی کنجیان دیجاوینگی بلکہ مین تمہین یہ منتر بہی سکہلادونگا

لكي لا تضطربون عند غيبتي ولكي تكون لكم دولة عظمى وملك لا يبلى قالوا لا نستطيع

تا میری عدم حاضری مین تمہین کچہ تکلیف نہ پہنچے اور تا تمہین ایک ایسی دولت ملے جو بہت بزرگ دولت ہو اور ایک ایسا ملک ملے جسکا انتہا نہین انہون نے

احصاء شكرك وانك اكبر المحسنين - قال جبرما علّمت احدا هذا العمل من قبلكم ولا

کہا کہ ہم تیرا شکر نہین کرسکتے تو سب احسان کرنیوالون سے بزرگتر ہے اُسنے جواب دیا کہ تم یقینًا سمجہو کہ یہ عمل مین نے تم سے پہلے کسیکو نہین سکہایا

اعلم بعدكم قومًا آخرين - فسالوا عنه سر هذا التخصيص وحكمة تحديد هذا التنصيص

اور نہ بعد تمہارے کسیکو سکہاؤنگا پس انہون نے اس تخصیص کا بہید اُس سے دریافت کیا اور اس حکمت کے محدود رکہنے کی حکمت پوچہی

فاقسم بالاقنوم الذي يجير الجاني انه ضاهى في هذه العادة بالاقنوم الثاني - وجعلهم

پس اُسنے اس اقنوم کی قسم کہائی جو گنہگار کو گناہ سے خلاصی بخشتا ہی کہ وہ اس عادت مین اقنوم ثانی سے مشابہ ہی یعنی جیسے اقنوم ثانی

كالمسيح من المتفردين - ثم شمّر ذيله ليطير كالعقاب فعدا بازعام الذهاب ولا اعتداء

مسیح کیطرح اپنی تعلق سے خاص کر دیا ہی - پہر اس نے اپنا دامن اکٹہا کیا تا کہ عقاب کیطرح اُڑجائے پس اُس نے چلے جانیکی نیت سے مسیح کی ایسی صبح

الغراب وقال لهم عند الفرار يا سادات الامصار وصناديد الديار سنأتيكم الى نصف النهار

کو کبہی کوّے نے بہی نکی ہو اور بہاگ گیا بوقت اٹہنے کہنے لگا کہ اے شہرون کے سردارو اور ولایتون کے رئیسو مین دوپہر تک تمہارے

وما كادوا ان يبينوا ولكن عجزوا عن اصرار المصرين - فلامهم كل احد من العقلاء

اور نہین چاہتے تہے کہ ظاہر کرین لیکن اصرار کرنے والون کے اصرار سے عاجز آگئے پس ہر یک عقلمند نے انکو ملامت کی

ومطرت من كل جهة سهام العذلاء فنكسوا رءوسهم متندمين - وقال المعيّرون يا معشر

اور ملامت کرنے والون کے ہر یک طرف سے تیر برسے

الحمقاء وائمة الجهلاء الستم علمتم انه جاءكم فقير بادى الخذلان وعليه بردان رثّان

پس انہون شرمندہ ہو کر سر جہکا لئے اور ملامت کرنیوالون نے کہا کہ ای احمقو اور جاہلون کے پیشواؤ - کیا تمہین معلوم نہین تہا کہ ایک محتاج

فمن كان فى اطماركيف يهبكم رياش فخار وينجيكم من اسراو طارا ما رئيتم عليه اثر الافلاس

تمہارے پاس آیا جسکی بیعزتی کہلی کہلی تہی اور اسپر پرانی چادرین تہین سو جو شخص آپ ہی پرانی چادرین رکہتا تہا وہ تمہین لباس فاخرہ کہان سے

فكيف شغفتم به الكنتم انعاما او من الناس ثم كانت هذه الخرافات بعيدة من قانون القدرة

دیتا اور کیونکر تمہاری حاجت روائی کرتا کیا تمنے افلاس کے آثار اسمین نہین پائے تہے پہر کیون تم اسکے فریفتہ ہوگئے کیا تم چارپائے تہے

وخارجة من السنن المستمرة فكيف قبلتموها وقاتلها ان كنتم عاقلين -

یا آدمی تہے پہر قطع نظر اس سے یہ باتین بہی از قبیل خرافات اور قانون قدرت سے بعید تہین اور خدا تعالی کی سنت مستمرہ سے دور تہین پس اگر تم عقلمند تہے

وكيف نسيتم تجارب الحكماء الكنتم انعاما او كنتم نشوان الصهباء مخمورين

اور کیونکر تمنے حکیمونکے تجارب کو فراموش کر دیا کیا تم چارپائے تہے یا شراب سے مست تہے اور تمنے کیونکر جانا کہ

وكيف ظننتم انه صدوق امين مع انه خالف الصادقين اجمعين اما رئيتم اطمارة املنا هتم

وہ صادق اور امین ہے حالانکہ اس نے تمام صادقون کے برخلاف بات کہی کیا تمنے اسکی پرانی چادرین نہ دیکہین کیا تمنے

من قبل قصص المكارين فلا تلوموا احدا ولوموا انفسكم انكم قد اهلكتم نسوانكم ولخوانكم

مکارون کے قصے نہین سنے تہے سو تم اپنے آپ کو ملامت کرو نہ کسی دوسرے کو تمنے اپنی بیویون اور اپنے بہائیون اور اپنے

وخلانكم وجيرانكم فليبك على فهمكم من كان من الباكين -

دوستون اور اپنے ہمسایونکو ہلاک کر دیا پس چاہیئے کہ ہر یک رونیوالا تمہاری سمجھ پر روئے -

هذا مثل المسيحين وكفارتهم وجهلهم وغرارتهم وما قلنا الا نصيحة

عیسائیون اور انکے کفارہ کی مثال ہے اور انکی نادانی کا نمونہ ہے اور ہمنے محض ہمدردی والون کیلئے نصیحت

لله لقوم جاهلين - ولكن المسيح والصالحين من اصحابه مبرؤون من ذلك المثل وخطابه

بیان کی ہے مگر مسیح اور اسکے نیک اصحاب اس تمثیل سے مبرا ہین اور ہمارا خطاب صرف ان خیانت پیشہ

بوجه مصفرة كالمنهوبين . فلما طال امد الانتظار وتجاوز الوقت من موعد المكار
اور منہ زرد کے ساتھ ایسا چھپا جیسا کہ وہ لوگ زرد رنگ ہوجاتے ہین جنکے مال
واضاعوا فی رقبه الزمان وبان ان الرجل قد مان نهضوا كالمجانين ـ وسعوا الى
لوٹے جاتے ہین پس جبکہ انتظار کا زمانہ لمبا ہوگیا اور اس مکار کے وعدہ کے وقت بڑھگیا اور جبکہ بہت سا وقت اُنہون نے انتظار مین ضایع کیا اور کھل گیا کہ وہ آدمی تو
كل طرف مفتشين ـ وعدوا الى اليمين واليسار مرتعدين بنصول الحلي الكبار وفكر هتك
جھوٹھ بول گیا تو سو انیو کیطرح اُٹھے اور ہر یک طرف تلاش کرتے ہوئے دوڑے اور داہنے بائین طرف دوڑتے ہوئے گئے اور زیورون کا خیال اور پردہ دری کا
الاستار فلما استیئسوا منه كالثكلى سقطوا كالموتى والكبوا على وجوههم باكين وعرفوا انهم قد خدعوا بل
بہی فکر تہا پس جبکہ اسکی ملنی سی نا اُمید ہوگئے تو مردہ کیطرح نو امید ہوگئے تو روتے ہوئے اپنے موہوں پر گرے اور سمجھ گئے کہ ہمین دہوکا دیا گیا بلکہ ہمارا ناک کاٹا گیا
جدعوا من القوم قد عوا فضربوا على خدودهم قائلين يا ويلنا انا كنا منهو بين مخدوعين
اور قوم سے ہم ہٹائے گئے تب اُنہون نے اپنی گالون پر یہ کہتے ہوئے طمانچے مارے ہمارے پر واویلا ہم تو لوٹے گئے دہوکا دیئے گئے
ثم القوا على رؤسهم غبار الصحراء وصعد تصارخهم الى السماء وجمعوا الناس حولهم
پھر اُنہون نے اپنے سرون پر جنگل کا گھٹا ڈال لیا اور اُنکی فریاد آسمان تک پہنچ گئی ـ تب قوم اُنکے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور انہون
من شدة الجزع والفزع والبكاء فجاءهم القوم مهرعين ـ فسئلوا عن بلاء نزل
نے اس بلا سے جو نازل ہوئی اور اس زخم سے جسکا شگوفہ نکلا اور اس مصیبت سے جسنے دلونکو گلایا اور اس حادثہ سے جسنے بیقراری پیدا کی دریافت کیا
وجرح ابتزل وعن مصيبة مذيبة للقلوب وداهية مهيجة للكروب واستفسروا

من تفاصيل المصيبة وكيفية القصة فعافوا ان يبينوا خوفا من طعن الناس والخزى
اور مصیبت کی تفصیل دریافت کی اور اس قصہ کی کیفیت پوچھی سو انہون نے بیان کرنے سے دل چورایا کیونکہ وہ لوگون کے لعن طعن اور خاص
بين العوام والخواص ومعذلك كانوا صارخين ـ فقال القوم ما لكم لا ترقى دمعتكم
وعام مین رسوا ہونیسے ڈرے مگر باوجود اسکے فریاد کر رہے تہے پس قوم نے کہا کیا سبب کہ تمہارے آنسو نہین تھمتے اور تمہاری چیخین کم
ولا تسكن زفرتكم اظلمتم من قوم عادين لم تسترون الحقيقة وتزيدون الكربة الاترون الى لوعة كرب المحبين
نہین ہوتین کیا تمپر کسی ظالم نے ظلم کیا کیون تم حقیقت کو چھپاتے اور اپنے دوستون کی بیقراری کو زیادہ کرتے ہو ـ
فصاحوا صيحة المغبون واستحيوا من اظهار الكمد المكنون ثم بينوا القصة وابدوا الغصة
پس انہون نے پھر ایک چیخ ماری جو ایک زیان رسیدہ مارتا ہے اور چھپے ہوئے غم کے ظاہر کرنے سے شرم کی پھر قصہ کو کھول لیا اور غصہ ظاہر کیا

غول يسب نبينا خير الورى

ایک شیطان ہے جو ہمارے نبی افضل المخلوقات کو گالیاں دیتا ہے

لكع وليس بعالم متبحر

سفلہ نادان فرومایہ ہے اور ایسا نہیں ہے کہ کوئی عالم متبحر حقایق کی تہ تک پہنچے

يا غول بادية الضلالة والهوا

اے گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان

تهذى هوًا من غير عين تبصر

تو محض ہوا پرستی سے بکواس کر رہا ہے اور معرفت کی آنکھ تجھکو حاصل نہیں

قطعت قلب المسلمين جميعهم

تو نے تمام مسلمانوں کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

كم صارم لك يا عبيط وخنجر

اے دروغگو جنگجو ہمیں یہ تو بتلا کہ تیری پاس کتنی تلواریں اور خنجر ہیں

انا تصبرنا على ايذائكم

ہمنے تو تمہارے دکھ دینے پر بتکلف صبر کیا

والنفس صارخة ولم تتصبر

مگر جان فریاد کر رہی ہے اور صبر نہیں کر سکتی

انا نرى فتنا تذيب قلوبنا

ہم وہ فتنے دیکھ رہے ہیں جو دلوں کو گلاتے ہیں

انا نرى صورًا تهول بمنظر

ہم وہ مونہہ دیکھ رہے ہیں جو ہمیں ڈراتے ہیں

جاؤا لمفترس بناب داعس

وہ ایک شکار مارنے والی کیطرح نیزہ مارنیوالے دانتوں کو ساتھ آئے

دحسا ككلب نابح متشذر

قوم میں تفرقہ ڈالنیوالے ہیں اس کتے کیطرح جو آواز کرتا اور حملہ کرنیکو لئے مستعد رہتا ہے

كانوا ذيابًا ثم وجدوا سخلة

وہ تو بھیڑیے تھے سو انہوں نے جنگل میں

فى البر منفردًا اسير تحسر

ایک اکیلا برہ پایا جو ماندگی کا مارا ہوا تھا

ونرى بطون المفسدين كانها

اور مفسدین کے پیٹوں کو تو دیکھتا ہے کہ گویا وہ

قرب بما نالوا لمآكل تحجر

مشکیں ہیں کیونکہ پیٹ اتنے بڑھ گئے کہ زمین پر پڑتی ہیں

حاذت مطايا هم على اعناقنا

انہوں نے اپنی سواریوں کو ہماری گردنوں پر سخت دوڑایا

حتى تكسرنا كعظم انخر

یہانتک کہ ہم بوسیدہ ہڈی کیطرح ہو گئے

فاض العيون من العيون كانها

آنکھوں سے چشمے جاری ہو گئے گویا کہ وہ

ماء جرى من عندم منعصر

دم الاخوین کا پانی ہے جو اسکے نچوڑنے کیوقت ٹپک رہا ہے

فنهضت انصحهم وكيف نصاحتى

پس میں گالیاں دینے والوں کو نصیحت کرنیکے لئے اٹھا

قوما اوابد معجبين كضيطر

اور میرا نصیحت دینا ایسی قوم کو کیا مفید ہو سکتا تھا جو ایک وحشی اور خودبین

قد غودر الاسلام من جهلاتهم

عوام نادان نے انکی باطل وساوس سے اسلام کو ترک کر دیا

وخلت اماعز عن سحاب ممطر

اور وہ پتھریلی زمین برسنے والے بادل سے محروم رکھی

وما نتوجه الا الی الخائنین الذین سیرتهم سیرة السرحان ولبوسهم لبوس الرهبان وقد
لوگون کیطرف ہے جنکی خصلت بھیڑیی کی خصلت اور لباس راہبوں کا لباس ہے اور انکی برگشتگی اور
تبین انکفاءهم وبرح لیلاءهم وتبین انهم من الضالین المضلین ـ ومن وقاحتهم انهم
انکی رات کی سختی ظاہر ہوچکی ہے اور ظاہر ہوچکا ہے کہ وہ گمراہ اور باطل پرست ہین اور انکی کمال بے شرمی
مع جهلهم یصولون علی الاسلام ویضلون طوائف الانام ویشیعون انواع الاثام و
ہے کہ وہ باوجود اپنی نادانی کے اسلام پر حملہ کرتے ہین اور لوگونکو گمراہ کر رہے اور انواع اقسام کے گناہونکو پھیلا رہے ہین اور
کانوا قوما دجالین فلیندموا علی بادرة الاعتقاد ولیخافوا خسرانهم یوم المعاد وما
وہ ایک دجال قوم ہے پس چاہیئے کہ اپنی جلدی کے اعتقاد سے پشیمان ہون اور اپنے آخرت کے ٹوٹے سے ڈرین اور مین تو
انا الا نذیر من رب العالمین ـ
ایک ڈرانیوالا خداتعالی کیطرف سے ہون ـ

انی من الله العزیز الاکبر — حق فهل من خائف متدبر
میں اس خدا کی طرف سے ہون جو بزرگ اور عزت والا ہے — یہی بات سچ ہے پس کوئی ہے ! جو ڈرے اور سوچے

جاءت مرابیع الهدی ورهامها — نزلت وجود بعدها کالعسکر
ہدایت کے بہاری مہینہ آگئے اور ہلکے ہلکے مینہ تو — اتر آئے اور بڑا مہینہ اسکے بعد ایک لشکر کیطرح آنے والا ہے

جعلت دیار الهند ارض نزولها — نصرا بما صارت محل تنصر
ان مینہون کے اترنے کی جگہ ہند کی زمین قرار دی گئی — مدد کے طور پر کیونکہ عیسائی دین مسلمانون مین پھیلنے کی یہی جگہ ہے

فیها جموع یشتمون نبینا — فیها زروع من ضلال موثر
اس ملک مین ایسے لوگ ہین جو ہمارے نبی صلعم کو گالیان دیتے ہین — اس ملک میں گمراہی کی کھیتیان ہین جو پسند کیگئی ہین

قوم یعادون التقی من خبثهم — ویویدون امور ضد تطهر
وہ ایک قوم ہے جو بوجہ اپنی خبث کے پرہیزگار سے دشمنی کرتی ہے — اور ناپاکی کے باتون کو شائع کر رہی ہین

وتکنست ذات المرار ظبیهم — اذ صلت عند تناضل کغضنفر
اور کئی مرتبہ اسکے ہرن مجھ سے چھپ گئے — جبکہ مینے لڑائی کے وقت شیر کیطرح حملہ کیا

منهم خبیث مفسد متفاحش — اخبرت عنه ولیتنی لم اخبر
انہین سے ایک خبیث مفسد بدگو دشنام دہ ہے — مجھے اسکی اطلاع دیگئی ہے اور کاش کہ نہ دیجاتی یعنی اسکا وجود ہی نہ ہوتا

اللذات فارغین — وواللہ ان فسق النصاری قد عظم فی الدیار واخوا علی الناس

لذتون کے چُنے ہوئے پھل فارغ بیٹھکر کھاؤ- اور بخدا نصاری کا فسق ملکون مین بڑہگیا ہے اور قسم قسم کی ہلاکت مین لوگون کو ڈالدیا ہے

بانواع التبار النسوت ابدانھم من اوساخ الذنوب فما مالوا الی الذنوب وبلغ

انکے بدن گناہونکی میل سے میلے ہوگئے مگر اُنہون نے نہ چاہا کہ پانی کا بھرا ہوا ہو کام آنکو ملے اور میلون کی کثرت سے

امرھم من کثرۃ الادران الی الحمام فما عجوا الی الحمام وصاروا بادی الجردۃ کالانعام فما الوا الی حلل الانعام

انکی نوبت موت تک پہنچی پس اُنہون نے حمام کیطرف رغبت نہ کی اور چارپاؤن کیطرح ننگے ہوگئے اور انعام کے لباس کیطرف توجہ نکی

واحیوا الذھب والایمان فرّ وذھب فکبوا علی الدنیا خائبین — وکذالک زادت منھم

اور ایمان بھاگ گیا سو دین سے نومید ہوکر دنیا پر گرے اور اسیطرح اُن سے گمراہی کی زہرین پھیلین اور ایمان کی ہوا

سموم الطغیان ورکدت ریح الایمان حتے صار الزمان کلیلۃ حالکۃ الجلباب ھامیۃ

تھم گئی یہانتک کہ زمانہ ایسا ہوگیا جیسی کہ اندھیری رات جس کا بادل برس رہا ہے —

الرباب ترکوا طریق الخیر المأثور ودعوا الی الویل والثبور ثم صار الکذب عادتھم

اُنہون نے اُس بھلائی کے طریق کو چھوڑدیا جو سلسل چلی آتی تھے اور موت اور ہلاکت کیطرف لوگون کو بلایا جھوٹھ انکی عادت

واشاعۃ الفسق سیرتھم وتوھین المقدسین خصلتھم ومال الاعانات حرتھم

ہوگیا اور فسق اُنکی سیرت ہوگیا اور پاکون کی توہین کرنا اُنکی خصلت ہوگئی اور چندہ کا روپیہ اُن کا جال ہوگیا

لایبالون صغیرۃ ولا کبیرۃ ولا ینفون جرۃ ولا جریرۃ ویفتنون قلوب الناس بانواع الوسواس

نہ صغیرہ سے ڈرین اور نہ کبیرہ سے نہ دلیری سے اور نہ گناہ سے اور لوگون کو قسما قسم کے وساوس سے فتنہ مین ڈالین

وینطقون بالبھتان علی رسل الرحمان وشنشنتھم الانتقال من صید الی صید

اور خدا تعالی کے پیغمبرون پر بہتان باندھتے ہین اور اُنکی خصلت یہہ کہ ایک شکار سے فارغ ہوکر دوسرے شکار کیطرف

والرجوع من کید الی کید فتارۃ یرون النساء وطورا بیضاء وصفراء ومرۃ میاہم الغزار

جائین اور ایک مکر سے دوسرے مکر کیطرف رجوع کرین بعض وقت عورتین دکھاتے ہین اور بعض وقت سونا اور چاندی اور کبھی بہت پانی

وأخری الاشجار والثمار فنشب الجھال فی شبکتھم والفساق فی ھوتھم ونسلوا من

کی کثرت اور کبھی درخت اور کبھی پھل سو ان کے جال مین اکثر جاہل پھنس گئے اور اکثر فاسق اُنکے گڑھے مین جا گرے اور وہ

کل حدب مصطادین —

ہر یک بلندی سے شکار کرنیکے لئے دوڑے —

شاقت قلوب الناس طعن جيائهم ۔ فتأبطوا برحاءهم بتحيّر

لوگونکی دلون کو ان ہودجنشینون نے شوق دلایا جو انکی ہنڈیونکی سرپوش کیطرح ہین ۔ سو انہون نے اُنکی بلا کو دیدہ دانستہ بغل مین لیلیا

رُجل عمون منجسو عرصاتنا ۔ فجثت طواغهم کذیب مُبکر

اندہی جماعتین ہین جو ہمارے ملک کو پلید کررہی ہین ۔ انکی حوادث ناگاہ ہمپر پڑی اور وہ ایسے آئے جیسا کہ بھیڑیا فجر کیوقت شکار

والعين باکیة وليس بکاءنا ۔ شيئا سوى الفضل المنير المسفر

آنکھ تو رو رہی ہے مگر ہمارا رونا کچھ حقیقت نہین ۔ بجز اس فضل کے جو روشن کرنیوالا اور صبح کیوقت آنیوالا ہے

ان البلايا لا يرد رکابها ۔ الا يدا ملك قدير اکبر

بلاؤن کے اونٹ سوارون کو کوئی رد نہین سکتا ۔ مگر اُس بادشاہ کے دونون ہاتھ جو قدیر اور اکبر ہے

انّ المهيمن لا يضيع عباده ۔ فافرح ولا تحزن بوقت مضجر

خدا اپنے بندون کو ضائع نہین کریگا ۔ سو تو خوش ہو اور ایسے وقت مین جو دل کو تکلیف دینے والا ہے غمگین مت ہو

ايّها المتنصّرون والعادون العمون لقد جئتم شيئا ادّا وجُزتم عن القصد

اے عیسائیو اور حد سے تجاوز کرنیوالے اندہو تم ایک عجیب بات لائے اور یقیناً تمنے راہ راست کو چھوڑ دیا تم نے اُس کو

جلّ تعبدون من مات وفات وعظمتم العظام الرفات وغمصتم الصادقين ۔

خدا پکڑا جو مرگیا اور گذر گیا اور بوسیدہ ہڈیون کی تعظیم کی اور صادقون کا تمنے عیب پکڑا

وفيكم من اذا كلّم كلم واذا سُلّم شلم تقولون انا لُقّنا الحلم وعُلّمنا السلم ولكنّا لا نجد فيكم

اور تم مین ایسے شخص بھی ہین کہ جب ہم کلام ہون تو بدگوئی سے دلون کو آزار پہنچاوین اور جب بدی کا جواب نہ دیا جاوے اور برگزند

قارع هذه الصفات وفرع هذه الصفات بل نجدكم حريصين على الضرّ وراغبين

رکھا جاوے تو اور بھی رخنہ ڈالین اپنی زبان سے تو یہ کہتے ہو کہ ہمکو حلم سکھایا گیا ہے اور صلحکاری کی تعلیم ہوئی ہے مگر ہم تم مین ایسا شخص نہین پاتے

فی ایصال الشرّ تسبّون الاخيار وتلعنون الابرار وتختالون من الزهو وتنصبّون

جو اس تعلیم کے پتھر کو ٹھوکنے والا اور ان صفتون کا مالک ہو بلکہ ہم تو تمکو دکھ دینے پر حریص پاتے اور شرارت کرنے پر راغب دیکھتے ہین تم نیکون کو گالیان

الى اللهو وما تنصرتم الا لتكونوا ذوي جردٍ مربوطة وجدة مغبوطة ولتميسوا في رياش

دیتے اور راستبازون پر لعنت بھیجتے ہو اور تمہاری ناز کی چال مین تکبر بھرا ہوا ہے اور لہو و لعب کیطرف گرے جاتے ہو اور عیسائی ہونے سے تمہاری یہی غرضین

وتتخلصوا من فكر معاش وتجدوا ما تشتهي الانفس وتلذ الاعين ولتجتنوا قطوف

ہین کہ تمہارے طویلون مین گھوڑے ہون اور قابل رشک دولتمندی تمکو حاصل ہو اور لباس فاخرہ مین تم لٹکتے پھرو اور معاش کی فکر سے فارغ ہو جاؤ

هم انکروا بحر العلوم بخبثهم

انہون نے اپنے خبث سے علمون کے دریا سے انکار کیا

لا یعلم النوکے دخیلة امرهم

بیوقوف لوگ انکی اصل حقیقت کو نہین جانتے

والله لولا ضنك عيش مقلق

اور بخدا اگر تنگی رزق کسیکو تکلیف نہ دیتی

قد جاءهم قوم بحرص لبانهم

ایک قوم تو ان کے دودھ کی حرص سے ان کے پاس آئی

کانوا کذئب البرّ مکلوم الحشا

وہ جنگل کے بھیڑیے کیطرح بھوک سے خستہ اندرون تھے

قوم سقوا کاس الحتوف بوعظهم

ایک قوم نے تو موت کے پیالے انکے وعظ سے پئے

عمت بلایاهم وزاد فسادهم

انکی بلائیں عام ہوگئیں اور ان کا فساد بڑھ گیا

یا رب خذهم مثل اخذك مفسد

اے خدا تو ان کو پکڑ جیسا کہ تو ایک مفسد کو پکڑتا ہے

ادرك رجالا یا قدیر ونسوة

اے قادر تو اپنے رحم سے مردون اور عورتون کی جلد خبر لے

حلت بارض المسلمین جنودهم

انکے لشکر مسلمانون کی زمین مین آ نز آئے

یا ربّ احمد یا اله محمد

اے احمد کے رب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے الٰہ

یا عوننا انصر من سواك ملاذنا

اے ہمارے مددگار تیرے سوا ہمارا کون جا پناہ ہے

واستغزروا ما کان فی کیزانهم

اور جو کچھ انکے پیالون مین تھا انکو بہت کچھ سمجھا

من غیر رفقهم ولین لسانهم

بس اسیقدر جانتے ہیں کہ وہ زبان کے نرم ہین

ما مال مرتد الی ادیانهم

تو کوئی مرتد انکے دین کیطرف میل نہ کرتا

ولینفضن ما کان فی اردانهم

تاکہ وہ جو کچھ انکی آستینون مین ہے جھاڑ لین

من جوعهم فسعوا الی عمرانهم

پس وہ ان کی آبادی کی طرف دوڑے

قوم خروف فی یدی سرحانهم

اور ایک دوسری قوم برہ کی طرح اس بھیڑیے کے ہاتھ مین ہے

واشتد سیل الفتن من طغیانهم

اور فتنون کا سیلاب انکی بے اعتدالیون سے بہت سخت ہو گیا

قد افسد الافاق طول زمانهم

ان کے طول زمانہ مین دنیا کو بگاڑ دیا

رحمًا ونج الخلق من طوفانهم

اور مخلوق کو اس طوفان سے نجات بخش

فسرت غوائلهم الی نسوانهم

اور انکی بلاؤں نے مسلمانون کی عورتون تک سرایت کی

اعصم عبادك من سموم دخانهم

اپنے بندون کو انکے دھوؤن کی زہرون سے بچالے

ضاقت علینا الارض من اعوانهم

ہم ان لوگون کے مددگارون سے زمین تنگ ہو گئی

انظر الی المتنصرین وخذانهم

عیسائیوں کو دیکھو اوران کے عیبوں کو

من کل حدب ینسلون تشذرا

وہ اپنی زیادتیوں اور تعدیوں کی وجہ سے ہر ایک بلندی سے دوڑتے

نشکوا الی الرحمٰن شر زمانهم

ہم انکے زمانہ کے شر سے خداتعالیٰ کیطرف شکایت کیجاتے ہین

هل من صدوق یوجدن فی قومهم

کیا کوئی راستباز انکی قوم مین پایا جاتا ہے

هم یعبدون الآدمی کمثلهم

وہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کررہے ہین

الماکرون الکائدون من الهوا

حرص کیوجہ سے مکار اور فریبی ہین

العین باکیة علی حالاتهم

آنکھ ان کے حالات پر رو رہی ہے

مکر علی مکر خیال قلوبهم

ان کے دلون کے خیال مکر پر مکر ہے

انی اراهم کالبنین لغولهم

مین دیکھتا ہون کہ وہ اپنی ابلیس کے لئے بطور بیٹون کے ہین

کیف الرجاء وقد تابط قلبهم

کیونکر امید کرین حالانکہ انکے دل شرارت کو اپنی بغل مین لئے بیٹھے ہین

بل کذبوا بالحق لما جاءهم

بلکہ جب حق انکے پاس آیا توانہون نے تکذیب کی

کم من سموم هبت عند ظهورهم

انکے ظاہر ہونے سے بہت سی گرم ہوائین چلی ہین

وانظر الی ما ابداء من ادرانهم

اوران میلوں کو دیکھو جوان سے ظاہر ہوئین

ویجسون الارض من اوثانهم

اور اپنی بتوں سے زمین کو ناپاک کررہے ہین

ونعوذ بالقدوس من شیطانهم

اور انکے شیطان سے پاک پروردگار کی پناہ مین آتی ہین

ام هل عرفت الصدق فی بلدانهم

یا تو نے شناخت کیا کہ انکے شہرون مین سچائی بھی ہے

هم ینشرون الفسق فی اوطانهم

وہ اپنے وطنون مین بدکاری کو پھیلاتے ہین

والزور کالاثمار فی اغصانهم

اور انکی شاخون مین جھوٹ پھلون کیطرح موجود ہے

للعقل حسرات علی هذیانهم

اور عقل کو ان کے بکواس پر حسرتین ہین

کذب علی کذب بیان لسانهم

اوران کی زبان کا بیان جھوٹ پر جھوٹ ہے

ان التطهر لا تحل بخانهم

اور پاکیزگی انکے کاروان سرائے مین نہین آتی

شر ارا لا دخیل جذر جنانهم

اور وہ شرارت انکے دلون کے اندر گھسی ہوئی ہے

وتمایلوا حقدا علی بهتانهم

اور کینہ سے اپنے بہتانون کیطرف جھک پڑے

کم من جهول صید من ارسانهم

اور انکی رسیون سے بہت جاہل شکار ہوگئے

فارقب اذا صاحبتهم بمحبة

پر جب تو انکی صحبت اختیار کرے تو مجھے

ولقد دعوت الرب عند تناضلی

اور میںنے اپنی مقابلہ کیوقت اپنے رب کو بلایا

یا مستغاثی لیس دونک ملجائی

اے میرے مددگار تیرے سوا میری کوئی پناہ نہیں

یا من یعیّرنی بموت الٰهہم

ای وہ شخص جو مجھے اسلیئے سرزنش کرتا ہے کہ میں انکے مصنوعی خدا ایسے

والله ان حیات عیسی حیّة

سچ ہے حضرت عیسیٰ کی زندگی ایک سانپ ہے

جعل المهیمن حکمة من عنده

خدا تعالی نے اس بات میں حکمت رکھی ہے

کیف الحیات وقد توفی مثله

یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہوں حالانکہ انسے پہلے

هل جاء در الحتف المفاجئ مرسلا

کیا اچانک پکڑنیوالی موت نے کسی رسول کو بھی چھوڑا

اتغیظ ربک لابن مریم حشمة

کیا تو اپنے رب کو ابن مریم کیلئے غصہ دلاتا ہے کیا کچھ کہنے کی

فاطلب هداک الا وما اخالک تطلب

سو تو اسکی ہدایت کو ڈھونڈ اور مجھے امید نہیں کہ تو ڈھونڈے

یا من تظنّ البول ماءً باردا

اے وہ شخص جس نے بول کو ٹھنڈا پانی سمجھہ لیا

یارب ارنی یوم کسر صلیبهم

اے میرے رب صلیب کا ٹوٹنا مجھے دکھلا

فتنا بدینک عند استحسانهم

باعث انکے پسند رکھنے کے اپنے دین کے فتنوں کا امیدوار رہتا ہے

والله ترسی عند ضرب سنانهم

اور ان کے نیزوں سے بچنے کے لئے خدا میری ڈھال ہے

فانصر وایدنا لهدم قناتهم

پس مدد کر اور انکی بہاڑوں کے توڑنیکے لئے ہماری تائید فرما

افلا تری ماجذّ اصل اهائهم

کیا تو دیکھتا نہیں کہ کس اعتقاد نے انکی بیخکنی کی ہے

تسعی لتهلک کل من فی خباهم

وہ سانپ دوڑتا ہے تا ان سب کو قتل کرے جو انکی سرای میں ہیں

فی موت عیسی قطع عرق حیاتهم

کہ حضرت عیسیٰ کی موت تو ان کا مذہب [illegible]

حزب وخیر الخلق بعد زمانهم

حضرت [illegible]

ام هل سمعت الحیّ من اقرانهم

یا تو نے کبھی سنا کہ انکے ہم قوموں میں سے کوئی زندہ رہا

رغمید عنّی الی النسائهم

اور [illegible] مریم سے تو [illegible] کہ عیسیٰ [illegible] انسان کیطرف جاتا ہے

فاخسأ ولکن منهم ومن اخوانهم

پس دفع ہو اور عیسائیوں میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے ہو جا

اخطأت من جهل باسنانهم

تو نے اپنی نادانی سے خطا کی اور لاغروں کو موٹا خیال کیا

یارب سلطنی علی جدرانهم

اے میرے رب انکی دیواروں پر مجھکو مسلط کر

كسر زجاجتهم الهي بالصفا
اے خدا پتھروں سے انکے شیشے کو توڑ دے

واعصم عبادك من سموم بيانهم
اور ان کے بیان کی زہر سے اپنے بندوں کو بچا لے

سبوا نبيك بالعناد وكذبوا
تیرے نبی کو انہوں نے عناد سے گالیاں دین اور جھٹلایا

خير الورى فانظر الى عدوانهم
وہ نبی جو افضل المخلوقات ہے سو تو انکے ظلم کو دیکھ

يا رب سحقهم كسحقك طاغيا
اے میرے رب انکو ایسا پیس ڈال جیسا کہ تو ایک طاغی کو

وانزل بساحتهم لهدم مكانهم
اور انکی عمارتوں کو مسمار کرنے کیلئے انکے صحن خانہ مین اتر آ

يا رب مزقهم وفرق شملهم
اے میرے رب انکو ٹکڑے ٹکڑے کر اور انکی جمعیت کو پاش پاش کر

يا رب قودهم الى ذوبانهم
اے میرے رب انکو انکے گداز ہونیکی طرف کھینچ

قد ازمعوا اضلالنا ووبالنا
انہوں نے ہمارا گمراہ کرنا اور وبال میں ڈالنا دل مین ٹھان لیا ہے

فاضرب مكايدهم على ابدانهم
سو تو ان کے مکر انہیں کے جسموں پر مار

واذا رميت فان سهمك قاتل
اور جب تو تیر چلاوے تو تیرا تیر قتل کرنیوالا ہے

كالسياف على شجعانهم
تیز ہے اور تلواروں کی طرح انکے بہادروں پر پڑتا ہے

صرنا حمولة جورهم وجفاءهم
ہم انکے ظلم کے شتر بار برداری ہو گئے

زمت ركاب الهجر من وثبانهم
جدائی کے اونٹوں کو انکے حملوں کے سبب سے مہار دیگئی

لولا تعافينا تعاقب سبهم
اگر ہم انکی گالیوں کا جواب دینے سے کراہت نکرتے

لرميت سهم النار عند عثانهم
تو مین انکے دخان کے مقابل پر آگ کی تیر چلاتا

ما يظلم الاشرار الا نفسهم
ظالم کسی پر ظلم نہیں کرتے مگر اپنے نفس پر

ستری بندم القلب عض بنانهم
سو تو عنقریب دیکھیگا کہ وہ دلی ندامت سے اپنی سر انگشت کاٹینگے

ظنوا بان الله مخلف وعده
انہوں نے خیال کیا کہ خدا تعالی اپنا وعدہ نہین پورا کریگا

فبغوا بارض الله من طغيانهم
تب وہ خدا تعالی کی زمین مین اپنی بے اعتدالی کیوجہ سے باغی ہو گئے

وقبول امر الحق عار عندهم
سو حق کا قبول کرنا انکے نزدیک عار ہے

صعب على السفهاء عطف عنانهم
اور نادانوں پر حق کیطرف باگ پھیرنا سخت ہو گیا ہے

سود كخافية الغراب قلوبهم
ان کے دل ایسے سیاہ ہین جیسے کوے کے وہ پر جو پیٹھ کیطرف ہوتے ہین

والخلق مخدوعون من لمعانهم
اور خلقت انکی ظاہری چمک سے دھوکا کھا رہی ہے

ظهرت كاثر السم ثورة وعظهم
زہر کے اثر کی طرح انکے وعظ کا جوش ظاہر ہے

هل شاهدت عيناك قوما مثلهم
کیا ایسی قوم تونے کوئی اور بھی دیکھی

بطريقة سنت لهم آباءهم
اس طریق سے جو انکے باپ دادون نے مقرر کیا ہے

فكان ابواب المكائد كلها
پس گویا کہ تمام فریبون کے دروازے

قد آثروا طرق الضلال تعمدا
گمراہی کے تمام راہون کو پسند کر لیا

ان الصليب سيكسرن ويدققن
صلیب تو عنقریب ٹوٹ جائے گا

الكذب مجبنة لكل مباحث
جھوٹھ بولنا ہر ایک بحث کرنیوالے کیلئے بزدلی کا باعث ہوتا ہے

سم مبيد مهلك في لبنهم
انکے دودھ مین زہر ہے جو ہلاک کرنیوالی اور مار دینیوالی ہے

فاربأ بدينك عند رؤية وجههم
پس جب تو ان کو ملے تو اپنے دین کی نگرانی رکھ

الموت خير للفتى من خبزهم
جوانمرد کے لئے مرنا انکی روٹی سے بہتر ہے

ونضارة الدنيا تزول بطرفة
اور دنیا کی تازگی ایک دم مین دور ہو جاتی ہے

النار تسقط كالصواعق عندهم
آگ ان کے پاس بجلی کیطرح گر رہی ہے

رحلت تقاة الخلق من ارجائهم
ان کے مقام سے لوگون کی پرہیزگاری کوچ کر گئی

ام هل سمعت نظيرهم في ذامهم
یا انکے عیب مین انکی کوئی دوسری نظیر بھی سنی

يدعوا الى الجهلات صوت كرانهم
ان کا طنبور باطل باتون کیطرف بلا رہا ہے

فتحت لفتنتنا على رهبانهم
ان پر اسلئے کھولے گئے کہ تا ہمارا امتحان ہو

ما زاد خسران على خسرانهم
جس ٹوٹے مین وہ پڑے ہین اس سے بڑھکر کوئی اور ٹوٹا نہین

جاء الجياد وزهق وقت اتانهم
گھوڑے آئے اور گدھیان بھاگ گئین

لكنهم تركوا حياء جنانهم
مگر انہون نے تو اپنے دل کا حیا ترک کر دیا

مكر مضل الخلق في هذيانهم
انکی پیرانہ رفتار مین ایک مکر ہے جو خلقت کو گمراہ کرنیوالا ہے

واقنع بشوك من جنى بستانهم
اور انکے باغ کے پھل سے بیزار ہو کر کانٹے پر قناعت کر

فاصبر ولا تجنح الى هتانهم
پس صبر کر اور ان کی ایک ساعت کے مینہ کیطرف مت جھک

فاقنع ولا تنظر الى افنانهم
سو قناعت کر اور انکی شاخون کیطرف نظر مت کر

فتجاف يا مغرور عن احضانهم
پس انکے کنارون سے اے دھوکا کھانیوالے الگ ہو جا

فاذا تکلمنا فسیف قولنا
اور جب ہم کلام کریں تو ہماری کلام ایک تلوار ہے

رمح مبید لا کمثل بیانہم
ایک نیزہ ہلاک کرنے والا ہے نہ انکے بیان کیطرح

ولقد امرت من المہیمن بعدہا
اور میں خدا کیطرف سے مامور ہوں

ہاجت دخان الفتن من نیرانہم
اس وقت کے بعد جو پادریوں کی آگ سے دہوئیں اٹھے

ما قلت بل قال المہیمن ہکذا
یہہ میںنے نہیں کہا بلکہ خداتعالی نے اسی طرح کہا

ما جئتہم بل جاء وقت ہوانہم
میں انکے پاس نہیں آیا بلکہ انکی ذلت کا وقت آگیا

طورا احارب باسہام وتارۃ
کبھی میں ان سے تیروں کے ساتھ جنگ کرتا ہوں

اہوی باسیاف الی اثخانہم
اور کبہی میں اپنے تلواروں کے ساتھ انکی قتل کثیر کیطرف توجہ کرتا ہوں

بمہند صاف الحدید جذمتہم
نہایت عمدہ تلوار سے میںنے انکو کاٹ دیا ہے

وعصای قد افنت قوی ثعبانہم
اور میرے عصا نے انکے سانپ کی تمام قوتیں فنا کر دیں

روحی بروح الانبیاء مضمخ
میرا روح انبیاء کی روح سے معطر کیا گیا ہے

جادت علی الجود من فیضانہم
اور ان کے فیضان کا ایک بڑا مینہ میرے پر برسا

انا نرجع صوتنا بغناءہم
ہم انہیں کے گیت کو سروں کے ساتھ گاتے ہیں

انا سقینا من کؤس دنانہم
ہم انہیں کے پیالوں میں سے پلائے گئے ہیں

قوم فنوا فی سبل مربع ربہم
وہ ایک قوم ہے جو خدا کی راہ میں فنا ہو گئی

والعمی لا یدرون مطلع شانہم
اور اندھے ان کی شان کے مطلع کو نہیں دیکھتے

کم من شریر اہلکوا بعنادہم
بہت شریر ہیں جو بوجہ انکے عناد کے ہلاک کئے گئے

ورؤا مدی نحر وراء کبانہم
اور اپنی بیماری کے بعد ذبح کرنیکی کاردیں انہوں نے دیکھ لیں

وسیرغم اللہ القدیر انوفہم
عنقریب خداتعالی انکی ناکوں کو خاک میں ملائیگا

ویری المہیمن ذل داء خنانہم
اور انکی ناک کی بیماری کی ذلت دکہاوے گا

الیوم قد فرحوا برجس تنصر
آج وہ لوگ نصرانیت کی ناپاکی سے خوش ہو رہے ہیں

والحق لا یخطو الی آذانہم
اور سچائی انکے کانوں کی طرف قدم نہیں بڑہاتی

قوم تمیل مع الہوا افکارہم
یہ ایک قوم ہے جسکی فکر نفسانی خواہش کے ساتھ جھک پڑتے ہیں

وعفت نقوش الصدق من حیطانہم
اور سچائی کے نقش انکی دیواروں سے مٹ گئے ہیں

لک کل یوم ربّ شأن معجب

اے میرے رب ہر ایک دن تیری عجب شان ہے

نفنی التضرّع والبکاء تصبّرا

ہم صبر کر کے تضرع اور رونے کو لازم پکڑتے ہین

لِلّٰہِ سھم لا یطیش اذا رمٰے

خدا کا وہ تیر ہے کہ جب چھوٹا تو خطا نہیں جاتا

انزل جنودک یا قدیر لنصرنا

اے قادر ہمارے لئے اپنا لشکر اوتار

یا ربّ قد بلغ القلوب حناجرا

اے میرے رب دل حلق کو پہنچ گئے

ان القلوب من الکروب تقطعت

دل بیقراریون سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے

ودع العدا جزر السباع بنشنہم

اور دشمنون کو بھیڑیون کی بکری بنا اُنکو پکڑین اور نوچ نوچ کر کہا دین

فانصر عبادک ربّ فی میدانہم

سو تو اپنے بندون کی انکے میدان مین مدد کر

ناوی الی الرحمان من رکبانہم

اور ان کے سوارون سے ہم خدا تعالی کی پناہ لیتے ہین

للحق سلطان علی سلطانہم

اور خدا کا قہر اُنکے قہر پر غالب ہے

انا لقینا الموت من لقیانہم

کیونکہ ہم انکے ملنے سے موت کو ملے

یا ربّ نجّ الخلق من ثعبانہم

اے میرے رب خلقت کو انکے سانپ سے نجات دے

فارحم وخلّص روحنا من جانہم

سو رحم کر اور ہماری جان کو اُنکی دیو سے رہائی بخش

واشف القلوب بخزیہم وہوانہم

اور ہمارے دلون کو انکی رسوائی اور ذلت سے شفا بخش

واعجبنی طریق المعترض الفتان انہ لا یمتنع من الھذیان ویھذی

اور اس فتنہ انگیز معترض کے طریق سے مین تعجب کرتا ہون کہ وہ اس سے باز نہین آتا اور شرابیون کی طرح

کمثل النشوان ویقول ان عیسٰے ھو الروح الذی یوجد ذکرہ فی جمیع مقامات

بکواس کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ عیسٰے وہی روح ہے جسکا جا بجا قرآن میں ذکر پایا جاتا ہے

القرآن وفی کتب اخری التی ھی من اللہ الرحمٰن وما ھو الا من الکاذبین

اور ایسا ہی دوسری کتابون مین بھی ذکر پایا جاتا ہے جو خدا تعالی کی طرف سے نازل ہوئی تہین حالانکہ وہ اس دعوے مین سراسر جھوٹا

فاعلموا یا معشر الطلّاب انہ یسعیٰ الی السراب ولا یخطو الی الصواب وانّ

بول رہا ہے سوای حق کے طالبو یقیناً سمجھو کہ وہ صرف ریت کی چمک کیطرف دوڑتا ہے جسمین پانی نہین اور حق کیطرف قدم نہین رکہتا

فی کلامہ دجل عجیب وتمویہ غریب وکذب مبین الا یعلم ان الروح نزل علی

اور اسکی کلام مین ایک عجیب قسم کا دجل ہے اور دہوکا دہی اور کہلا کہلا جھوٹ ہے۔ کیا نہین جانتا کہ روح جیسا کہ حضرت

این المفر من القضاء اذا دنا

تقدیر سے کہان بہاگیں جب آگئی

الا الی رب مزیل فتنانهم

صرف خدا تعالی کی پناہ ہے جو انکے فتنون کو دور کریگا

یسبون جهالا برقة لفظهم

جاہلون کو اپنی نرمی سے غلام بنا لیتے ہین

یصبون قلب الخلق من احسانهم

اور اپنے احسانون سے خلقت کے دل اپنی طرف کہینچتے ہین

فلذا یحب من وراد یارهم

اسی لئے ایک مکار انکے گرجاؤن سے پیار کرتا ہے

من شمه میلا الی مرجاهم

اپنے لالچ سے انکے موتی کی خواہش سے

ولو انتقدت بجموعهم فی دیرهم

اور اگر تو انکے گرجاؤن مین انکی جماعتون کو پرکہے

لوجدت سقطا شیخهم کعوانهم

تو انکے بڈھے کو ایسا ہی ردی پائیگا جیسا کہ انکو درمیانی عمر والونکو

ما الفرق بین المشرکین وبینهم

انہین اور مشرکین مین فرق کیا ہے

بل هم بنوا قصرا علی بنیانهم

بلکہ انہون نے تو مشرکون کی بنیاد کو ایک محل بنا دیا

یهوی الیهم کل نکس فاسق

ہر ایک ضعیف فاسق انکی طرف گرتا ہے

لیبیت شبعانا بلحم جفانهم

تا ان کے پیالون کے گوشت سے پیٹ بہر کے رات گذارے

فی قلبنا وجع وشوك دعابة

ہمارے دل مین ایک درد اور انکی ٹہٹہون کیوجہ سے ایک کانٹا ہے

من نحرهم خبثا وطول لسانهم

کیونکہ انہون نے اپنی زبان درازی اور خبث سے ہمارے دل کو خستہ کیا

ما ان اری اثر الدلائل عندهم

مین انکے پاس دلائل کا نشان نہیں دیکہتا

اصبوا قلوب الخلق من عقیانهم

لوگون کے دل اپنے سونے کی وجہ سے کہینچ لئے ہین

قد عاث فی الاقوام ذئب شیوخهم

انکے بڈہون کے بہیڑیے نے تو مومنین تباہی ڈالی

حدثت فنون الفسق من حدثانهم

اور ان کے جوانون سے طرح طرح کے فسق پہیلے

تعریسهم آثار عزم رحیلهم

رات کو اترنا انکی کوچ کی نشانی ہے

یخفون فی الاردان حبل ظعانهم

اور اپنی آستینون مین لمبے رسے اسباب باندہنے کے چھپا رکھے ہین

عار علی الفطن الزکی طعامهم

ایک دانا پاک طبع پر عار ہے کہ ان کا کہانا کہاوے

ضار لخلق الله ماء شنانهم

اور خلق اللہ کیلیے ان پورانی مشکون کا پانی مضر ہے

للمرء قرب الموذیات جمیعها

انسان کے لئے تمام موذی جانورون کا قرب

خیر لحفظ الدین من قربانهم

اُن کے قرب سے اپنا دین بچانیکے لئے بہتر ہے

وهوان الرب قال لموسیٰ فانزل وانا اكلم معك واخذ من الروح الذي
اور وہ یہ ہے کہ رب نے موسیٰ کو کہا کہ مین اُتر دن گا اور تجھہ سے کلام کرونگا اور اُس روح مین سے ۔ لون گا جو تجھہ پر
عليك واضع عليهم اي علی اكابر امته وهم كانوا سبعين ۔ وكذلك نزل
ہے اور اُن پر ڈالون گا یعنی بنی اسرائیل کے اکابر پر جو ستر آدمی تھے ۔ اور اسی طرح
هذا الروح علی جد عيسیٰ ومرشده داؤد ويحيی وغيرهما من النبيين ۔ ولا حاجة
روح حضرت عیسیٰ کے دادا اور اُنکے مرشد یحیی پر نازل ہوئی اور ایسا ہی دوسرے نبیون پر اور کچھہ ضرورت نہین
الی ان نطول الكلام ونضيع الاوقات ونزيد الخصام فان الخواص من النصاری والعوام
کہ ہم اِس کلام کو طول دین اور وقت کو ضائع کرین اور جھگڑے کو بڑہا دین کیونکہ نصاری ان تمام باتون کو جانتے
يعرفونه وما كانوا منكرين ۔ فلم لا تشتف ايها الجهول والغبی المعذول
ہین اور منکر نہیں ہین پس اے نادان کیون اپنی نظر کو پہلی کتابون مین عمیق
فی كتب الاولين ولم لا تقبل النصيحة وتعادی العقيدة الصحيحة ولا تكون
حد تک نہین پہنچاتا اور کیون نصیحت کو قبول نہین کرتا اور صحیح عقیدے کا دشمن ہو رہا ہے اور ہدایت
من المسترشدين ۔ نعطيك شهدا ينقع وتعدو الی سم منقع اتريد ان
کی راہ پر نہین آتا ہم تجھے ایک شہد پیاس بجھانے والا دیتے ہین اور تو ایک تیز زہر کیطرف دوڑتا ہے
تكون من الهالكين ۔
تا اُسکو پی لے کیا تیرا مرنیکا ارادہ ہے

واما ما ظننت ان الله يسمی المسيح فی القران روحا من
اور یہ جو تو نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مین مسیح کا نام روح من اللہ رکھتا
الله الرحمان ولا يسميه بشرا ومن نوع الانسان فاعجبنی انكم لم لا تاتفون مين
ہے اور اُسکا نام بشر نہیں رکھتا اور منجملہ نوع انسان اُسکو قرار نہین دیتا سو مجھے تعجب ہے کہ تم لوگ
البهتان ولم لا تستحيون من خرافات وتنضنضون نضنضة الثعبان وما كنتم
کیون بہتان سے کراہت نہین کرتے اور خرافات بکنے کے وقت تمہین کیون شرم نہین آتی اور اژدہا کیطرح زبان
منتهين وتميسون كالسكاری وجدانا ووحدا ولا ترون غورا ولا نجدا
ہلاتے ہو اور باز نہین آتے اور تم مارے غصہ اور غم کے ایسے چلتے ہو جیسا کہ ایک مست چلتا ہے اور نشیب و فراز کو

عیسے کما نزل علے موسیٰ ونبیین آخرین لم یلبس الحق بالباطل کالدجال الغافل

عیسی پر نازل ہوا ایسا ہی حضرت موسیٰ پر نازل ہوا اور ایسا ہی دوسری نبیوں پر کیون حق کو ساتھ جھوٹھ ملانا ہی جیسکہ دجال اچھی کرتا ہی کو

الا یقرء فی الانجیل متی الاصحاح الثالث واذا السموات قد انفتحت له فرأی روح الله

کیا وہ انجیل متی کے تیسرے باب کو نہین پڑہتا کہ یکدفعہ اسکے لئی آسمانون کے دروازے کہل گئی سو اس نے خدا کی

نازلة مثل حمامة وآتیا علیه .... ثم اصعد یسوع الی البریة من الروح لیجرب

روح کو کبوتر کیطرح اترتے اور اپنے پر آتے دیکھا۔ پہر یسوع روح سے جنگل کیطرف چلا گیا تا شیطان سی

من الشیطان اللعین۔ فثبت ان روح القدس نزل علی المسیح کما نزل علی

آزمایا جاوے پس اس سے ثابت ہوا کہ روح القدس مسیح پر ایسا ہی نازل ہوا جیساکہ

ابراهیم واسماعیل الذبیح وغیرہ من المرسلین۔ فاتق رب العباد وفکر لطلب

ابراہیم اور اسماعیل اور دوسری نبیوں پر سو خدا سے ڈر اور حق الامر کی ڈھونڈہنے کے

السداد مجتهدا لتحصیل الرشاد وتارکا سبل الرقاد وجاهدا هل یکون النازل

فکر کر مگر اس فکر مین کوشش کر اور نیند کے راہون سے الگ ہو کیا نازل اور

والمنزل علیه شیئا واحدا کلا بل لا بد من ان یکونا شیئین متغائرین کما لا یخفے

اور منزل علیہ ایک ہی چیز ہو سکتی ہی بلکہ یہ بات ضروری ہے کہ وہ دو متغائر چیزین ہین جیساکہ

علی ذی العینین وعلے سائر العاقلین۔ فای دلیل اکبر من هذا لقوم منصفین

عقلمندون پر پوشیدہ نہین پس منصفون کے لئے اس سی بڑہکر اور کونسی دلیل ہوگی

الذین یتناولون الی الحق موجفین۔ ولا یترکون الصراط کعمین۔ وای فرق فی

وہ منصف جو حق کیطرف متوجہ ہو کر دوڑتے ہین اور راہ کو اندہون کی طرح نہین چھوڑتے اور کونسا فرق ان

الروح النازل علی عیسے والروح الذی اُعطے لموسیٰ کلیم رب العالمین الا

دو روحون مین ہے جو حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ پر نازل ہوئین اے

تتفکرون یا معشر الظالمین۔ وتسقطون علی اراجیف الکاذبین۔ الا تقرؤن

ظالمو کیا تم کچہہ بہی فکر نہین کرتے اور جھوٹون کے خبرون پر گرے جاتے ہو کیا تم

فی التورات الاصحاح الحادی عشر وقیل انه قول اصدق القائلین۔

تورات کے گیارہوین باب مین وہ کلام نہین پڑہتی جسمین کہا گیا ہی کہ ان خدا کا کلام ہی جو اپنی باتون مین سب سے بڑہکر سچا ہے

واقرب الی اللہ الاغنی واعلم وافضل من الملائکۃ اجمعین وخلیفۃ اللہ علی الارضین

مظہر بنا اور خدا سے غنی سے بہت قریب ہوا اور افضل ٹھہرا اور خدا تعالی کا خلیفہ بنا مگر وہ آیۃ جو حضرت عیسی کی شان مین

واما الایۃ التی نزلت فی شان عیسی فما تجعلہ ارفع واعلی ولا اصفی وازکی

نازل ہوئی ہے سو وہ اسکو کچھ بہت اونچا نہین بناتی اور نہ زیادہ پاک اور صاف بناتی ہے

بل ثبت منہ ان عیسی روح من اللہ وعبدہ العاجز کاشیاء اخری

بلکہ اس سے تو صرف اسی قدر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسی خدا تعالی کیطرف سے ایک روح ہین جیسا کہ دوسری چیزین

من المخلوقین ما سجد لہ ابلیس بل اراد ان یسجد لہ ومع ذلک جربہ ذلک الخبیث وسجد

خدا تعالی کی طرف سے ... ہین اور ... کہ وہ مخلوق ہے شیطان نے اسکو سجدہ نہ کیا بلکہ چاہا کہ وہ شیطان کو سجدہ کرے اور

لہ الملائکۃ کلہم اجمعین۔ وان ادم انبأ الملائکۃ باسماء سائر الاشیاء فثبت

اسکا امتحان لیا اور آدم کو تمام فرشتون نے سجدہ کیا اور آدم نے فرشتون کو تمام چیزون کے نام تبلائے پس ثابت

انہ اعلم وسرہ محیط علی الارض والسماء ولکن عیسی اقر بانہ لا یعلم الساعۃ

ہوا کہ وہ ان سے زیادہ عالم تھا اور اسکا بھید تمام کائنات پر محیط تھا مگر حضرت عیسی نے تو اقرار کیا کہ اسکو قیامت کا علم نہین کہ کب

واشار الی ان الملائکۃ فوقہ علما واکملوا الخوض الطاعۃ فتفکروا فی ہذا ولا تمشوا کقوم عمین

آئیگی اور یہ بھی اشارہ کیا کہ ملائک اس سے علم اور اطاعت مین افضل ہین سو اس بات کو سوچو اور اندھون کی طرح مت چلو

ثم اذا دققت النظر وامعنت فیہا حضر فیظہر علیک ان قولہ تعالی روح منہ یشابہ قولہ

پھر اگر تو غور سے دیکھے اور ... تو تیرے پر ظاہر ہوگا کہ اللہ جلشانہ کا یہ قول کہ روح منہ ایسا ہی قول

تعالی جمیعا منہ فمن الغباوۃ ان تثبت من لفظ روح منہ الوہیۃ عیسی ولا تقر من لفظ

ہے جیسا کہ اسکا دوسرا قول ... نادانی کی بات ہے کہ روح منہ کے لفظ سے حضرت عیسی کی خدائی تو ثابت کرے اور

جمیعا منہ بالوہیۃ ارواح الکلاب والقردۃ والخنازیر واشیاء اخری فان منطوق

جمیعا منہ کے لفظ سے کتون اور بلیون اور سورون اور دوسری تمام چیزون کی خدائی کا

الایۃ یشہد علی انہا جمیعا منہ فمت من الندامۃ ان کنت من المستحیین وتفکروا یا معشر

اقرار نہ کرے کیونکہ منطوق آیۃ کا دلالت کرتا ہے کہ ہر ایک چیز جمیعا منہ مین داخل ہے یعنی تمام ارواح وغیرہ خدا سے

النصاری الیس فیکم رجل من المتفکرین۔ ولیس لک ان ترفع فی جوابنا الصوت

ہی نکلے ہین ... اگر کچھ شرم ہے اور اسے نصرانی لوگو ... غور کرو کیا تم مین کوئی بھی غور کرنے والا

ولا تخافون هوة السافلين - اجعلتم قرة عيونكم ومسرة قلوبكم فی الاكاذيب

کچھ بھی نہین دیکھتے اور گڑھے مین گرنے سے نہین ڈرتے کیا جھوٹ بولنے مین ہی تمہاری آنکھون کی

وطبتم نفسا بالغاء طلب الحق والقاء حبل الله القريب وكنتم قوما عادين -

ٹھنڈک اور دل کی خوشی ہے اور تم اسباب پر خوش ہوگئے کہ حق کو چھوڑ دو اور خدا کے رستہ کو جو بہت نزدیک ہے پھینکدو

ويل لكم انكم سقطتم على دمنة واعرضتم عن روضة بل تركتم شجراء وآثرتم مرداء

تم پر افسوس کہ تم ایک مزبلہ پر گرے اور باغ سے کنارہ کیا بلکہ تم نے درختون والی زمین کو چھوڑا اور ویران

ونزلتم عن متن الركوبة واستأثرتم طريق الصعوبة وقفوتم اثر المبطلين -

بے درخت زمین کو اختیار کیا اور سواری سے تم اتر بیٹھے اور خرابی اور سختی کا راہ اختیار کر لیا اور باطل پرستون کے پیچھے لگ گئے

وان كنتم تظنون ان القرآن صدق قولكم واعان وقال

اور اگر تمہین یہ گمان ہے کہ قرآن تمہارے قول کی تصدیق کرتا اور تمہین مدد دیتا ہے اور

فی شان عيسیٰ روحٌ وقيل انه خرج من لدنه فما هذا الا جهل صريح ووهم قبيح وخطاء

عیسیٰ کے بارہ مین کہا ہے کہ وہ اس سے روح ہے اور اس بات کو قبول کر لیا ہے کہ وہ اس سے نکلا ہے تو یہ خیال تمہارا صریح جہل

مبين - ثم ان فرضنا ان قوله تعالی روح منه يزيد شان ابن مريم ويجعله ابن الله

خطا ہے - پھر اگر ہم فرض کرلین کہ روح منہ کا لفظ حضرت عیسیٰ کی شان بڑھاتا ہے اور اسکو ابن اللہ اور بلند تر ٹھیراتا ہے

واعلیٰ واكرم فيجب ان يكون مقام آدم ارفع منه واعظم ويكون آدم اول ابناء

سو اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت آدم کا مقام حضرت مسیح سے زیادہ بلند ہو اور پہلا بیٹا خدا تعالیٰ کا حضرت آدم ہی ہو

رب العلمين - فان فی شان آدم بيان اكبر من شان عيسیٰ فتفكر فی آية فقعوا له ساجدين

کیونکہ حضرت آدم کی شان مین حضرت عیسیٰ کی نسبت زیادہ تعریف بیان کیگئی ہے سو عقلمندوں کی طرح لفظ فقعوا له ساجدين مین غور کر

وتدبر كاولی النهی وفكر فی لفظ خلقت بيدي ولفظ سويته ونفخت فيه من روحي

اور پھر اس لفظ مین غور کر جو خلقت بيدي اور سويته اور نفخت فيه من روحي ہے

والفاظ اخری ليظهر عليك جلالت آدم وشانه الاعلیٰ فان منطوق الاية يدل

اور دوسرے لفظون کو بھی سوچ تا کہ تیرے پر حضرت آدم کی شان اعلیٰ ظاہر ہو کیونکہ منطوق آیت کا دلالت کرتا ہے کہ

علی ان روح الله نزل فی آدم وبنزول اجلیٰ حتی جعله مسجود الملائكة ومظهر تجليات

روح اللہ آدم مین اترا تھا اور وہ اترنا بہت روشن تھا یہانتک کہ آدم ملایکہ کا سجدہ گاہ ٹھیرا اور تجلیات عظمیٰ کا

الحاشیۃ متعلق صفحہ ۵۰ انوار الحق الحصۃ الاولیٰ

وانا نری ان نکتب ھھنا بعض مقالات اھل الاراء وآراء اھل الدھاء فی تصانیف

اور ہم مناسب سمجھتے ہین کہ اس جگہ بعض اہل الرائے کے وہ کلمات لکھین جو اُنہون نے

عماد الدین فنکتبھا بعبارا تھم الاصلیۃ فی اللسان الھندیۃ اعنی اردو ناقلین

پادری عماد الدین کے بارے میں تحریر فرمائی ہین سو ہم اُنہین کے عبارات نقل کردیتے ہین

من رسالۃ عقوبۃ الضالین المطبوعۃ فی نصرۃ المطابع دھلی فی رد ھدایۃ المسلمین

جو رسالہ عقوبت الضالین مطبوعہ نصرۃ المطابع دلی مین درج ہین اور عقوبۃ الضالین وہ رسالہ ہے جو ایک صاحب

وھو ھذا یا معشر المنصفین۔

نے رد ہدایت المسلمین مین لکھا ہے اور وہ یہ ہے۔

رائے ہندو پرکاش امرتسر وآفتاب پنجاب لاہور کہ ان دونون اخبارون کے مالک اہل ہنود ہین

چونکہ پادری عماد الدین صاحب امرتسر رہین پادری کا کام کرتے ہین وہین کے اخبار ہندو پرکاش جلد نمبر ۴ مطبوعہ ۳۱ اکتوبر ۱۸۷۴ء صفحہ ۱۰ اداء مین جو امرتسر کے اہل ہنود کیطرف سے جاری ہے لکھا ہے کہ پادری عماد الدین امرتسری کی تصنیفات تاریخ محمدی وغیرہ (وغیرہ سے مراد ہدایت المسلمین) کچھہ اُس کتاب سے شورش انگیزی مین کمتر نہین کہ جس نے بمبئی کے مسلمانون اور پارسیون کے صد ہا سالہ اتفاق اور محبت کو نفاق اور عداوت سے مبدل کردیا۔ اور دونون کو یک لخت ہلاکت کا مُنہ دکہایا یہان پادری صاحب کی تصانیف یعنی تاریخ محمدی اور ہدایت المسلمین اور تفسیر مکاشفات امن عامہ کے خلل اندازی مین کسلئے ناکام رہین پنجابی مسلمان مفلس کم ہمت اور اکثر جاہل ہین یا وہ اُنکو سمجھتے نہین اور صرف مسلمانون کا انگریزی گورنمنٹ سے دل پھاڑنیکے علت غائی پر تصنیف کیگئی ہین اگر بفرض محال وہ سارے الزامات سچے بھی سمجھے جائین تاہم بیچارے پادری صاحب کے کام تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۴ کے اعتراض سے محفوظ نہین کیونکہ ایسے ہر ایسے فعل کا رفاہ عام کی نیت سے ہونا مستثنےٰ کیلئے مشروط ہے۔ مندرجہ بالا فقرے ہمنے اخبار آفتاب پنجاب جلد نمبر ۲۹ سے انتخاب کئے ہین جس بناء پر اخبار مذکور کے اڈیٹر صاحب نے وہ تمام مضمون لکھا ہے ہم اُس سے صرف مقتبس فقرون کی نسبت اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہین اور جو شکایت صاحب موصوف پادری عماد الدین کی تصنیفات کے بارہ مین

وان تلاقی من فکرك الموت فان مثل الکاذب کمثل روف مدحرج ولا قرار له عند
نہین ہے اور کبہی ممکن نہین جو تو ہمارا جواب دے سکے اگرچہ اسی فکر مین مرجاے کیونکہ جہوٹا آدمی ایک گیند کیطرح گردش مین ہوتا ہے اور سچون
الصادقین۔
کے سامنے اسکو قرار نہین۔

ومن اعتراضات هذا الخائن الضنین انه ذکر فی توزینه الذی
اور اس بخیل خیانت پیشہ کے اعتراضات مین سے ایک یہ ہے جو اسنے اپنی کتاب توزین مین
هو عش الشیاطین۔ ان وحی القرآن کان من الشیطان وما کان من الروح
جو شیاطین کا آشیانہ ہے یہ لکہا ہے کہ وحی قرآن شیطان کیطرف سے تہی اور روح الامین کیطرف سے نہین تہی
الامین واوّل لفظ شدید القوی ولفظ ذو مرّة بالخبث واتباع الهوی
اور شدید القوی اور ذو مرہ کے لفظ کی اُس نے ہوا پرستی کیوجہ سے تاویل کی ہے اور
وبنا تاویلات بعیدة ومکائد عظمی واذی قلوب المومنین۔ وکذلك ترك
تاویلات بعیدہ اور فریبون سے کچہہ کا کچہہ بنایا ہے اور مومنون کے دلوکو دکہہ دیا ہے۔ اسیطرح اُس نے
الحیاء وودع الارعواء وحسب افضل الرسل کالمجنون۔ وتباعد عن الحق تباعد
حیا کو ترک کیا اور شرم کو رخصت کیا اور افضل الرسل کی نسبت یہ گمان کیا کہ نعوذ باللہ انکو جن کا آسیب تہا اور حق سے
الضب من النون وعاد المصلحین الامین۔ واعترض علی فصاحة صحف الله
ایسا دور جا پڑا جیسا سوسمار خشک زمین مین رہتی ہے مچہلی جو پانی مین رہتی ہے دور رہتی ہے اور نیک کامون کے حامی مصلحون کی دشمنی اختیار کی
القرآن وبلاغة حبل الله الفرقان ظلمًا وزورًا لیرضی قومًا بورًا مع انه کان من
کی اور قرآن شریف کی بلاغت فصاحت پر اعتراض کیا تا ان باتون سے ایک ہلاک شدہ قوم کو خوش کرے حالانکہ یہہ شخص
الجاهلین العمین۔ ووالله انه جهول لا یعلم لسان العرب وطرق بیانه ولیس
جاہل اور اندہون کیطرح ہے اور بخدا یہ شخص سراسر نادان اور زبان عرب سے کچہہ بہی واقف نہین اور سوا زبان درازی کے
فیه جوهر سوی حصائد لسانه ولاجل ذالك لا یوجد فی کتبه شیء من غیر
اسمین کچہہ بہی جوہر نہین اسلئے اسکی کتابون مین بغیر گالیان اور بکواس کے اور کچہہ بہی نہین اور یہہ تو اس سے نہ ہو سکا
سبّه وهذیانه وما وسعه کتمان الحق وتخطیة الاولی الاحق فعدا کالعدا الی التوهین
کہ حق کو پوشیدہ اور اسمین کچہہ نقص ثابت کرے پس وہ لاچار ہو کر دشمنون کیطرح توہین کیطرف دوڑا

وما قرءنا كتابا اغيظ من كتبه وما رئينا عيبا اكثر من عيب كذبه وما سمعنا

اور ہمنے کوئی ایسی کتاب نہین پڑھی جو اسکی کتاب سے زیادہ غصہ دلانے والی ہو اور نہ کوئی سیلاب دیکھا جو اسکی جھوٹھ

سبا اكبر من سبه ولا خبا كخبه فناوى الى الله من جبه وهو خير الناصرين

سے زیادہ ہو اور اسکی گالیون جیسی کسی کی گالیان نہین سنین اور اسکے فریبون جیسا کسی مین فریب دیکھا پس اسکی مکر سے

ونعوذ به من غوائله ونشكو اليه من رذائله وما نرى ان ينزع عن الغي بغير

ہم خدا تعالی کیطرف پناہ لیجاتے ہین اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے اور اس شخص کی بلاؤن سے ہم اسکی پناہ مانگتے ہین اور اسکی بدیون سے

الكي وكذلك كانت سير المفسدين

ہم اسکیطرف شکوا لیجاتے ہین اور ہم نہین دیکھتے کہ یہ شخص بغیر کسی داغ کے اپنی گمراہی سے باز آجائے — اور مفسدون کی یہی خصلت ہوا کرتی ہے

وقد صدق فيه اخوه الحفي والودود الولي القسيس رجب علي

اور اس کے بارے مین اسکے بھائی مہربان اور دوست یا دری رجب علی نے سچ کہا ہے چنانچہ اسکا

قال قد صنف اخونا عماد الدين كتبا في رد الاسلام واشاع دلائل التثليث

قول ہے کہ جب سے ہمارا بھائی عمادالدین اسلام کے رد مین کتابین تالیف کرنے لگا اور تثلیث کے دلایل شایع کئے

في الخواص والعوام فبما كانت دلائله مجموعة الاباطيل بعيدة من تنقيد الدليل

سو اس سبب سے کہ وہ دلایل مجموعہ اباطیل تھے اور ان مین کوئی بھی سچی دلیل نہیں تھی ہمین بہت

ندمنا غاية الندامة وصرنا هدف الملامة وصرنا بعدها استحياء ان نري

ہی شرمندہ ہونا پڑا اور ہم ملامت کے نشانہ ٹھہر گئے اور بعد اسکے ہم مارے شرم کے ایسے ہو گئے کہ اس قابل نہ رہے کہ مسلمانون کو

وجوهنا المسلمين —

اپنا منہہ دکھا سکین —

واما استدلاله من لفظ شديد القوى على الشيطان ووهمه ان

مگر اس شخص کا شدید القوی کے لفظ سے شیطان پر استدلال پکڑنا اور یہ وہم کرنا کہ شدید القوی

القوة كله لهذا السرحان لا لله ولا لملك الرحمان فلاجل ذلك خص بهذا الاسم في القران

اسلیے قران مین شیطان کا نام ہے کہ تمام قوتین اسی بھیڑیے کو حاصل ہین نہ خدا تعالی کو اور نہ اسکے کسی فرشتہ کو حاصل ہین سو ہم اسکو اس

فلا نفهم سر هذه الاقاويل ولا نجد فيها رائحة من الدليل فلعله كذلك قرء في الانجيل

قول کا بھید نہین سمجھتے اور ہم اسمین کسی دلیل کی بو نہین پاتے پس اسنے شاید اسیطرح انجیل مین پڑھا ہے

کرتے ہین بلحاظ ملکی مصلحتون کے ہم اتنا زیادہ کہتے ہین کہ اسکی تصانیف سے جسکا حوالہ اوپر درج ہے بلاشبہ امن مین خلل پڑسکتا ہے اور وہ کچھہ عجیب ڈھنگ سے مرتب ہوئی ہین کہ جنکو فی الجملہ شرارت انگیز بلکہ شر رخیز کہنا ذرا بھی غیر حق بات نہین ایسے ایسے ملکی شوریدہ سر کے حقین جو اس قسم کی کتابون سے پیدا ہوتا ہے بقول وقائع نگار موصوف کے سرکار کیطرف سے مناسب انتظام لابد ہے ہم بتلا سکتے ہین کہ دانشمند گورنمنٹ نے اس طرح کے معاملات مین دخل دیا ہے چنانچہ اسی ہندوستان کے اندر لارڈ ولزلے صاحب سابق گورنر جنرل نے سنہ ۱۷۹۸ء مین ہندؤن کی رسم جل پروا کو حکما بند کردیا اور سنہ ۱۸۲۷ء کے اندر لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب گورنر جنرل نے ستی کی قدیم رسم کو قانون مرتب کرکے موقوف کردادیا۔ گورنمنٹ اس بات کو معلوم کرلے کہ کیون ہندوستان کے مسیحی مصنفون مین سے تمام لوگ پادری عمادالدین کو ہی انگشت نما کرتے ہین اسکی یہ وجہ ہے کہ وہ یہی چاہتا ہے کہ میری تالیفات سے عام لوگ مذہبی ولولہ مین آکر اور حرارت سے مغلوب ہوکر بے ادائیان کرین اور سرکار مین مفسد شمار ہوجادین۔ ہمنے سنا ہے کہ پنجاب ٹریکٹ سوسائیٹی کی پبلشنگ کمیٹی نے شورش انگیز کتاب کے دوسرے حصہ کو اسیوجہ سے نامنظور کیا ہے کہ اسمین پہلے حصہ سے زیادہ دلشکن باتین درج ہین اگر یہہ بات سچ ہے تو بہت خوب کیا" انتہی تمام ہوئی عبارت ہندو پرکاش کی۔

پادری صاحبون کے **شمس الاخبار لکھنؤ** مطبوعہ امریکین مشن پریس ۱۵- اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ء نمبر ۱۵ جلد ۷ باہتمام پادری کریون صاحب صفحہ ۹ مین لکھا ہے کہ بنازنامہ جسکے مصنف صفدر علی صاحب بہادر مسیحی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع ساگر ملک متوسط ہند ہین عمادالدین کے تصنیفات کی مانند نفرتی نہین کہ جسمین گالیان لکھی ہوئی ہین اور اگر سنہ ۱۸۵۷ء کے مانند پھر غدر ہوا تو اسی شخص کے بدزبانیون اور بیہودگیون سے ہوگا۔ جب ان کو باہر پندرہ روپیہ کو بھی کوئی نہ پوچھے اور مشن مین ستر روپیہ ماہواری اور کوٹھی ملے جسکے احاطے کے اندر چاہین تو تیل نکالنے کا کولہو بھی بنالین۔ ایسے لالچیون کو کیا کہنا چاہیئے۔ انتہی۔

بعینہٖ نقل کالاصل

من عمر کالجبان الذلیل واما المسیح فیسمی افضل صحابته شیطانا فی الانجیل فانظر الفرق بینہما

حضرت عمر سے ایک نامرد ذلیل کیطرح بہاگتا ہے لیکن حضرت مسیح نے اپنے بڑے صحابی کو شیطان مردا پس خدا کے خوف سے دیکھ کہ ان دونوں بالوں میں

خایفا من الرب الجلیل ولا تبادر الی سبل الشیاطین ثم اذا کانت القوۃ کلہ للشیطان فما

کس قدر فرق ہے اور شیطانوں کی راہ کیطرف مت دوڑ پھر جبکہ تمام قوتیں شیطان کیلئے ہی ٹھہریں تو

بال الھکم الضعیف الذی ماله قبل بھذا السرحان بل تبعه کالمغلوب والمحتاج

تمہارے اس کمزور خدا کا کیا حال ہے جو اس سے مقابلہ نہ کر سکا بلکہ ایک مغلوب اور حاجتمند کیطرح اسکے پیچھے

ذی الکروب وقادہ الشیطان بمکر عجیب ودعاہ الی اغراض غریب والعجب انه مع

لگ گیا اور ایک مکر عجیب کے ساتھ شیطان نے اسکو کھینچا اور ایک عجیب ہوا کیطرف اسکو بلایا اور تعجب کہ وہ باوجود

دعاوی الالوھیة وادلال الابنیة تبعه بحسن الظن وما فھم انه حول قلب وودعه

خدائی کے دعوے اور ابن اللہ ہونیکے ناز کے پیچھے لگ گیا اور نہ سمجھا کہ وہ بڑا حیلہ ساز اور منقلب ہے اور اسکا وعدہ

برق خلب وھو رئیس الکاذبین۔ وانتم تعلمون ان الیھود کانوا یقولون للمسیح انك

برق بے باران ہے اور وہ جھوٹوں کا سردار ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ یہود مسیح کو کہا کرتے تہے کہ تو خدا تعالی کیطرف

لا تری الخوارق من الرحمان بل من الشیطان ومعك شیطان من الشیاطین۔

سے نشان نہیں دکہلاتا بلکہ ایک شیطان کی مدد سے دکہلاتا ہے

ثم ان کان ھذا ھو الحق اعنی اذا فرضنا ان القوۃ کله للشیطان الذلیل فما جاء

پھر اگر ہم فرض کریں کہ سب قوت شیطان ہی کو ہے تو اس صورت میں

فی الانجیل بکمال التفصیل ان یسوع رجع بقوۃ الروح الی الجلیل لا یکون صحیحا بل

انجیل کا وہ فقرہ صحیح نہ ہوگا جو یسوع گلیل کیطرف روح کی قوت سے گیا تہا بلکہ

کذبا صریحا وتحریف المحرفین ویکون المراد من الروح شیطانا من الشیاطین۔

کہنا پڑے گا کہ روح سے مراد شیطان ہے۔

ثم انك ظننت ان القران لیس فی بلاغته الی حد الاعجاز

پھر تو نے یہ گمان کیا ہے کہ قرآن اپنی بلاغت میں حد اعجاز تک نہیں

بل یوجد فیه رائحة التکلف والاوتماز ولا یمیز رقیق اللفظ من الجزل والجید

بلکہ اسمیں تکلف اور اضطراب کی بو پائی جاتی ہے اور وہ جزل اور رقیق لفظوں سے خالی نہیں

او استنبط من قصة ابلیس اذا اتی المسیح کالفیل وقاده بقوتها العظمی الی بعض

یا اس خیال کو مسیح کے اس قصہ سے استنباط کیا ہے جب شیطان ہاتھی کیطرح اسکے پاس آیا اور ایک بڑے قوت کے ساتھ کسی

جبال الجلیل وجربه بالاباطیل وما استطاع المسیح ان لا یمیل الیه من قوده

کے ایک پہاڑ پر اسکو لیگیا اور اپنے اباطیل کے ساتھ اسکی آزمایش کی اور مسیح سے یہ نہ ہوا کہ اسکیطرف جانیسے اپنے تئین روکتے

ولا یخطو الی طوده ویاخذ بفوده ویزیل لظاه بجوده بل مشی تلوه کالضعفاء

اور اسکے پہاڑ کیطرف قدم نہ اٹھاوے اور اسکے سر کو پکڑلے اور اپنے مونہہ سے اسکی آگ کو نابود کرے بلکہ مسیح تو اسکے پیچھے

المستضعفین فان کان مبدء الوهم هذا الخیال کما انی اخال فلا ننکر واقعة

کمزوروں کیطرح چل پڑا پس اگر اس وہم کا اصل موجب یہی خیال ہے جیسا کہ مین گمان کرتا ہون پس ہم اس واقعہ سے کہ

المسیح ونؤمن به کالامر الصحیح ونقر بان شیطان ذالک المسیح کان شدید القوی فلذالک

نہین کرتے اور امر صحیح کیطرح اسکو مان لیتے ہین اور ہم اقرار کرتے ہین کہ ایسے مسیح کا شیطان درحقیقت شدید القوی ہی تھا

قاده الی جبال علی وقال اسجد لی اعطیک دولة عظمی وملکا لا یبلی وطمع فی ایمان

اسی وجہ سے تو وہ اسکو پہاڑون کیطرف کھینچ کر لیگیا اور کہا کہ مجھے سجدہ کر تجھے دولت اور بڑا ملک دونگا اور ایک ضعیف

ضعیف غریب ووثب علیه کذئب رغیب وما ترکه الا الی حین ولفظ الحین

غریب آدمی کے ایمان مین اس نے طمع کی اور حرص کیوجہ سے بھیڑئے کیطرح اسپر حملہ کیا اور پھر اس کو چھوڑ دیا ایک وقت تک

موجود فی انجیل لوقا بالیقین فلینظر من کان من المرتابین۔ ولا شک ان الشیطان

ارادہ رکھکر دور ہوگیا اور حین کا لفظ انجیل لوقا مین بالیقین موجود ہے جسکا جی چاہے دیکھ لے اور کچھ شک نہین کہ جب شیطان

اذا اتا بعد زمان فعلم التثلیث عند لقاء ثان واهلک الهالکین لان اللقاء الثانی

دوسری مرتبہ آیا تو اسنے تثلیث سکھلائی اور مرنے والون کو مارا کیونکہ دوسری دفعہ

من مواعید الشیطان اللعین واما قیاسه علی افضل الرسل وخیر الانبیاء فقیاس

آنا شیطان کا وعدہ تھا مگر مسیح کے شیطان شدید القوی کا قیاس آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرنا قیاس

مع الفارق وبعید عن الحیاء وقد قال نبینا صلی اللہ علیه وسلم لعمر ما لقیک الشیطان

مع الفارق ہے اور ایسا قیاس حیا سے بعید ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو کہا تھا کہ اگر شیطان

فی فج الا سلک فجا غیر فجک وثبت من هذا الدلیل ان الشیطان یفر

تجھ کو کسی راہ مین پاوے تو وہ دوسرا راہ اختیار کرے اور تجھ سے ڈرے۔ اور اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان

وبلغاء الدهر وكان مدار تفاخرهم على غرر البيان ودرره وثمار الكلام وزهره

اور بلغاء دہر تہے اور انکے باہم فخر کرنیکا مدار فصیح اور باآب و تاب تقریرون پر تہا اور نیز کلام کے پہلون اور پہولون

وكانوا يناضلون بالقصائد المبتكرة والخطب المحبرة ولكن ما كان لهم ان يتكلموا في

پر ناز کرتے تہے اور انکی لڑائیان نو ایجاد قصیدون اور پاکیزہ خطبون کے ساتہہ ہوتی تہین مگر اُن کو لطائف حکمیہ

اللطائف الحكمية وما مست بيانهم رائحة المعارف الالهية بل كان مسرح افكارهم

مین بات کرنیکا سلیقہ نہ تہا اور ان کے بیان کو معارف الہیہ کی بو بہی نہین پہنچتی تہی بلکہ انکے فکرون

الى الابيات العشقية والاضاحيك الملهية وما كانوا على ترصيع مضامين الحكم

کا چراگاہ صرف عشقیہ شعرون اور ہنسانیوالے اور غافل کرنیوالے بیتون تک تہا اور مضامین حکمیہ کے مرصع نگاری

قادرين وكانوا قد مرنوا من سنين على انواع النظم والنثر ولطائف البيان

پر وہ قادر نہ تہے حالانکہ وہ ایک زمانہ سے نظم اور نثر اور لطائف بیان کے مشتاق تہے

وسلموا وقبلوا في الاقران وكانوا اهل اللسان وسوابق للميادين ــ فخاطبهم

اور اپنے ہمجنسون مین مسلم اور مقبول تہے اور اہل زبان اور میدانون مین سبقت کرنیوالے تہے ــ پس خدا تعالے نے

الله وقال ان كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا بسورة من مثله وان

انکو مخاطب کرکے فرمایا کہ اگر تمہین اس کلام مین شک ہو جو ہمنے اپنے بندہ پر اُتارا ہے تو تم بہی کوئی صورت اسکی مانند بنا کر لاؤ

لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة اعدت للكفرين

اور اگر بنا نہ سکو اور یاد رکہو کہ ہرگز بنا نہین سکو گے سو اُس آگ سے ڈرو جسکی ہیزم افروختنی آدمی اور پتہر ہین اور وہ آگ کافرونکے لئے طیار کیگئی ہے

وقال قل لئن اجتمعت الجن والانس على ان ياتوا بمثل هذا القرآن لا ياتون بمثله

اور فرمایا کہ اگر تمام جن و انس اسبات کیلئے اکٹہے ہوجائین کہ اس قرآن کی کوئی شکل بنا لا دین تو ہرگز نہین لا سکین گے

ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا ــ فعجز الكفار عن المقابلة وولوا الدبر كالمغلوبين ــ

اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بہی کرین پس کفار مقابلہ سے عاجز آگئے اور مغلوب ہوکر پیٹہہ پہیر لین طرح

ولما عجزوا عن النضال في البيان مالوا الى السيف والسنان متندمين مغتاظين

اور جب خوش تقریری کی لڑائیون سے عاجز آگئے تو شرمندہ اور غضبناک ہوکر تلوار اور نیزہ کی طرف جہک گئے

وكثير منهم اسلموا نظرا على هذه المعجزة كلبيد بن ربيعة العامري صاحب المعلقة الرابعة

اور بہت سے اُنہین سے اعجاز بلاغت قرآن کو تسلیم کرکے ایمان لائے جیسا کہ لبید بن ربیعۃ العامری جو معلقہ رابعہ کا مصنف ہے

من الهزل وفيه الفاظ وحشية وكلمات اجنبية وليس بعربي مبين

اور باسمین وحشی الفاظ اور اجنبی کلمات ہین اور فصیح عربی نہین

اما الجواب فاعلم ان هذا القول منك ومن امثالك اعجب العجائب واعظم

سواب مین تیرا جواب لکہتاہون پس جان کہ یہ قول تجہہ سے اور اورون سے جو تیری مانند ہین نہایت عجیب ہے

الغرائب ولا يرضى به احد من المنصفين - الا تعلم يا مسكين انك رجل من

اور کوئی منصف اس سے راضی نہین ہوگا - اے مسکین تو تو نادانون مین سے ایک نادان

الجهال وما تدري الا مكائد الضلال ولا تعلم اساليب لسان العرب وطرق بلاغته

آدمی ہے اور بجز گمراہی کے فریبون کے اور کچہہ تجہے معلوم نہین اور تجہو کچہہ بہی خبر نہین کہ لسان عرب کے

المقال بل اظن انك لا تعرف حرفا من العربية فكيف اجترءت على هذه الغرض

اسلوب کیا ہین اور بلاغت کی راہین کونسی ہین بلکہ مین گمان کرتا ہون کہ تو عربی کا ایک حرف بہی نہین جانتا پس کیونکر

الكريهة انصول ايها الجاهل الكاهل على الذي افحم اكابر بلغاء الزمان وانم الحجة

تونے اس آواز مکروہ پر جرءت کی اے جاہل کاہل کیا تو اُس کلام پر حملہ کرتا ہے جس نے بڑے بڑے بلغاء زمانہ کو ساکت کردیا

على فصحاء اهل اللسان وخضعت له اعناق الادباء وامن به نوابغ الشعراء

اور زمانہ کے مشہور فصیحون پر اپنی حجت پوری کی اور ادیبون کی گردنین اسکی طرف جہک گئین اور شعراء مین سے بڑی بڑی نابغہ

وجاؤا خاضعين مقرين - ءانت اسبق منهم في معرفة مواد الاقاويل وتمييز

اُسپر ایمان لائے اور اقراری اور فروتن بنکر اسکیطرف رجوع کرلیا کیا تو زبان شناسی مین توان سے بڑہا ہوا ہے اور صحیح اور غیر صحیح

الصحيح من العليل او انت من المجنونين - الا تعلم انهم كانوا اهل اللسان وقد غذوا

مین فرق کرنے مین تو زیادہ طاقت رکہتا ہے یا تو دیوانہ ہے - کیا تجہے خبر نہین کہ وہ لوگ اہل زبان تہے اور خوش تقریری کے

بلبان البيان وكان يصبون القلوب بافانين العبارات وملح الادب ونوادر

دودہ سے پرورش یافتہ تہے اور رنگارنگ کے عبارات اور عجیب اشارات سے دلون کو اپنی طرف کہینچ لیتے تہے اور ان کو چلن مین

الاشارات وكانوا في هذه السلك وعلم محاسنها من الماهرين الست تعلم ان

اور علم محاسن بیان مین ماہر تہے کیا تجہے معلوم نہین

القران ما ادعى اعجاز البلاغة الا في الرباغة فان العرب في زمانه كانوا فصحاء العصر

کہ قران نے اعجاز بلاغت کا دعوی کشتی گاہ کے میدان مین کیا ہے کیونکہ عرب اسکے زمانہ مین فصحا عصر اور

واکثرھم امنوا باعجازہ واقرّوا بتناوش بازہ وعجزوا عن درك هنا ذہ وقالوا الکلام

اور اکثر انکے اس قرآنی معجزہ پر ایمان لائے اور اقرار کر لیا کہ اسکے باز کی سخت پکڑ مین ہین اور اسکی حقیقت کے دریافت سے عاجز

فاق کلمات البشر وکلہ لبّ ولیس معہ شیٔ من القشر وعلیہ طلاوۃ وفیہ حلاوۃ

رہ گئے اور کہا کہ یہ ایک کلام ہے کہ کلمات بشر پر غالب پڑ گیا اور وہ سارے کا سارا مغز ہے اور اسکے ساتھ چھلکا نہین اور

وھو غدقٌ لاینفد من شرب الشاربین - وما نبسوا بکلمۃ فی قدح شانہ وما فاھوا

اسپر ایک آب و تاب ہی اور اسمین ایک حلاوت ہی اور وہ ایک بے اندازہ اور بکثرت مصفا پانی ہے جو پینے والون کے پینے سے ختم نہین ہوتا

بکلامٍ فی جرح بیانہ ونسوا اجال الفکر فی میدانہ ثم رجعوا مرعوبین نادمین - واکثرھم

اور قران کے قدح شان مین وہ کوئی کلمہ منھہ پر نہ لائے اور اسکی جرح مین انہون نے کوئی بات منھہ سے نکالی اور اسکے میدان مین انہون نے فکر کا

کانوا یبکون عند سماعہ ویسجدون باکین -

اونٹ دوڑہی تو سہی مگر خوفناک اور شرمندہ ہوکر رجوع کیا اور اکثر انکے قرآن کو سنکر روتے اور سجدہ کرتے تہے -

هذا ما نجد فی القران الکریم واحادیث النبیّ الرّؤف الرّحیم

یہ وہ بیان ہے جو ہم قران کریم مین پاتے اور نبی رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث

ایمانًا ودیانۃً وصدقًا وامانۃً وما نجد کلمۃ خلاف ذلك من اسلاف النصاری او المشرکین

میں پڑہتے ہین اور ہمنے اسکو ایماناً اور دیانتاً اور امانتاً لکہا ہے اور ہم اسکے برخلاف کوئی ایسا قول بہی نہین پاتے جو اسکے نصاریٰ

وکانوا خیرًا منکم فی تنقید الکلمات یا معشر الجاهلین - واما ما ظننت ان فی القران

اور مشرکون کے منھہ سے قرآن کے شان کے برخلاف نکلا ہو اور اے نادانو وہ نصاریٰ قران کی پرکھ مین تم سے بہتر تہے اور یہ جو تو نے خیال کیا

بعض الفاظ غیر لسان قریش فقد قلت هذا اللفظ من جهل وطیش وما کنت من

کہ قران مین بعض ایسے الفاظ ہین کہ وہ زبان قریش کے مخالف ہین سو یہ بات تیری سراسر جہل اور نفسانی جوش سے ہے اور بصیرت

المتبصرین - اعلم ایها الغبی والجهول الدنیّ ان مدار الفصاحۃ علی الفاظ مقبولۃ

کی راہ سے نہین - اے غبی اور سفلہ نادان تجہے معلوم ہو کہ فصاحت کا مدار الفاظ مقبولہ پر ہوا کرتا ہے خواہ

سواء کانت من لسان القوم او من کلم منقولۃ مستعملۃ فی بلغاء القوم غیر مجهولۃ وسواء

وہ کلمات قوم کی اصل زبان مین سے ہون یا ایسے کلمات منقول ہون جو بلغاء قوم کے استعمال مین آ گئے ہون اور خواہ وہ ایک

کانت من لغت قوم واحد او من محاوراتهم علی الدوام او خالطها الفاظ استحلاها بلغاء

ہی قوم کے لغت مین سے ہون اور ان کے دائمی محاورات مین سے ہون یا ایسے الفاظ ان مین ملگئے ہون جو قوم کے بلغاء کو

فانه ادرك الاسلام وتشرف به وادى الاخلاص التام ومات سنة احدى

اُس نے اسلام کا زمانہ پایا اور مشرف باسلام ہوا اور پورا اخلاص کیا اور سن اکتالیس مین فوت

واربعين - وكذلك كثير منهم اقروا بان القرآن مملو من العبارات المهذبة

ہوا اور اسیطرح بہتون نے انہین سے قرآن شریف کی بلاغت فصاحت کو قبول کر لیا اور اقرار کر لیا کہ درحقیقت

والاستعارات المستعذبة والافانين المستملحة والمضامين الحكمية الموشحة بل من

قرآن عبارات پاکیزہ سے پر اور شیرین استعارات سے مالامال اور بدیع تقریرون اور آراستہ اور حکمیہ مضمونون سے بھرا ہوا ہے بلکہ

امعن منهم النظر فسعى الى الاسلام وحضر ودخل فى المؤمنين - فلو كان

جنہون نے اسمین نظر غور کی سو وہ اسلام کیطرف دوڑا اور ایمان والون مین داخل ہوا - پس اگر قرآن فصاحت اور

القرآن متنزلا من اعلى مدارج الكمال فى فصاحة المقال وبلاغة الاقوال لكان

بلاغت کے اعلی مدارج سے متنزل ہوتا تو مخالفون پر بات بہت آسان ہو جاتی -

الامر اسهل على المخالفين - ولقالوا ايها الرجل ان الكلام الذى عرضت علينا

اور وہ کہہ سکتے تھے کہ اے مرد جو کلام تونے پیش کی ہے اور

والحديث الذى اتيته لدينا ليس بفصيح بل ليس بصحيح ولا نجد فيه غير المعانى المطروقة

جو بات تو لایا ہے وہ فصیح نہین ہے بلکہ صحیح بھی نہین ہے اور اسمین معانی مطروقہ

الموارد والكلام الرثيق وما جئت باطيب واحلى وفيه الفاظ كذا وكذا وانك اسقطت فى كلامك وبعدت

الموارد پائے جاتے ہین اور اسمین الفاظ رکیک موجود ہین اور تو نے اپنی کلام مین غلطی کی ہے اور مطلب سے

عن مرامك ولست من المجيدين - فلا حاجة الى ان ناتى بمثله من الاقوال ونتوازن

دور جا پڑا ہے اور کوئی نکتہ تیری کلام مین نہین بلکہ اسمین تو ایسے ایسے لفظ ہین پس کچھ حاجت نہین کہ ہم اسکی کوئی نظیر

فى المقال ونحاذى حذو النعال فاليك عنا وتجاف واترك الاوصاف فان كلامك

بناوین یا اس سے نعل بنعل مقابلہ کرین ہم سے الگ ہو اور اپنی کلام کی تعریفین چھوڑ دے کیونکہ تیرا کلام

سقط عند الادباء المشهورين الفصحاء الماهرين ولكنهم ما سروا ذلك المسرى وما قدحوا فى هذا الدعوى

مشہور ادیبون کے نزدیک ردی ہے - مگر کفار عرب اس راہ نہین چلے اور اس دعوے مین انہون نے کچھ جرح قدح

بل قبلوا اعلى مراتب بلاغته وعجبوا لعلو شان فصاحته وقالوا ان هذا الا سحر مبين

نہین کیا بلکہ اونہون نے قرآن کے اعلیٰ مراتب بلاغت کو قبول کر لیا اور اسکی عظیم الشان فصاحت سے تعجب مین رہ گئے اور کہا

فقلت ان كنت تزعم انك تعلم العربية فأرنا مهارتك الادبية ونحن نقص عليك

پس مینے کہا کہ اگر تو یہ گمان کرتا ہے کہ تو عربی جانتا ہے تو ہمیں اپنی مہارت ادبیہ دکھلاؤ اور ہم ایک قصہ کسی زبان میں تجھکو

قصة فی لسان فترجمه فی العربية باحسن بيان ان كنت فيها من الماهرين وان

سنائیں گے اور تجھ پر واجب ہوگا کہ تو اسکی عبارت کو عربی بنا کر دکھلا دے پھر ہم تمہاری بزرگی کے اقراری ہو جائینگے

ترجمت فلك خمسون روبیة انعاما ثم نقر بفضلك ونكرمك اكراما ونحسبك من

اور تیری تعظیم کرینگے اور تجھکو متبحر فاضلوں میں سے تسلیم کرینگے۔

الفضلاء المسلّمين المرتدين۔ ولكنّك سكت كالانعام وما ملت الى الانعام وما نبست

مگر تو چارپایوں کی طرح چپ ہو گیا اور انعام لینے کیطرف رخ نہ کیا اور تو

بكلمة الخير والشرّ خوفا من هتك الستر وفضوح الحصر فثبت انك غبی قصير

جواب میں چپ ہی کر گیا نہ کچھ نیک کہا نہ بد کیونکہ اسمیں تیری پردہ دری اور رسوائی تھی پس ثابت ہوا کہ تو ایک غبی

الرسن وما اصابك حظّ من اللسن وما حرصت فی الانعام لانّك كنت جاهلا

کم استعداد آدمی ہے اور تجھکو زبان عربی سے کچھ بھی حصہ نہیں اور تو نے انعام لینے کیطرف رغبت نہ کی کیونکہ تو

كالانعام وما كان لك حظ من العربية بل ما كنت من الماسين فعلمت بعلم قطعی انك لا تعلم العربية ولا

ایک جاہل چارپایوں کیطرح تھا اور عالموں میں سے نہیں تھا۔ پس مینے قطعی علم کے ساتھ جان لیا کہ تو زبان عربی بالکل نہیں جانتا

تستطيع ان تخترق فی مسالكها وتنصلت فی سبلها وسككها وما فيك لاحة لاسع لا حميم فهم واسع

اور تجھے طاقت نہیں کہ اسکے کوچوں میں چل سکے اور اسکی تنگ راہوں میں گذر کر سکے اور تجھ میں تو صرف نیش زنندے

فلا تتجسس ولا تعل يا اسفل السافلين۔ ءانت مع جهلك هذا تقدح فی القرآن

اور ایک قطرہ بھی علم وسیع کے سینہ میں سے تیری پاس نہیں ہے پس تو ای اسفل السافلین بزرگ منشی مت دکھلا کیا تو باوجود اپنی اس نادانی کے قرآن میں

وتزری علی كتاب فاق فصاحته نوع الانسان ولا تری صورتك ولا تنظر الی مبلغ

جرح قدح کرتا ہی اور اس کتاب کا عیب ڈھونڈھتا ہے جسکی فصاحت نوع انسان کی فصاحتوں پر غالب آگئی اور اپنی شکل کو نہیں دیکھتا اور اپنے

علمك يا مضيع العقل والدين۔ وان كنت تحسب نفسك شيئا من الاشياء

اندازہ علم کیطرف نگہ نہیں کرتا ای دین اور عقل کے دشمن یہ تو کیا کرتا ہی۔ اور اگر تو اپنے نفس کو کچھ چیز سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہی کہ تو بھی

وتظن انك من الادباء فها انا قمت لاستبراء زندك واستشفاف فرندك

ایک ادیبوں میں سے ہے پس خبردار ہو جا کہ تیری چہری کی آگ نکالنے کے لئے میں کھڑا ہو گیا ہوں اور تیری تلوار کا

القوم استعملوها في النظم والنثر من غير مخافة اللوم مختارين غير مضطرين ـ فلما كان

شیرین معلوم ہوئے اور اُنہوں نے اُنکے استعمال اپنے نظم اور نثر میں جایز رکھے ہو اور کسی ملامت سے نہ ڈری ہوں اور نہ کسی اضطرار سے

مدار البلاغة على هذه القاعدة فهذا هو معيار الكلمات الصاعدة في سماء البلاغة

والفاظ استعمال کیئے ہوں پس جبکہ بلاغت کا مدار اسی قاعدہ پر ہوا پس یہی قاعدہ اُن عبارات بلیغہ کیلئے معیار ہے جو فصاحت کے آسمان پر

الراعدة فلا حرج ان يكون لفظ من غير اللسان مقبولا في اهل البيان بل ربما

چڑھے ہوئے اور بلندی میں گرج رہے ہیں پس اسبات میں کچھ بھی حرج نہیں کہ ایک غیر زبان کا لفظ ہو مگر بلغا نے اسکو

يزيد البلاغة من هذا النهج في بعض الاوقات بل يستعملونه في بعض المقامات ويتلذذون

قبول کر لیا ہو بلکہ اس طریق سے تو بسا اوقات بلاغت بڑھ جاتی ہے اور کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے بلکہ بعض مقامات میں

به اهل الافانين ـ ولكنك رجل غمر جهول ومع ذلك معاند وعجول فلاجل ذلك

اس طرز کو فصیح اور بلیغ لوگ ملیح اور نمکین سمجھتے ہیں اور تفنن عبارات کے عشاق اُس سے لذت اُٹھاتے ہیں مگر تو تو ای معترض

ماتعلم شيئا غير حقدك وجهلك وما تضع قدما الا في دحلك ولا تدري ما لسان العرب

ایک غبی اور جاہل ہے اور باوجود اسکے تو جلدباز اور دشمن حق ہے اسی لئے تو بغیر کینہ اور جہل کے اور کچھ نہیں جانتا اور بغیر گڑھے کے

وما الفصاحة ولا نصدر منك الا الوقاحة وما الفنت الا سب المطهرين ـ

اور کسی جگہ قدم نہیں رکھتا اور تو نہیں جانتا کہ زبان عرب کیا شی ہے اور فصاحت کسے کہتے ہیں اور صرف بیحیائی تجھ میں ہے اور کوئی لیاقت اور تجھ کو

فاترك ايها الغافل سيرة الاشرار واستح وانظر وجهك في

سوائے غافل شریروں کی خصلت چھوڑ دے اور کچھ شرم کر اور ذرہ اپنے منہ کو فکر کے شیشہ میں دیکھ

مرآة الافكار هل قرأت شيئا في مدة عمرك من فن الادب او عرفت في طرقه افانين

کہ کیا تو نے مدت عمر میں کبھی فن ادب سے کچھ پڑھا ہے یہ رنگینی عبارات کے نشیب فراز تجھ معلوم ہیں

الوهد والحدب او الفت قط بين كلمتين ونظمت بيتا او بيتين فان ادعيت فأت

یا کبھی تو نے دو عربی کلموں کو جوڑا یا ایک دو بیت بنائے پس اگر تو دعوے کرے تو اس بات کا

ببرهان مبين ـ وانت تعلم اني خاطبتك في البراهين اذ صلت على القران والدين

ثبوت پیش کر اور تجھے معلوم ہے کہ میں نے براہین میں بھی تجھ کو مخاطب کیا تھا جبکہ تو نے قرآن شریف پر

المتين ـ وما كان خطابي الا لابدي على الناس جهلك الشديد وذهنك البليد

اور دین اسلام پر حملہ کیا تھا اور میرا مخاطب کرنا صرف اسی وجہ سے تھا کہ تا میں تیرا سخت جہل اور کند ذہن ہونا لوگوں پر ظاہر کروں

ادنى التفات البلغاء فان اتسعت في الادب فليس من العجب ان تقول احلى وافصح مما قلنا
ادنیٰ التفات اسکی نظیر بنانے کیلئے کافی ہے پس اگر تو فن ادب میں وسیع مہارت رکھتا ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ
الى اسبوع مع انك تؤلف بتائيد جموع لانك لست من اعانتهم بممنوع وانى
اس سے زیادہ تر شیریں اور زیادہ تر فصیح بنالیوے اور تجھکو یہ اجازت بھی حاصل ہے کہ تو اپنے تمام گروہ کے ساتھ ملکر لکھے
ما اتخذت معينا في رسالتي هذه وقلت ما قلت من عند نفسي من فضل ربي
کیونکہ ہماری طرف سے ان سے مدد لینے کی تجھکو ممانعت نہیں اور مینے اس رسالہ میں کسی دوسرے سے مدد نہیں لی اور جو کچھ مینے
في ايام معدودة كالمقتضبين. ومع ذلك اني امهلك واخوانك وجميع خلانك
کہا وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے چند دنوں میں حاضر نویس کیطرح اپنی طرف سے کہا ہے اور باوجود اسکے میں تجھے اور تیری بھائیوں اور
وقومك واعوانك الذين يقولون انا نحن المولويون الى شهرين كاملين من يوم
تیرے دوستوں اور تیری قوم اور تیرے مددگاروں کو جو کہتے ہیں جو ہم مولوی ہیں دو کامل مہینوں کی مہلت دیتا ہوں اور
الاشاعة لنرى كمال البراعة فان اتيتم بمثلها في هذه المدة التي هي اقل الآجال
یہ مہلت اشاعت کی تاریخ سے ہے تاکہ تم اپنا کمال بلاغت دکھلاؤ پس اگر تم اس رسالہ کی مثل بنالائے اور اس مدت میں جو بڑی
وتوازنتم في كل انواع المقال ونرى ان قولكم تحاذي حذو النعال فلكم خمسة
وسیع مدت ہے تمنے ہریک مماثلت اور موازنت کے لحاظ سے رسالہ بنا کر پیش کردیا اور ہمنے دیکھ لیا کہ نعل بنعل تمنے مقابلہ کر دکھلایا تو اس
آلاف روبية انعاما منا وعدا موكدا بقسم الله ذي الجلال وان لم تطمئن بالايمان
صورت ہم تمہیں پانچہزار روپیہ انعام دینگے یہ وعدہ اللہ جلشانہ کی قسم کے ساتھ موکد ہے اور اگر تجھے ایمانی قسموں پر
الايمانية فنجمع ذهب الشرط في خزينة الحكومة البريطانية لتكون من المطمئنين
اعتبار نہ آوے پس ہم خزانہ انگریزی میں روپیہ جمع کرا دینگے تاکہ تجھے اطمینان ہو
ونعاهد الله بحلفة ان نعطي العدو حقه عند ظهور غلبة ولو تخلفنا فكنا كاذبين
اور ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں کہ فریق ثانی کو اسکا حق اسکے غلبہ کے وقت فی الفور دیدینگے اور اگر ہمنے تخلف کیا تو ہم جھوٹے
ونجعل الحكومة البرطانية حكما لهذه القضية ومخيرا في هذه الخطة ولها ان
ٹھہرینگے اور ہم حکومت انگریزی کو اس مقدمہ کے فیصلہ کرنیکے حکم مقرر کرتے ہیں اور حکومت انگریزی کو اختیار ہوگا
تعطي انعامنا كل من بار كلامنا واربى فوق شرطنا نثرا كنثر ونظما كنظم في القدر
کہ ہمارا انعام اسکو دیدے جو مقابلہ کے وقت پورا اتر آوے اور ہمارے شرط کے موافق نظم اور نثر بنالیوے نظم اپنے قدر اور

وابتدعت هذه الرسالة العجالة فی العربیة لهذه الاغراض الضروریة وهی تحتوی علی
اور اس رسالہ عجالہ کو مینے عربی مین اِسی غرض سے تالیف کیا ہے اور یہ رسالہ نادر اور چمکیلی بیانون سے پُر
غرر البیان ودرره وملح الادب ونوادره ووشحتها بمحاسن الکنایات وترصیع
ہین جو موتیون کی طرح ہین اور نیز ادب کے نمکین عبارتون پر مشتمل ہے اور مینے اسکو بہت عمدہ کنایات اور نکات لطیفہ
لآلی النکات فی العبارات وفیها کثیر من الامثال العربیة واللطائف الادبیة
موتیون سے موشح اور مرصع کیا ہے اور اسمین امثال عربیہ بہت ہین اور لطایف ادبیہ بکثرت ہین
والاشعار المبتکرة والقصائد المحبّرة ولم اودعها من الاشعار الاجنبیة بل کلها
اور اسی طرح اشعار نو طرز اور خوبصورت قصیدے بہی اِسمین ہین اور مین اس کتاب مین اشعار اجنبیہ
نتائج خاطری وثمار شجراء فکری وما فعلت هذا الا لاسبر به غور عقلك ومقدار
نہین لایا بلکہ وہ سب میری طبیعت کے نتیجے اور میری زمین کے پہل ہین اور مینے یہ اسلیے کیا کہ تا تیری عقل کا عمق
فضلك واری مبلغ علمك وعذوبة منطقك واری الخلق اءنك صادق فی
اور تیری فضیلت کا مقدار آزماؤن اور تیرا اندازہ علم اور شیرینی کلام کو دیکھون کیا تو اپنے دعوے مین سچا اور اپنے
دعواك واهل لبلواك وهل لك حق ان تصول علی کتاب الله القرآن وبلاغته وسفر
شور و شر کا اہل ہے اور کیا تجہے حق ہے کہ تو کتاب اللہ قرآن پر حملہ کرے اور خدا تعالی کے صحیفون کی
الله الرحمان وبلاغته کما انت زعمت او من الکاذبین الدجالین وانی الهمت من ربی
بلاغت اور اُسکے میدان کشتی گاہ کی نسبت نکتہ چینی کرے سو مینے چاہا کہ دیکہون کہ تو اپنے دعوون مین سچا ہے یا تو جہوٹون مین سے
انك لا تقدر علی هذا النضال وسیبدی الله عجزك ویخزیك ویثبت انك اسیر فی
ہے اور مجہے خدا تعالی کیطرف سے الہام ہوا ہے کہ تو اِس مقابلہ پر قادر نہین ہوگا اور خدا تعالی تیرا عجز ظاہر کر دیگا اور تجہے رسوا کر دیگا اور
بحار الضلال ولو اجتمعت قومك معك علی هذا الخیال فترجعون مغلوبین هذا
ثابت کریگا کہ تو گمراہی مین اسیر ہے اور اگرچہ تیری قوم اس خیال مقابلہ مین تجہہ سے متفق ہو جائے مگر آخر تم مغلوب ہو جاؤگے یہ با وجود
مع اعترافی بان هذه الرسالة لیست سباق الغایات فی توشیح المقال بل اقتضبتها
میرے اس اقرار کے ہے کہ یہ رسالہ اپنی بلاغت مین کوئی اعلے درجہ کے کمال پر نہین بلکہ مینے جلد جلد اسکو گھسیٹ دیا ہے
علی جناح الاستعجال واعلم ان الاتیان بمثلها امر هین علی الادباء بل یکفی فی هذا
اور مین جانتا ہون کہ اسکی نظیر بنانا ادیبون پر بہت ہی آسان ہے بلکہ انکی ادنی التفات

بل وجدتہم معشر الجہلاء والسفہاء بعیدین من ہذا الزلال مبعدین عن مثل ہذا الکمال فنرجو من جلیل

ان کو ایک جاہلون کا گروہ پاوے جو اس قسم کے کمالات سے دور و مہجور ہین پس ہم حکومت برطانیہ

الحکومۃ البریطانیۃ ان تمنع بعد ہؤلاء الکذابین من ان یسمّوا انفسہم مولویّین

کے عدل اور انصاف سے امید رکھتے ہین کہ بعد اسکے ان کذابون کو اسبات سے منع کرے کہ اپنے تئین

ویصولوا علی بلاغۃ کلام اللہ مع کونہم جاہلین

مولوی کے نام سے موصوف کرین اور باوجود جاہل ہونیکے قرآن کریم کی بلاغت پر حملہ کرین

واول مخاطبنا فی ہذہ الدّعوۃ ومدعونا لہذہ المعرکۃ

اور اس دعوت مین ہمارا اول مخاطب اور اس معرکہ مین ہمارا اول مدعو پادری

صاحب التوزین عماد الدین فانہ ینکر بلاغۃ القراٰن وفصاحتہ ویری فی کلّ

عماد الدین ہے کیونکہ وہ قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت سے انکاری ہے اور اپنی ہر ایک کتاب

کتاب وقاحتہ ویقول انّی عالم جلیل ذہین وان القراٰن لیس بفصیح بل لیس بصحیح

مین بیحیائی دکھلاتا ہے اور کہتا ہے کہ مین ایک عالم بزرگ ہون اور قرآن فصیح نہین ہے بلکہ صحیح بھی نہین ہے

وما اری فیہ بلاغۃ ولا اجد براعۃ کما ہو زعم الزاعمین ویقول انی ساکتب تفسیرہ

اور مین اسمین کوئی بلاغت نہین دیکھتا اور نہ فصاحت جیسا کہ خیال کیا گیا ہے اور کہتا ہے کہ مین عنقریب تفسیر شایع

وکذلک نسمع تقاریرہ فہو یدعی کمالہ فی العربیۃ ویسبّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کرونگا اور ایسی ہی اور باتین ہم اسکی سنتے ہین اور وہ کمال عربی دانی کا دعوی کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بباعث

بکمال الوقاحۃ والفریۃ ویزری علی کتاب اللہ وعلی فصاحتہ کانہ عم امرء القیس

بیشرمی اور دروغگوئی کے گالیان نکالتا ہے اور قرآن شریف کی فصاحت کے ایسے دعوی سے اور غرور سے عیب جوئی کرتا ہے کہ

او ابن خالتہ ویسمی نفسہ مولویًّا ویمشی کالمستکبرین

گویا وہ امرء القیس کا چچا یا خالہ زاد بھائی ہے اور اپنا نام مولوی رکھتا ہے اور متکبرون کیطرح چلتا ہے۔

ثم بعد ذالک نخاطب کل متنصر ملقب بالمولوی الذی

پھر اسکے بعد ہم ہر ایک کرشٹان کو جو اپنے تئین مولوی کے نام سے موسوم کرتا ہے مخاطب

کتبنا اسمہ فی الہامش وندعو کلہم للمقابلۃ ولہم خمسۃ الاف انعامًا منّا

کرتے ہین اور اُن سب کے نام ہمنے حاشیہ مین لکھدئے ہین اور ہم ان سب کو مقابلہ کیلئے بلاتے ہین اگر وہ ایسی کتاب بنادین

ح

مولوی کریم الدین
مولوی نظام الدین
مولوی الٰہی بخش
مولوی حبیب اللہ خان
مولوی نور الدین
مولوی اسمٰعیل
مولوی عبد السمیع
مولوی عصام الدین
مولوی حسام الدین
مولوی نظام الدین
مولوی قاضی صفدر علی
مولوی عبد الرحمان
مولوی حسن علی
وغیرہ وغیرہ

والعدة والبلاغة والفصاحة والتزام الحق والحكمة هذا عهد منا ولعنة الله على
بلاغت اور التزام حق اور حکمت مین نظم کے مانند ہو اور نثر کے مانند ہو اور خدا کی لعنت اُنپر جو عہد کو پورا نہ کرین
الناكثين - وللنصارى ان يتعاونوا لهذه المقابلة ويقوموا متفقين لتلك المعركة
اور نصارا کا اختیار ہوگا کہ اس مقابلہ مین ایک دوسرے کو مدد دیوین اور سب متفق ہوکر اس معرکہ کیلئے اٹھین اور بعض
ويكون بعضهم لبعض ظهيرا ويستفسر الجاهل خبيرا وليطلبوا لانفسهم كل نصير
بعض کی پشت پناہ بنجائین اور ایک جاہل با خبر آدمی سے پوچھ لے اور دور و نزدیک سے ہر یک مددگار اونہین
ومعين وبعيد وقريب ومسيحهم الذي هو رب في اعينهم ولا رب الا الله قيوم
اپنے لئے بُلا لین اور مسیح سے بھی مدد لین جو اُنکی نظر مین خدا ہے اور کوئی خدا نہین بجز اسکے جو قیوم
العالمين - وليستمدوا من روحهم الذي كان يعلم الالسنة ان كانوا صادقين
العالمین ہے اور چاہئے کہ اپنے اس روح القدس سے بھی مدد لین جو بولیان سکھاتا تھا اگر سچے ہین۔
هذا ما رضينا عليه من طيب نفسنا وانشراح صدرنا ورضينا
یہ وہ بات ہے جسپر ہم اپنے دل کی خوشی اور انشراح صدر سے راضی ہوگئے اور ہم اس بات پر
بالحكومة البريطانية ان تكون حكما بيننا وبينهم فان تجد هؤلاء الذين
بھی راضی ہوگئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مین اور ہمارے مخالفون مین حکم بنجائے پس اگر گورنمنٹ ان لوگون کو اپنے
يصولون على بلاغة القران وفصاحته ويقولون انا نحن المولويون كعلماء المسلمين
قولون مین صادق پاوے جو قرآن شریف کے فصاحت اور بلاغت پر حملہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم بھی مسلمانون کے
ولسنا من السفهاء الجاهلين ولنا يد طولى في تنقيد جد القول وهزله وتنقيح
علماء کی طرح مولوی ہین اور نادان نہین ہین اور فصاحت اور عدم فصاحت مین فرق کرنیکے لئے ہم ہین مادہ سب
رفيق اللفظ وجزله صادقين في هذا الامتحان وسابقين في هذا الميدان فلتعطهم
اور گورنمنٹ دیکھے کہ وہ اس میدان مین درحقیقت پیش دستی لیجانے والے ہین پس لازم ہوگا کہ گورنمنٹ ہمارا
انعامنا وليكذب كلامنا وليشيع كمال علمهم في الديار والبلدان وليشتهر فضلهم
انعام اُنکو دے اور ہمین کاذب خیال کرے اور اُنکے کمال علم کو ملکون اور ولایتون مین مشہور کرے اور دنیا کے
الى اقاصي البلدان ولتكتب اسماءهم في الفاضلين - وان لم تجدهم من العلماء الادباء
کنارون تک اُنکے فضائل مشتہر کردے اور اُنکے نام فاضلون مین لکھ لے اور اگر گورنمنٹ انکو ایسا نہ پاوے بلکہ

۲۵ لعنت ـــ ۲۶ لعنت ـــ ۲۷ لعنت ـــ ۲۸ لعنت ـــ ۲۹ لعنت ـــ ۳۰ لعنت ـــ ۳۱ لعنت ـــ
۳۲ لعنت ـــ ۳۳ لعنت ـــ ۳۴ لعنت ـــ ۳۵ لعنت ـــ ۳۶ لعنت ـــ ۳۷ لعنت ـــ ۳۸ لعنت ـــ
۳۹ لعنت ـــ ۴۰ لعنت ـــ ۴۱ لعنت ـــ ۴۲ لعنت ـــ ۴۳ لعنت ـــ ۴۴ لعنت ـــ ۴۵ لعنت ـــ
۴۶ لعنت ـــ ۴۷ لعنت ـــ ۴۸ لعنت ـــ ۴۹ لعنت ـــ ۵۰ لعنت ـــ ۵۱ لعنت ـــ ۵۲ لعنت ـــ
۵۳ لعنت ـــ ۵۴ لعنت ـــ ۵۵ لعنت ـــ ۵۶ لعنت ـــ ۵۷ لعنت ـــ ۵۸ لعنت ـــ ۵۹ لعنت ـــ
۶۰ لعنت ـــ ۶۱ لعنت ـــ ۶۲ لعنت ـــ ۶۳ لعنت ـــ ۶۴ لعنت ـــ ۶۵ لعنت ـــ ۶۷ لعنت ـــ
۶۸ لعنت ـــ ۶۹ لعنت ـــ ۷۰ لعنت ـــ ۷۱ لعنت ـــ ۷۲ لعنت ـــ ۷۳ لعنت ـــ ۷۴ لعنت ـــ
۷۵ لعنت ـــ ۷۶ لعنت ـــ ۷۷ لعنت ـــ ۷۸ لعنت ـــ ۷۹ لعنت ـــ ۸۰ لعنت ـــ ۸۱ لعنت ـــ
۸۲ لعنت ـــ ۸۳ لعنت ـــ ۸۴ لعنت ـــ ۸۵ لعنت ـــ ۸۶ لعنت ـــ ۸۷ لعنت ـــ ۸۸ لعنت ـــ
۸۹ لعنت ـــ ۹۰ لعنت ـــ ۹۱ لعنت ـــ ۹۲ لعنت ـــ ۹۳ لعنت ـــ ۹۴ لعنت ـــ ۹۵ لعنت ـــ
۹۶ لعنت ـــ ۹۷ لعنت ـــ ۹۸ لعنت ـــ ۹۹ لعنت ـــ ۱۰۰ لعنت ـــ ۱۰۱ لعنت ـــ ۱۰۲ لعنت ـــ
۱۰۳ لعنت ـــ ۱۰۴ لعنت ـــ ۱۰۵ لعنت ـــ ۱۰۶ لعنت ـــ ۱۰۷ لعنت ـــ ۱۰۸ لعنت ـــ ۱۰۹ لعنت ـــ
۱۱۰ لعنت ـــ ۱۱۱ لعنت ـــ ۱۱۲ لعنت ـــ ۱۱۳ لعنت ـــ ۱۱۴ لعنت ـــ ۱۱۵ لعنت ـــ ۱۱۶ لعنت ـــ
۱۱۷ لعنت ـــ ۱۱۸ لعنت ـــ ۱۱۹ لعنت ـــ ۱۲۰ لعنت ـــ ۱۲۱ لعنت ـــ ۱۲۲ لعنت ـــ ۱۲۳ لعنت ـــ
۱۲۴ لعنت ـــ ۱۲۵ لعنت ـــ ۱۲۶ لعنت ـــ ۱۲۷ لعنت ـــ ۱۲۸ لعنت ـــ ۱۲۹ لعنت ـــ ۱۳۰ لعنت ـــ
۱۳۱ لعنت ـــ ۱۳۲ لعنت ـــ ۱۳۳ لعنت ـــ ۱۳۴ لعنت ـــ ۱۳۵ لعنت ـــ ۱۳۶ لعنت ـــ ۱۳۷ لعنت ـــ
۱۳۸ لعنت ـــ ۱۳۹ لعنت ـــ ۱۴۰ لعنت ـــ ۱۴۱ لعنت ـــ ۱۴۲ لعنت ـــ ۱۴۳ لعنت ـــ ۱۴۴ لعنت ـــ
۱۴۵ لعنت ـــ ۱۴۶ لعنت ـــ ۱۴۷ لعنت ـــ ۱۴۸ لعنت ـــ ۱۴۹ لعنت ـــ ۱۵۰ لعنت ـــ ۱۵۱ لعنت ـــ
۱۵۲ لعنت ـــ ۱۵۳ لعنت ـــ ۱۵۴ لعنت ـــ ۱۵۵ لعنت ـــ ۱۵۶ لعنت ـــ ۱۵۷ لعنت ـــ ۱۵۸ لعنت ـــ
۱۵۹ لعنت ـــ ۱۶۰ لعنت ـــ ۱۶۱ لعنت ـــ ۱۶۲ لعنت ـــ ۱۶۳ لعنت ـــ ۱۶۴ لعنت ـــ ۱۶۵ لعنت ـــ
۱۶۶ لعنت ـــ ۱۶۷ لعنت ـــ ۱۶۸ لعنت ـــ ۱۶۹ لعنت ـــ ۱۷۰ لعنت ـــ ۱۷۱ لعنت ـــ ۱۷۲ لعنت ـــ
۱۷۳ لعنت ـــ ۱۷۴ لعنت ـــ ۱۷۵ لعنت ـــ ۱۷۶ لعنت ـــ ۱۷۷ لعنت ـــ ۱۷۸ لعنت ـــ ۱۷۹ لعنت ـــ
۱۸۰ لعنت ـــ ۱۸۱ لعنت ـــ ۱۸۲ لعنت ـــ ۱۸۳ لعنت ـــ ۱۸۴ لعنت ـــ ۱۸۵ لعنت ـــ ۱۸۶ لعنت ـــ
۱۸۷ لعنت ـــ ۱۸۸ لعنت ـــ ۱۸۹ لعنت ـــ ۱۹۰ لعنت ـــ ۱۹۱ لعنت ـــ ۱۹۲ لعنت ـــ ۱۹۳ لعنت ـــ
۱۹۴ لعنت ـــ ۱۹۵ لعنت ـــ ۱۹۶ لعنت ـــ ۱۹۷ لعنت ـــ ۱۹۸ لعنت ـــ ۱۹۹ لعنت ـــ ۲۰۰ لعنت ـــ
۲۰۱ لعنت ـــ ۲۰۲ لعنت ـــ ۲۰۳ لعنت ـــ ۲۰۴ لعنت ـــ ۲۰۵ لعنت ـــ ۲۰۶ لعنت ـــ ۲۰۷ لعنت ـــ
۲۰۸ لعنت ـــ ۲۰۹ لعنت ـــ ۲۱۰ لعنت ـــ ۲۱۱ لعنت ـــ ۲۱۲ لعنت ـــ ۲۱۳ لعنت ـــ ۲۱۴ لعنت ـــ
۲۱۵ لعنت ـــ ۲۱۶ لعنت ـــ ۲۱۷ لعنت ـــ ۲۱۸ لعنت ـــ ۲۱۹ لعنت ـــ ۲۲۰ لعنت ـــ ۲۲۱ لعنت ـــ
۲۲۲ لعنت ـــ ۲۲۳ لعنت ـــ ۲۲۴ لعنت ـــ ۲۲۵ لعنت ـــ ۲۲۶ لعنت ـــ ۲۲۷ لعنت ـــ ۲۲۸ لعنت ـــ
۲۲۹ لعنت ـــ ۲۳۰ لعنت ـــ ۲۳۱ لعنت ـــ ۲۳۲ لعنت ـــ ۲۳۳ لعنت ـــ ۲۳۴ لعنت ـــ ۲۳۵ لعنت ـــ
۲۳۶ لعنت ـــ ۲۳۷ لعنت ـــ ۲۳۸ لعنت ـــ ۲۳۹ لعنت ـــ ۲۴۰ لعنت ـــ ۲۴۱ لعنت ـــ ۲۴۲ لعنت ـــ
۲۴۳ لعنت ـــ ۲۴۴ لعنت ـــ ۲۴۵ لعنت ـــ ۲۴۶ لعنت ـــ ۲۴۷ لعنت ـــ ۲۴۸ لعنت ـــ ۲۴۹ لعنت ـــ
۲۵۰ لعنت ـــ ۲۵۱ لعنت ـــ ۲۵۲ لعنت ـــ ۲۵۲ لعنت ـــ ۲۵۳ لعنت ـــ ۲۵۴ لعنت ـــ ۲۵۵ لعنت ـــ
۲۵۶ لعنت ـــ ۲۵۷ لعنت ـــ ۲۵۸ لعنت ـــ ۲۵۹ لعنت ـــ ۲۶۰ لعنت ـــ ۲۶۱ لعنت ـــ ۲۶۲ لعنت ـــ

اذا اتوابکتاب کمثل ھذا الکتاب کما کتبنا من قبل فی ھذا الباب والمھلۃ

تو ہماری طرف سے انکو پانچہزار روپیہ انعام ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اور بالمقابل کتاب تالیف کرنیوالوں کے لئے ہماری

منا ثلثۃ اشھر للمعارضین فان لم یبارزوا ولن یبارزوا فاعلموا انھم کانوا من

طرف سے تین مہینے مہلت ہے اور اگر مقابل پر نہ آویں اور ہرگز نہ آوینگے پس یقیناً جانو کہ وہ جھوٹے

الکاذبین۔

ہیں۔

واعلموا ان ھذا الانعام فی صورۃ اذا اتوا برسالۃ کمثل رسالتنا

اور یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ انعام اس صورت میں ہے کہ جب بالمقابل رسالہ بعینہ ہماری اس رسالہ

وعجالۃ۔ کمثل عجالتنا واثبتوا انفسھم کمماثلین ومشابھین۔ واما اذا ابوا وولوا الدبر

کے مشابہ ہو اور مماثلت اور مشابہت کو ثابت کریں لیکن اگر بنانے سے انکار کریں اور

کالثعالب وما استطاعوا علی ھذہ المطالب وما ترکوا عادۃ توھین القرآن

لومڑیوں کیطرح بیٹھیں دکھلادیں اور ان مطالب پر قدرت نہ پاسکیں اور نہ توہین قران شریف کی

وما امتنعوا من قدح کتاب اللہ الفرقان وما تابوا من ان یسموا انفسھم مولویین وما

عادت کو چھوڑیں اور کتاب اللہ کی جرح و قدح سے باز نہ آویں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ازدجروا من سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وما ازدجروا من قولھم

دشنام دہی سے رکیں اور نہ اس بیہودہ گوئی سے اپنے تئیں روکیں کہ قران فصیح نہیں

ان القرآن لیس بفصیح وما ترکوا سبیل التحقیر والتوھین فعلیھم من اللہ الف

ہے اور نہ توہین اور تحقیر کے طریق کو چھوڑیں پس انپر خدا تعالی کیطرف

لعنۃ فلیقل القوم کلھم آمین۔

سے ہزار لعنت ہے پس چاہیئے کہ تمام قوم کہے کہ آمین۔

۱ لعنت ۲ لعنت ۳ لعنت ۴ لعنت ۵ لعنت ۶ لعنت

۷ لعنت ۸ لعنت ۹ لعنت ۱۰ لعنت ۱۱ لعنت ۱۲ لعنت

۱۳ لعنت ۱۴ لعنت ۱۵ لعنت ۱۶ لعنت ۱۷ لعنت ۱۸ لعنت

۱۹ لعنت ۲۰ لعنت ۲۱ لعنت ۲۲ لعنت ۲۳ لعنت ۲۴ لعنت

اللعنة ٥٠١ اللعنة ٥٠٢ اللعنة ٥٠٣ اللعنة ٥٠٤ اللعنة ٥٠٥ اللعنة ٥٠٦ اللعنة ٥٠٧
اللعنة ٥٠٨ اللعنة ٥٠٩ اللعنة ٥١٠ اللعنة ٥١١ اللعنة ٥١٢ اللعنة ٥١٣ اللعنة ٥١٤
اللعنة ٥١٥ اللعنة ٥١٦ اللعنة ٥١٧ اللعنة ٥١٨ اللعنة ٥١٩ اللعنة ٥٢٠ اللعنة ٥٢١
اللعنة ٥٢٢ اللعنة ٥٢٣ اللعنة ٥٢٤ اللعنة ٥٢٥ اللعنة ٥٢٦ اللعنة ٥٢٧ اللعنة ٥٢٨
اللعنة ٥٢٩ اللعنة ٥٣٠ اللعنة ٥٣١ اللعنة ٥٣٢ اللعنة ٥٣٣ اللعنة ٥٣٤ اللعنة ٥٣٥
اللعنة ٥٣٦ اللعنة ٥٣٧ اللعنة ٥٣٨ اللعنة ٥٣٩ اللعنة ٥٤٠ اللعنة ٥٤١ اللعنة ٥٤٢
اللعنة ٥٤٣ اللعنة ٥٤٤ اللعنة ٥٤٥ اللعنة ٥٤٦ اللعنة ٥٤٧ اللعنة ٥٤٨ اللعنة ٥٤٩
اللعنة ٥٥٠ اللعنة ٥٥١ اللعنة ٥٥٢ اللعنة ٥٥٣ اللعنة ٥٥٤ اللعنة ٥٥٥ اللعنة ٥٥٦
اللعنة ٥٥٧ اللعنة ٥٥٨ اللعنة ٥٥٩ اللعنة ٥٦٠ اللعنة ٥٦١ اللعنة ٥٦٢ اللعنة ٥٦٣
اللعنة ٥٦٤ اللعنة ٥٦٥ اللعنة ٥٦٦ اللعنة ٥٦٧ اللعنة ٥٦٨ اللعنة ٥٦٩ اللعنة ٥٧٠
اللعنة ٥٧١ اللعنة ٥٧٢ اللعنة ٥٧٣ اللعنة ٥٧٤ اللعنة ٥٧٥ اللعنة ٥٧٦ اللعنة ٥٧٧
اللعنة ٥٧٨ اللعنة ٥٧٩ اللعنة ٥٨٠ اللعنة ٥٨١ اللعنة ٥٨٢ اللعنة ٥٨٣ اللعنة ٥٨٤
اللعنة ٥٨٥ اللعنة ٥٨٦ اللعنة ٥٨٧ اللعنة ٥٨٨ اللعنة ٥٨٩ اللعنة ٥٩٠ اللعنة ٥٩١
اللعنة ٥٩٢ اللعنة ٥٩٣ اللعنة ٥٩٤ اللعنة ٥٩٥ اللعنة ٥٩٦ اللعنة ٥٩٧ اللعنة ٥٩٨
اللعنة ٥٩٩ اللعنة ٦٠٠ اللعنة ٦٠١ اللعنة ٦٠٢ اللعنة ٦٠٣ اللعنة ٦٠٤ اللعنة ٦٠٥
اللعنة ٦٠٦ اللعنة ٦٠٧ اللعنة ٦٠٨ اللعنة ٦٠٩ اللعنة ٦١٠ اللعنة ٦١١ اللعنة ٦١٢
اللعنة ٦١٣ اللعنة ٦١٤ اللعنة ٦١٥ اللعنة ٦١٦ اللعنة ٦١٧ اللعنة ٦١٨ اللعنة ٦١٩
اللعنة ٦٢٠ اللعنة ٦٢١ اللعنة ٦٢٢ اللعنة ٦٢٣ اللعنة ٦٢٤ اللعنة ٦٢٥ اللعنة ٦٢٦
اللعنة ٦٢٧ اللعنة ٦٢٨ اللعنة ٦٢٩ اللعنة ٦٣٠ اللعنة ٦٣١ اللعنة ٦٣٢ اللعنة ٦٣٣
اللعنة ٦٣٤ اللعنة ٦٣٥ اللعنة ٦٣٦ اللعنة ٦٣٧ اللعنة ٦٣٨ اللعنة ٦٣٩ اللعنة ٦٤٠
اللعنة ٦٤١ اللعنة ٦٤٢ اللعنة ٦٤٣ اللعنة ٦٤٤ اللعنة ٦٤٥ اللعنة ٦٤٦ اللعنة ٦٤٧
اللعنة ٦٤٨ اللعنة ٦٤٩ اللعنة ٦٥٠ اللعنة ٦٥١ اللعنة ٦٥٢ اللعنة ٦٥٣ اللعنة ٦٥٤
اللعنة ٦٥٥ اللعنة ٦٥٦ اللعنة ٦٥٧ اللعنة ٦٥٨ اللعنة ٦٥٩ اللعنة ٦٦٠ اللعنة ٦٦١
اللعنة ٦٦٢ اللعنة ٦٦٣ اللعنة ٦٦٤ اللعنة ٦٦٥ اللعنة ٦٦٦ اللعنة ٦٦٧ اللعنة ٦٦٨
اللعنة ٦٦٩ اللعنة ٦٧٠ اللعنة ٦٧١ اللعنة ٦٧٢ اللعنة ٦٧٣ اللعنة ٦٧٤ اللعنة ٦٧٥
اللعنة ٦٧٦ اللعنة ٦٧٧ اللعنة ٦٧٨ اللعنة ٦٧٩ اللعنة ٦٨٠ اللعنة ٦٨١ اللعنة ٦٨٢
اللعنة ٦٨٣ اللعنة ٦٨٤ اللعنة ٦٨٥ اللعنة ٦٨٦ اللعنة ٦٨٧ اللعنة ٦٨٨ اللعنة ٦٨٩
اللعنة ٦٩٠ اللعنة ٦٩١ اللعنة ٦٩٢ اللعنة ٦٩٣ اللعنة ٦٩٤ اللعنة ٦٩٥ اللعنة ٦٩٦
اللعنة ٦٩٧ اللعنة ٦٩٨ اللعنة ٦٩٩ اللعنة ٧٠٠ اللعنة ٧٠١ اللعنة ٧٠٢ اللعنة ٧٠٣
اللعنة ٧٠٤ اللعنة ٧٠٥ اللعنة ٧٠٦ اللعنة ٧٠٧ اللعنة ٧٠٨ اللعنة ٧٠٩ اللعنة ٧١٠
اللعنة ٧١١ اللعنة ٧١٢ اللعنة ٧١٣ اللعنة ٧١٤ اللعنة ٧١٥ اللعنة ٧١٦ اللعنة ٧١٧
اللعنة ٧١٨ اللعنة ٧١٩ اللعنة ٧٢٠ اللعنة ٧٢١ اللعنة ٧٢٢ اللعنة ٧٢٣ اللعنة ٧٢٤

٢٦٣ لعنت ٢٦٤ لعنت ٢٦٥ لعنت ٢٦٦ لعنت ٢٦٧ لعنت ٢٦٨ لعنت ٢٦٩ لعنت
٢٧٠ لعنت ٢٧١ لعنت ٢٧٢ لعنت ٢٧٣ لعنت ٢٧٤ لعنت ٢٧٥ لعنت ٢٧٦ لعنت
٢٧٧ لعنت ٢٧٨ لعنت ٢٧٩ لعنت ٢٨٠ لعنت ٢٨١ لعنت ٢٨٢ لعنت ٢٨٣ لعنت
٢٨٤ لعنت ٢٨٥ لعنت ٢٨٦ لعنت ٢٨٧ لعنت ٢٨٨ لعنت ٢٨٩ لعنت ٢٩٠ لعنت
٢٩١ لعنت ٢٩٢ لعنت ٢٩٣ لعنت ٢٩٤ لعنت ٢٩٥ لعنت ٢٩٦ لعنت ٢٩٧ لعنت
٢٩٨ لعنت ٢٩٩ لعنت ٣٠٠ لعنت ٣٠١ لعنت ٣٠٢ لعنت ٣٠٣ لعنت ٣٠٤ لعنت
٣٠٥ اللعنت ٣٠٦ اللعنة ٣٠٧ اللعنة ٣٠٨ اللعنة ٣٠٩ اللعنة ٣١٠ اللعنة ٣١١ اللعنة
٣١٢ اللعنة ٣١٣ اللعنة ٣١٤ اللعنة ٣١٥ اللعنة ٣١٦ اللعنة ٣١٧ اللعنة ٣١٨ اللعنة
٣١٩ اللعنة ٣٢٠ اللعنة ٣٢١ اللعنة ٣٢٢ اللعنة ٣٢٣ اللعنة ٣٢٤ اللعنة ٣٢٥ اللعنة
٣٢٦ اللعنة ٣٢٧ اللعنة ٣٢٨ اللعنة ٣٢٩ اللعنة ٣٣٠ اللعنة ٣٣١ اللعنة ٣٣٢ اللعنة
٣٣٣ اللعنة ٣٣٤ اللعنة ٣٣٥ اللعنة ٣٣٦ اللعنة ٣٣٧ اللعنة ٣٣٨ اللعنة ٣٣٩ اللعنة
٣٤٠ اللعنة ٣٤١ اللعنة ٣٤٢ اللعنة ٣٤٣ اللعنة ٣٤٤ اللعنة ٣٤٥ اللعنة ٣٤٦ اللعنة
٣٤٧ اللعنة ٣٤٨ اللعنة ٣٤٩ اللعنة ٣٥٠ اللعنة ٣٥١ اللعنة ٣٥٢ اللعنة ٣٥٣ اللعنة
٣٥٤ اللعنة ٣٥٥ اللعنة ٣٥٦ اللعنة ٣٥٧ اللعنة ٣٥٨ اللعنة ٣٥٩ اللعنة ٣٦٠ اللعنة
٣٦١ اللعنة ٣٦٢ اللعنة ٣٦٣ اللعنة ٣٦٤ اللعنة ٣٦٥ اللعنة ٣٦٦ اللعنة ٣٦٧ اللعنة
٣٦٨ اللعنة ٣٦٩ اللعنة ٣٧٠ اللعنة ٣٧١ اللعنة ٣٧٢ اللعنة ٣٧٣ اللعنة ٣٧٤ اللعنة
٣٧٥ اللعنة ٣٧٦ اللعنة ٣٧٧ اللعنة ٣٧٨ اللعنة ٣٧٩ اللعنة ٣٨٠ اللعنة ٣٨١ اللعنة
٣٨٢ اللعنة ٣٨٣ اللعنة ٣٨٤ اللعنة ٣٨٥ اللعنة ٣٨٦ اللعنة ٣٨٧ اللعنة ٣٨٨ اللعنة
٣٨٩ اللعنه ٣٩٠ اللعنة ٣٩١ اللعنة ٣٩٢ اللعنة ٣٩٣ اللعنة ٣٩٤ اللعنة ٣٩٥ اللعنة
٣٩٦ اللعنة ٣٩٧ اللعنة ٣٩٨ اللعنه ٣٩٩ اللعنة ٤٠٠ اللعنة ٤٠١ اللعنه ٤٠٢ اللعنة
٤٠٣ اللعنة ٤٠٤ اللعنة ٤٠٥ اللعنه ٤٠٦ اللعنة ٤٠٧ اللعنة ٤٠٨ اللعنة ٤٠٩ اللعنة
٤١٠ اللعنة ٤١١ اللعنة ٤١٢ اللعنة ٤١٣ اللعنه ٤١٤ اللعنه ٤١٥ اللعنة ٤١٦ اللعنه
٤١٧ اللعنه ٤١٨ اللعنة ٤١٩ اللعنه ٤٢٠ اللعنة ٤٢١ اللعنة ٤٢٢ اللعنة ٤٢٣ اللعنة
٤٢٤ اللعنة ٤٢٥ اللعنه ٤٢٦ اللعنة ٤٢٧ اللعنه ٤٢٨ اللعنه ٤٢٩ اللعنه ٤٣٠ اللعنه
٤٣١ اللعنه ٤٣٢ اللعنه ٤٣٣ اللعنه ٤٣٤ اللعنه ٤٣٥ اللعنه ٤٣٦ اللعنه ٤٣٧ اللعنه
٤٣٨ اللعنه ٤٣٩ اللعنه ٤٤٠ اللعنه ٤٤١ اللعنه ٤٤٢ اللعنه ٤٤٣ اللعنه ٤٤٤ اللعنه
٤٤٥ اللعنة ٤٤٦ اللعنة ٤٤٧ اللعنة ٤٤٨ اللعنة ٤٤٩ اللعنة ٤٥٠ اللعنة ٤٥١ اللعنة
٤٥٢ اللعنه ٤٥٣ اللعنة ٤٥٤ اللعنة ٤٥٥ اللعنه ٤٥٦ اللعنة ٤٥٧ اللعنه ٤٥٨ اللعنة
٤٥٩ اللعنه ٤٦٠ اللعنه ٤٦١ اللعنة ٤٦٢ اللعنه ٤٦٣ اللعنة ٤٦٤ اللعنه ٤٦٥ اللعنة
٤٦٦ اللعنة ٤٦٧ اللعنة ٤٦٨ اللعنة ٤٦٩ اللعنة ٤٧٠ اللعنه ٤٧١ اللعنة ٤٧٢ اللعنة
٤٧٣ اللعنه ٤٧٤ اللعنه ٤٧٥ اللعنه ٤٧٦ اللعنه ٤٧٧ اللعنه ٤٧٨ اللعنه ٤٧٩ اللعنه
٤٨٠ اللعنه ٤٨١ اللعنه ٤٨٢ اللعنه ٤٨٣ اللعنه ٤٨٤ اللعنه ٤٨٥ اللعنة ٤٨٦ اللعنه
٤٨٧ اللعنة ٤٨٨ اللعنة ٤٨٩ اللعنه ٤٩٠ اللعنه ٤٩١ اللعنة ٤٩٢ اللعنة ٤٩٣ اللعنة
٤٩٤ اللعنه ٤٩٥ اللعنه ٤٩٦ اللعنه ٤٩٧ اللعنه ٤٩٨ اللعنه ٤٩٩ اللعنه ٥٠٠ اللعنه

واشهد الاحرار والاساری انی اضع البرکة واللعنة امام النصاری اما البرکة

اور مین آزادون اور قیدیون کو گواہ کرتا ہون کہ مین آج برکت اور لعنت نصاری کے آگے رکھتا ہون۔ برکت

فینالهم برکة الدنیا عند مقابلة الکتاب وینالون انعاما کثیرا مع الفتح والغلاب

سے مراد دنیا کی برکت ہے کہ مقابلہ کیوقت انکو حاصل ہوگی اور وہ بہت سا انعام مع فتح اور غلبہ کے پائین گے

اوینالهم برکة الاخرة عند التوبة وترک توهین القرآن وترک صفت الشیطان واما

یا برکت سے مراد آخرت کی برکت ہے کہ توبہ اور ترک توہین قرآن سے انکو ملیگی مگر لعنت انپر صرف اس حالت مین

اللعنة فلا یرد علیهم الاعند اعراضهم عن الجواب ومع ذلک عدم امتناعهم عن

وارد ہوگی کہ جب بالمقابل رسالہ نہ بنا سکین اور باوجود اسکے قرآن شریف کی توہین اور تحقیر سے بہی

الشتم والسب والقدح فی کتاب الارباب رب العالمین۔

باز نہ آوین

واعلم ان کل من هو من ولد الحلال ولیس من ذریة البغایا

اور جاننا چاہیئے کہ ہریک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتون اور

ونسل الدجال فیفعل امرا من امرین اما کف اللسان بعد وترک الافتراء والمین

دجال کے نسل مین سے نہین ہے وہ دو باتون مین سے ایک بات ضرور اختیار کریگا یا تو بعد اسکے دروغگوئی

واما تالیف الرسالة کرسالتنا وترصیع المقالة کمقالتنا ولکن الذی ما ازدجر من القدح فی بلاغة

اور افترا سے باز آجاویگا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بناکر پیش کریگا مگر وہ شخص کہ جسنے نہ تو ہمارے رسالہ جیسا

القرآن وما امتنع من الانکار من فصاحة الفرقان فعلیه کما قلنا وکتبنا فی

رسالہ بنایا اور نہ قرآن کریم کی جرح قدح سے باز آیا اور نہ فصاحت قرآنی پر حملہ بیجا کرنے سے اپنے تئین روکا پس اس پر

هذا القرطاس وعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین

وہ سب باتین وارد ہونگی جو ہم اس رسالہ مین لکھ چکے ہین اور اسپر خدا تعالیٰ کی لعنت اور نیز اسکے تمام فرشتون اور آدمیون کی ہے

فلیقل القوم کلهم امین امین امین

پس چاہیئے کہ ساری قوم کہے آمین آمین آمین

٧٢٥ ٧٢٦ ٧٢٧ ٧٢٨ ٧٢٩ ٧٣٠ ٧٣١
٧٣٢ ٧٣٣ ٧٣٤ ٧٣٥ ٧٣٦ ٧٣٧ ٧٣٨
٧٣٩ ٧٤٠ ٧٤١ ٧٤٢ ٧٤٣ ٧٤٤ ٧٤٥
٧٤٦ ٧٤٧ ٧٤٨ ٧٤٩ ٧٥٠ ٧٥١ ٧٥٢
٧٥٣ ٧٥٤ ٧٥٥ ٧٥٦ ٧٥٧ ٧٥٨ ٧٥٩
٧٦٠ ٧٦١ ٧٦٢ ٧٦٣ ٧٦٤ ٧٦٥ ٧٦٦
٧٦٧ ٧٦٨ ٧٦٩ ٧٧٠ ٧٧١ ٧٧٢ ٧٧٣
٧٧٤ ٧٧٥ ٧٧٦ ٧٧٧ ٧٧٨ ٧٧٩ ٧٨٠
٧٨١ ٧٨٢ ٧٨٣ ٧٨٤ ٧٨٥ ٧٨٦ ٧٨٧ ٧٨٨
٧٨٩ ٧٩٠ ٧٩١ ٧٩٢ ٧٩٣ ٧٩٤ ٧٩٥ ٧٩٦
٧٩٧ ٧٩٨ ٧٩٩ ٨٠٠ ٨٠١ ٨٠٢ ٨٠٣ ٨٠٤
٨٠٥ ٨٠٦ ٨٠٧ ٨٠٨ ٨٠٩ ٨١٠ ٨١١ ٨١٢
٨١٣ ٨١٤ ٨١٥ ٨١٦ ٨١٧ ٨١٨ ٨١٩ ٨٢٠
٨٢١ ٨٢٢ ٨٢٣ ٨٢٤ ٨٢٥ ٨٢٦ ٨٢٧ ٨٢٨
٨٢٩ ٨٣٠ ٨٣١ ٨٣٢ ٨٣٣ ٨٣٤ ٨٣٥ ٨٣٦
٨٣٧ ٨٣٨ ٨٣٩ ٨٤٠ ٨٤١ ٨٤٢ ٨٤٣ ٨٤٤
٨٤٥ ٨٤٦ ٨٤٧ ٨٤٨ ٨٤٩ ٨٥٠ ٨٥١ ٨٥٢
٨٥٣ ٨٥٤ ٨٥٥ ٨٥٦ ٨٥٧ ٨٥٨ ٨٥٩ ٨٦٠
٨٦١ ٨٦٢ ٨٦٣ ٨٦٤ ٨٦٥ ٨٦٦ ٨٦٧ ٨٦٨
٨٦٩ ٨٧٠ ٨٧١ ٨٧٢ ٨٧٣ ٨٧٤ ٨٧٥ ٨٧٦
٨٧٧ ٨٧٨ ٨٧٩ ٨٨٠ ٨٨١ ٨٨٢ ٨٨٣ ٨٨٤
٨٨٥ ٨٨٦ ٨٨٧ ٨٨٨ ٨٨٩ ٨٩٠ ٨٩١ ٨٩٢
٨٩٣ ٨٩٤ ٨٩٥ ٨٩٦ ٨٩٧ ٨٩٨ ٨٩٩ ٩٠٠
٩٠١ ٩٠٢ ٩٠٣ ٩٠٤ ٩٠٥ ٩٠٦ ٩٠٧ ٩٠٨
٩٠٩ ٩١٠ ٩١١ ٩١٢ ٩١٣ ٩١٤ ٩١٥ ٩١٦
٩١٧ ٩١٨ ٩١٩ ٩٢٠ ٩٢١ ٩٢٢ ٩٢٣ ٩٢٤
٩٢٥ ٩٢٦ ٩٢٧ ٩٢٨ ٩٢٩ ٩٣٠ ٩٣١ ٩٣٢
٩٣٣ ٩٣٤ ٩٣٥ ٩٣٦ ٩٣٧ ٩٣٨ ٩٣٩ ٩٤٠
٩٤١ ٩٤٢ ٩٤٣ ٩٤٤ ٩٤٥ ٩٤٦ ٩٤٧ ٩٤٨
٩٤٩ ٩٥٠ ٩٥١ ٩٥٢ ٩٥٣ ٩٥٤ ٩٥٥ ٩٥٦
٩٥٧ ٩٥٨ ٩٥٩ ٩٦٠ ٩٦١ ٩٦٢ ٩٦٣ ٩٦٤
٩٦٥ ٩٦٦ ٩٦٧ ٩٦٨ ٩٦٩ ٩٧٠ ٩٧١ ٩٧٢
٩٧٣ ٩٧٤ ٩٧٥ ٩٧٦ ٩٧٧ ٩٧٨ ٩٧٩ ٩٨٠
٩٨١ ٩٨٢ ٩٨٣ ٩٨٤ ٩٨٥ ٩٨٦ ٩٨٧ ٩٨٨
٩٨٩ ٩٩٠ ٩٩١ ٩٩٢ ٩٩٣ ٩٩٤ ٩٩٥ ٩٩٦
٩٩٧ ٩٩٨ ٩٩٩ ١٠٠٠

من جاء ہ متبختراً واری مدی او مبزغا
جو شخص اسکے آگے تکبر سے خراماں آیا اور اسی کا ردین اور نشتر کہلایا

سیف یکسر ضرس من بارا وجاء متغشغا
وہ ایک تلوار ہی جو اسکو دانت توڑتی ہی جو اسکے مقابل پر آیا

ویل لکفار لدیغ لایفارق ملدغا
اس کافر مار گزیدہ پر واویلا ہے جو اس جگہ سے علیحدہ نہیں ہوتا جہان کاٹا گیا

من فرّ من فیضانہ الاعلی وما افرغا
جو شخص اسکے فیضان سے اور فیضان شدہ باتون سے بھاگا

فتراہ مغلوباً علی ترب الھوان ممرّغا
پس تو اسکو دیکھیگا کہ وہ مغلوب ہوگیا اور ذلت کے خاک پر لیٹا

اسد یمزق صولہ ان راغ جمل اوزغا
وہ ایک شیر ہے جو اسکا حملہ اس اونٹ کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہی جو اسکے مقابل کیا

ویل لمن نزغت لہ شمس فعاد امبزغا
اس شخص پر واویلا ہے جسکے لئے سورج چمکا اور پھر وہ مطلع الشمس سے دشمنی کرنے لگا

ما کان قلبا تائبا بل کان لحما اسلغا
وہ رجوع کرنیوالا دل نہیں تھا بلکہ وہ ایک ایسا گوشت تھا جو گداز نہ ہوا

واما قول المعترض الفتان ان ذی مرّة اسم الشیطان و قال
مگر معترض فتنہ انگیز کا یہ قول کہ ذی مرہ شیطان کا نام ہے اور جو اسنے کہا

ان المرۃ ہی مادۃ الصفراء و باطل کل ما یخالفہ من الآراء فھذا کلہ کذب و دجل و تلبیس
کہ مرہ مادہ صفرا کو کہتے ہین اور اسکے برخلاف ہر ایک رائے باطل ہی پس یہ اسکا تمام کذب اور دجل اور تلبیس

ونعوذ باللہ من الدجالین المفتنین۔ بل الامر الصحیح الذی یوجد نظائرہ فی کلمات
ہے اور دجالون اور فتنہ انگیزون سے خدا کی پناہ بلکہ وہ امر صحیح جسکی نظیرین اہل زبان کے بلیغون اور

بلغاء لسان العرب و نوابغ ذوی الادب ان اصل المرۃ احکام الفتل و ادارۃ الخیوط
فصیحون کے کلمات مین پائی جاتی ہین یہ ہے کہ تاگہ کو جب بٹ دیکر پختہ کرتے ہین تو اس پختہ کرنیکا

عند الوصل کما قال صاحب تاج العروس شارح القاموس ثم نقلوا ھذا اللفظ من الاحکام
نام مرہ ہے اور مرہ کے معنون کا اصل یہ ہے کہ اس قدر تاگہ کو بٹ چڑہایا جائے اور مروڑا جائے کہ وہ پختہ ہو جائے جیسا کہ یہی معنی صاحب

والادارۃ الی نتیجتہ اعنی الی القوۃ والطاقۃ فان الحبل اذا احکم فتلہ فلا بد من ان
تاج العروس شارح القاموس نے کئے ہین پھر اس لفظ کو مروڑنے اور بٹ چڑہانے سے منتقل کر کے اسکو نتیجہ کیطرف لے آئے یعنی قوت اور طاقت کیطرف

یتقوی بعد ان یشتد ویسوی و یکون کشیٔ قوی متین۔ ثم نقل منہ الی العقل کنقل
جو بٹ چڑہانیکے بعد پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب تاگہ کو بٹ چڑہایا جاوے پس بضروری امر ہے کہ بٹ چڑہانیکے بعد اسمین قوت اور طاقت پیدا ہو جاوے

الحقل الی الحقل لان العقل طاقۃ تحصل بعد امرار مقدمات واحکام مشاہدات
پھر یہ لفظ عقل کے معنون کیطرف منتقل کیا گیا جیسا کہ حقل کا لفظ جو سبز زمین خوش و پاکیزہ ہے حقل یعنی کھیت سبز کیطرف منتقل ہوگیا

القصیدة فی فضائل القرآن وشان کتاب اللہ الرحمٰن

قصیدہ قران کے فضایل اور کتاب اللہ کی شان مین

لما اری الفرقان مبسمہ ٭ تردی من طغی
جب قران نے اپنی شکل دکہلائی تو ہر یک طاغی نیچے گر گیا

واذا اری وجہا ٭ بانوار الجمال مصبغا
اور جب قران نے اپنا ایسا چہرہ دکہایا جو انوار جمال سے رنگین تہا

من کان ذا عین النہی ٭ فالی محاسنہ صغی
جو شخص عقلمند تہا وہ قران کے محاسن کیطرف مایل ہوگیا

عین المعارف کلہا ٭ آتاہ حب مبتغی
تمام معارف کا چشمہ خداتعالی نے قران کو دیا

اقبل عیون علومہ ٭ او اعرضن مستولغا
اسکے علمون کے چشمے قبول کر۔ یا بیباک کی طرح کنارہ کر

ما غادر القرآن فی ٭ للمیدان شابا بزغا
قران نے میدان مین کسی ایسے جوان کو نہ چہوڑا جو جوانی مین بڑہا ہوا تہا

قد انکروا جہلا وما ٭ بلغوہ علما مبلغا
مخالفون نے جہل سے انکار کیا اور اسکے مقام بلند تک انکا علم نہ پہنچ سکا

نور علی نور ہدی ٭ یوما فیوما فی الشغا
اسکی ہدایتین نور علی نور ہین اور دن بدن وہ نور زیادتی مین ہے

فیہا العلوم جمیعہا ٭ وحلیبہا لمن رتغا
اسمین تمام علم ہین اور اسمین علوم کا دودہ ہے جو انکے لئے جو اسکا حصہ دار ہے

اعطی الوری بدلائہ ٭ ماء معینا سیغا
اسنے اپنے ڈولون کے ساتہہ خلقت کو پانی خوشگوار پلایا

من کان نابغ وقتہ ٭ جاء المواطن لثغا
جو شخص اپنے وقت کا فصیح اور بلیغ تہا وہ گنگ زبان ہوکر میدان مین آیا

فدری المعارض انہ ٭ الغی الفصاحة او لغا
تو معارض سمجہہ گیا کہ وہ قران کے معارضہ مین فصاحت سے بلا سوچے دور اور لغو

الا الذی من جہلہ ٭ ابغی الضلالة او بغی
ہان وہ باقی رہا جو گمراہی کا مددگار رہا اور ظلم اختیار کیا

لا ینبئن بحرہ ٭ الذخار کلبا مولغا
اور اسکے بحر ذخار سے اس کتے کو خبر نہین دی جاتی جسکو برتن چٹوایا

واتبع ہداہ او ٭ اعصہ انکنت ملغا متغا
اور اسکی ہدایت کا فرمانبردار ہوجا۔ یا اگر تو احمق فحش گو ہے تو اسکا نافرمان رہ

قتل العدا رعبا ٭ وان بار العدو مسبغا
دشمنون کو اپنے رعب سے قتل کیا اگرچہ دشمن زرہ پہنکر آیا

حتی انثنوا کالخاسئین ٭ واضرموا نار الوغا
یہانتک کہ مقابلہ سے نومید ہوگئے اور جنگ کی آگ کو بہڑکا

من کان منکر نورہ ٭ قد جئتہ متفرغا
اور جو شخص اسکے نور کا منکر ہے مین اسکے لئے فارغ ہوکر آیا ہون

فیہا المعارف کلہا ٭ وقلیبہا بل ابلغا
اور اسمین تمام معارف اور ان کا کنوان بلکہ اس سے زیادہ ہے

اروی الخلائق کلہم ٭ الا لئیما ابدغا
اور تمام خلقت کو سیراب کیا بجز اسکے جو لئیم اور بدی سے آلودہ تہا

صریح من غیر شائبۃ المبین لاستخراج اصل حقیقۃ الذی ھو دائر بین اللسان
ثبوت بغیر شائبہ کسی تاریکی کے ہے اور اس اصل حقیقت کا استخراج اس سے ہوتا ہے جو دوزبانون مین دائر ہے اور اسمین ایک
وفیہ نکتۃ تسر المحققین۔
نکتہ ہے جو محققین کو خوش کرتا ہے
واما لفظ ذی مرّۃ بمعنی العقل فان کنت تطلب منا نظیرہ مع تصحیح
لیکن لفظ ذی مرّہ جو بمعنے عقل کے آتا ہے اگر تصحیح نقل کے لئے اسکی نظیر معلوم کرنا
النقل فاعلم انّ صاحب تاج العروس شارح القاموس فسّر لفظ ذی مرّۃ بمعنی
پس جاننا چاہیئے کہ صاحب تاج العروس نے جو شارح قاموس ہے لفظ ذی مرہ کو بمعنے ذی عقل تفسیر کیا ہے
ذی الدھاء وقال یقال انہ لذو مرۃ ای عقل فی مثل العرب العرباء وان لم یکفک
اور تمثیل کے طور پر کہا ہے کہ عرب کے لوگ کہتے ہین کہ انہ لذو مرۃ اور مراد اس سے انہ لذو عقل رکھتے ہین اور اگر تیرے لئے
ھذا المثل مع انہ ھو الاصل وتطلب منّا نظیرًا اٰخر من الایام الجاھلیۃ والازمنۃ الماضیۃ۔
یہ مثال کافی نہ ہو حالانکہ وہ کافی ہے اور تو ایام جاہلیت کا کوئی شعر اسکی تائید مین طلب کرے تو یہہ
فاقرء ھذا البیت من صاحب القصیدۃ الرابعۃ من السبع المعلقۃ وکان من نبغاء
بیت غور سے پڑھ جو سبعہ معلقہ مین سے چوتھے قصیدہ کا شعر ہے جس کا مؤلف ادباء زمان اور فصحاء
الزمان وفی البلاغۃ امام الاقران وزاد عمرہ علی مایۃ وخمسین۔ وھو ھذا
اقران مین سے تہا اور ڈیڑھ سو برس کی عمر تک پہنچا تہا
رجعا بامرھما الی ذی مرّۃٍ حصد ونجح صریمۃ ابرامھا
وہ دونون ذی مرہ کیطرف یعنی ذی عقل کیطرف متوجہ ہوئے اور قصد کو پختہ کرنیسے مقاصد حاصل ہو جایا کرتے ہین
واعلم ان ھذہ القصائد معروفۃ بغایۃ الاشتھار کالشمس فی نصف النھار وقد اجمع
اور جاننا چاہیئے کہ یہ قصائد غایت درجہ پر مشہور ہین جیسے سورج دوپہر کیوقت اور تمام جماعت
کافۃ الادباء وجھابذ الشعراء علی فضلھا وکمال براعتھا واتفق عامۃ البلغاء علی
فصیح شعراء نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ یہ اشعار فصاحت اور بلاغت کے اعلےٰ درجہ پر ہین
حسنھا ونباھتھا واختارھا الحکومۃ الانکلیزیۃ لطلباء مدارسھا وسیقاء کوالجھ
اور اسکے حسن اور خوبی پر شعراء کا اتفاق ہے اور گورنمنٹ انگریزی نے اس کتاب کو اپنے مدارس تعلیمیہ مین کالجون کے پڑھنیوالون

تجليها الحس المشترك من الحواس باذن رب الناس واحسن الخالقين ۔ ثم نقل هذا
کیونکہ عقل بہی ایک طاقت ہے جو بعد محکم کرنے مقدمات اور پختہ کرنے مشاہدات کے پیدا ہوتی ہے اور حس مشترک ان شاہدات کو
اللفظ فی المرتبة الرابعة الی مزاج من الامزجة اعنی الصفراء التی هی احدی الطبائع
حواس سے باذن رب الناس لیتی ہے ۔ پہر یہ لفظ مرتبہ رابعہ ایک بدنی مزاج کیطرف منتقل کیا گیا یعنے صفرا کی طرف جو طبائع اربعہ
الاربعة لشدة قوتها ولطافة مادتها ولكونها مصدرا لافعال قوية وموجبا للجرءة
مین سے ایک ہے کیونکہ صفرا اپنی شدت اور قوت اور لطافت مین باقی اخلاط سے بڑہکر ہے اسیواسطے صاحب اسکا مصدر
والشجاعة وكل امر يخالف عادات الجبان ويوافق سير الشجعان فتفكر ان كنت من الطا[لبين]
افعال قویہ اور جری اور شجاع ہوتا ہے اور اس سے ایسے امر صادر ہوتے ہین جو بزدلی کے مخالف ہین پس تو فکر کر اگر طالب حق ہے
واما نظيره فی اشعار بلغاء الجاهلية ونبغاء الازمنة الماضية
لیکن اگر تو جاہلیت کے نامی شعرا و فصحا کے اشعار مین سے اسکی نظیر طلب کرے پس
فكفاك ما قال امرء القيس فی قصيدته اللامية
تیرے لئے ایک شعر امرؤ القیس کے قصیدہ لامیہ کا کافی ہے کیونکہ اسنے کہا ہے

دریر کخذروف الولید امره   تتابع كفيه بخيط موصل

امره یعنے بٹ دیا اور مروڑ دیا
ولذلك بيت لعمرو بن كلثوم التغلبی الذی هو نابغ فی اللسان العربی وقال فی
اسی طرح عمرو بن کلثوم تغلبی کا ایک شعر ہے اور وہ بہی اپنے وقت کا بدیہہ گو شاعر تہا ۔ اور اس نے
القصيدة الخامسة من السبع المعلقة ونحن نكتبه نظير المعنى الادارة وهو هذا ۔
یہ شعر قصیدہ خامسہ سبع معلقہ مین کہا ہے کہ امرت یعنی چکر دیا جائے اور پہرایا جائے

ترى اللحز الشحيح اذا امرت   عليه لماله فيها مهينا

ومن عجائب لفظ المرة اشتراكه فی العربية والهندية فی معنی الادارة واحكام الفتل
اور لفظ مرہ کے عجایبات مین سے یہ ہے کہ وہ اپنے معنی بٹ دینے اور مروڑ دینے مین عربی اور ہندی مین مشترک ہے
بالمبالغة فان الهنديين يقولون للامرار ۔ مروڑنا كما لا يخفى على الهنديين ۔ وهذا نو[ع]
کیونکہ ہندی لوگ امرار کو مروڑنا کہتے ہین جیساکہ ہندیون پر پوشیدہ نہین اور یہ صریح

بالنواصی انه یظن ان کان القرآن اخطأ فی بیان مذهب النصاری وعقائدهم وما فهم
ایک یہ ہے کہ وہ گمان کرتا ہے کہ گویا قران کریم نے مذہب نصاری کے بیان کرنے اور انکے عقیدون کی تفسیر
مقصد عقائدهم وعزا الیهم ما یخالف عقیدة المسیحیین - فاعلم ان بیانه هذا بهتان
مین غلطی کی ہے اور گویا قران شریف نے نصاری کے عقاید کے مطلب کو نہین سمجھا اور انکی طرف وہ امر منسوب کیا جو انکے عقاید کے
عظیم وکذب مبین - والحق ان القرآن لما جاء کانت النصاری فرقا متفرقین
مخالف ہے پس جاننا چاہئے کہ یہ بیان اسکا سراسر بہتان اور صریح جہوٹھ ہے اور حق یہ ہے کہ جب قران کریم نازل ہوا تو نصاری کئی فرقے
فبعضهم کانوا یعبدون المسیح وبعضهم مع امه وبعضهم کانوا یسجدون لتصاویرهما
تھے اور بعض حضرت مسیح اور انکی والدہ کی پرستش کرتے تھے اور بعض انکی تصویرون کے بھی پوجاری تھے اور انکی ایسی پرستش
ویعبدونهما کعبادة رب العالمین - وکان اللجاج بینهم قد احتد والجاج قد اشتد
کرتے تھے جیسی خدا تعالی کی کرنی چاہئے اور ان مین باہم لڑائیان اور جھگڑے بہت تیز ہو گئے تھے اور وہ
وکان کلهم قوما ضالین - الا قلیلا منهم کانوا موحدین مع بدعات اخری وکانوا
سب کے سب گمراہ تھے - مگر تھوڑے انمین سے موحد بھی تھے مگر اونھون نے اور اور بدعات
کالعمین - فبین القرآن ما رأی وبکتهم وسکتهم ببیان اجلی وقال انتم تعبدون انسانا
ساتھ ملا رکھی تھین اور اندھون کیطرح تھے سو قران نے جو دیکھا بیان کر دیا اور ظاہر ظاہر بیان سے انکو ملزم اور لاجواب
من دون الله الاغنی وما تعبدون ربکم الاعلی فما برءوا انفسهم بل سکتوا کالمفحمین الملزمین
کیا اور اپنے لفظون فرمایا کہ تم لوگ خدا تعالی کے سوا انسان کی پرستش کرتے ہو اور اپنے رب اعلی کی تم پرستش نہین کرتے پس وہ لوگ
فوقعت علیهم الحجة وقام البرهان وثبت انهم کانوا یعتقدون کما بین القرآن وکانوا
اپنے نفس کو اس الزام سے بری نہ کر سکے بلکہ وہ ایسے ساکت ہوئے جیسا کہ وہ شخص ساکت ہوتا ہے جسپر الزام وارد ہوتا ہے یا اقراری ہو جاتا ہے پس
مشرکین - ثم جاء بعدهم قوم آخرون من النصاری وقرءوا کتب الفلسفة فبهتوا وصاروا
حجت واقع ہوئی اور دلیل قایم ہو گئی اور انکی خاموشی سے ثابت ہو گیا کہ وہ ایسا ہی اعتقاد رکھتے تھے جیسا کہ قران نے فرمایا اور در حقیقت مشرک تھے
کالسکاری وردوا انفسهم فی الشرک کالاساری فتاسفوا علی مذهبهم متندمین
پھر بعد ان لوگون کے گذر جانیکے بعد دوسرے نصاری دنیا مین ظاہر ہوئے اور وہ اپنے باپ دادون کے آثار پر قایم تھے پس اونھون نے فلسفہ کی
ففکروا لاصلاح ما فسد وترویج ما کسد فقتلوا کیف فکروا وذکروا ما بدلوا الاحلل
کتابین پڑھین اور انکے مسایل سے عادت بگڑی اور اسکو جون سے خوفزدہ ہو گئے اور اپنے تئین دیکھا کہ اپنے مذہب مین خطا کی بلکہ نافرمانی کی

وشرباء كيا لجها لتكميل القارئين - ولا ينكرها الا الذي مثلك غبي وشقي كعمين

اور علوم ادبیہ کے پیالے پینیوالون کیلئے انکی تکمیل تعلیم کیغرض سے داخل کیا ہے اور اس سے کوئی شخص انکار نہین کرسکتا بجز اس شخص کے جو تیری جیسا غبی

اور شقی اور ان مجرمون کیطرح ہو -

هذا ما اوردنا لالزامك وافحامك من نظائر المتقدمين و كلام

یہ وہ نظایر شعراء متقدمین ہین جن سے تیرا الزام اور افحام مقصود ہے مگر وہ امر

المشهورين المقبولين واما ما يظهر من سياق كلام الله وسباقه ومن عقد درر حقاقه

جو کلام الٰہی کی سیاق سباق اور اُسکے موتیون کے لڑیون کے حقہ سے معلوم ہوتا ہے

فهو طريق اقرب من ذلك للمسترشدين - فانه تعالى كما وصف روح القدس

تو وہ طریق ہدایت طلبون کے لئے بہت قریب ہے - کیونکہ اللہ جلشانہ نے جیسا کہ روح القدس کو

بقوله ذو مرة كذلك وصفه في مقام آخر بذي قوة فقال ذو قوة عند ذي العرش

ذی مرہ کے ساتھہ موصوف کیا ہے اسی طرح دوسرے مقام مین ذی قوۃ کے ساتھہ منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ ذو قوۃ عند

مكين - فقوله في مقام ذو مرة وفي مقام ذو قوة شرح لطيف بانين البيان -

ذی العرش مکین - پس خدا تعالی کا ایک مقام مین جبرائیل کو ذو مرۃ کہنا اور دوسرے مقام مین ذو مرہ کی جگہ ذو قوۃ کہہ دینا یہ دو

وكذلك جرت سنة الله في القرآن فانه يفسر بعض مقاماته ببعض آخر ليزيد الاطمينان

لفظ کے معنی کی ایک شرح لطیف ہے جو تبدیل بیان سے کیگئی ہے اور اسیطرح قرآن کریم مین اللہ جلشانہ کی یہی سنت جاری ہے کہ بعض مقامات قرآن

وليعصم كتابه من تحريف الخائنين -

کو بعض آخر کیلئے بطور تفسیر من تا کہ خدا تعالی اپنی کتاب کو خیانت کرنیوالون کی تحریف سے بچاوے

ولقد ذكر الله تعالى في كتابه المحكم وسفره المكرم صفات اخرى

اور خدا تعالی نے اپنی محکم کتاب اور بزرگ صحیفون مین روح القدس کے اور صفات

للروح الامين وبين عبارته وصدقه وامانته وقربه من رب العالمين فلا يحسبه

بھی بیان کئے ہین اور اُسکی پاکیزگی اور اُسکی سچائی اور اسکی امانت اور اُسکے قرب کا ذکر کیا ہے پس اُسکو شیطان

شيطانا الا الذي هو شيطان لعين -

وہی سمجھیگا جو خود شیطان ہے -

ومن اعتراضات هذا العاصي الغافل عن يوم يوخذ المجرمون

اور منجملہ اعتراضات اس سرکش کے جو قیامت کے دن سے غافل ہے

ونشرها واذا حسن تشرها ایخفون امرا اُشیع فی البلاد والارضین ـ ومثل الذین

بعد پوشیدہ کرسکین کیا وہ ایسے امر کو پوشیدہ کرسکتے ہین جو ملکون اور زمینون مین مشہور ہوگیا ـ اور وہ لوگ

بدّلوا الطیبات بالخبیثات وترکوا الحسنات وبادروا الی السیئات ولا یتقون

جنہون نے طیبات کو خبیثات کے ساتھ بدل ڈالا اور بدیون کی طرف دوڑے اور اپنی لغزشون

اللہ فی اخفاء العثرات وتاویل الخرافات کمثل رجل کان یاکل البراز من مدۃ مدیدۃ

کو پوشیدہ کرنے اور خرافات کی تاویل مین خدا تعالی سے نہین ڈرتے انکی مثال ایسی ہے جیسے اس شخص کی جو نجاست

ویحسبہ من اغذیۃ لطیفۃ جدیدۃ ولا یتنبہ علی انہ رجس وقذر لا من اطعمۃ

کھایا کرتا تھا اور ایک مدت سے اسکا یہی کام تھا اور اس نجاست کو اغذیہ لطیفہ جدیدہ مین سے سمجھتا تھا اور اس بات سے خبردار نہین تھا کہ یہ

الآدمیین ـ فلاقاہ رجل لطیف نظیف ومعذلک ذکی وظریف فراٰہ یاکل

تو پلیدی اور گوہ ہے نہ کہ انسانون کی غذا ـ پس ایک شخص ایسا اسکو ملا جو باریک بین اور پاک طبع تھا اور نیز زیرک اور ظریف بھی تھا پس

الغائط فانبہ کما یؤنّب الحکم المایط وقال ما تفعل ذلک اتاکل البراز یا براز الخبیثین

اس پاک طبع نے اس شخص کو دیکھا جو گوہ کھا رہا ہے تب اسنے اسکو ایسی سرزنش کی جیسے ایک حاکم ظالم کو سرزنش کرتا ہے اور کہا کہ ایسا مت کر

فتندم وفکر فی نفسہ کیف یزیح برص ہذہ الملامۃ وکیف ینجو من شناعۃ الغذا منہ

کیا تو گوہ کھاتا ہے ای خبیثون کے گوہ ـ پس وہ شرمندہ ہوا اور اپنے دل مین سوچنے لگا کہ اس ملامت کے داغ کو کیونکر دور کرون

فنحت جوابا کالذین یرون اجاجہم کماء معین ـ وقال انی ما اکل البراز وما کنت

اور اس ندامت کے عیب سے کیونکر نجات پاؤن پس اسنے ان لوگون کیطرح جو تکلف سے اپنے شور آب کو عمدہ اور میٹھا پانی ظاہر کرنا چاہتے ہین

ان آخذ فما ابالی الافزاز وما اوعزت الی ہذا الامر الذی ہو اکبر المکروہات

ایک جواب گھڑا اور کہا کہ مین گوہ نہین کھاتا اور نہ اسکو اکٹھا کرتا ہون سو مین کسی کے ڈرانیکی پرواہ نہین رکھتا اور مینے اس امر کیطرف

وان ہو الا تہمت مذّاع ذی البہتانات وانی من المبرئین ـ وان العدو ما

جو اکبر المکروہات ہے ہرگز پیش قدمی نہین کی اور یہ صرف ایک دروغگو بہتان تراش کی تہمت ہے اور مین اس سے بری ہون ـ اور دشمن

عرف الحقیقۃ ونسی الطریقۃ فانی اکل اجزاء اغذائیۃ التی تنفصل من الہضم

معترض نے حقیقت کو نہین سمجھا اور جلدی کی اور طریقہ کو بھول گیا کیونکہ مین اُن اجزاء غذائیہ کو کہاتا ہون جو ہضم معدے

المعدی باذن خالق الاشیاء وتدفعہا الطبیعۃ الی بعض الامعاء فتخرج من المبرز

سے باذن خالق الاشیاء الگ ہوتی ہین اور پھر طبیعت انکو بعض امعا کیطرف رد کرتی ہے پس وہ فضلات مبرز

المقال مع اتحاد المآل فتعساً للقوم الظالمین - وغشیهم ما غشیهم من آفات الضلال
کہ خدا نے انپر تباہی ڈالی انہون نے اصلاح کیلئے صرف مکارانہ تدبیرین سوچین اور ناپاک عقاید مین سے کچھ بھی نہ بدلا یا صرف تقریر کا پیرایہ بدل دیا
وتلاقوا فی مآل الاقوال وما کانوا مستشفین - اسخطوا المولی لیرضوا عبیدہ ونسوا
باوجودیکہ آل ایک ہی تھا سو ظالمونکو ہلاکی ہو کیسی گمراہیونکی آفتون نے انکو گھیر لیا اور مآل قول مین اپنے پہلے بھائیون مین متحد ہو گئے
وعیدہ ومواعیدہ ونبذوا وراء ظهورهم تعلیم النبیین - ولاشک انهم اتخذوا عیسی
اور نجمین نظر سے نہ دیکھا مولی کو ناراض کر دیا تاکہ اسکے بند ذکور کو راضی کرین اور خدا تعالی کے وعدے اور وعید بھلا دئے اور نبیون کی تعلیمکو اپنی
الٰها من دون رب العالمین - وهو عندهم مالک یوم الدین ویقولون لا اثر یومئذ
پیٹھ کے پیچھے پھینکدیا اور کچھ شک نہین کہ انہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو من دون اللہ خدا بنایا ہے اور وہی انکے نزدیک سزا جزا کا مالک
معه من البشریة مع کونه جسما ومرکبا من العظم واللحم کالادمیین هذه عقیدتهم وعقیدة
اور کہتے ہین قیامت کے دن اسکے ساتھ بشریت مین سے کوئی صفت نہ ہوگی یعنی سراسر خدا ہی ہوگا باوجود اسکے جو اسکے ساتھ جسم بھی ہوگا اور
الذین غلسوا قبلهم فی مبادی الایام امام اعین الاسلام ثم فی هذا الزمن انفتحت
ہڈیان اور گوشت بھی جیسا کہ انسانون مین ہوتا ہی یہ انکا عقیدہ ہے اور ان لوگونکا عقیدہ جو ان سے پہلے شب تاریک مین چلے اور اسلام کی
اعینهم وقلت ظلمتهم بما شاعت فیهم العلوم العقلیة والحکم الفلسفیة فرواسوءة
آنکھون کے آگے اپنا فساد ظاہر کیا پھر جیسا کہ ہم لکھ چکے ہین اس زمانہ مین انکی آنکھین کھلین اور تاریکی کچھ کم ہوئی کیونکہ اس زمانہ مین علوم
مذهبهم واستحالة مطلبهم فبادروا الی التاویلات مخافة من الملامات والتشنیعات
عقلیہ اور حکم فلسفیہ شایع ہو گئے سو انہون نے اپنے مذہب کے اور اپنے مطالب کے محالات کو مشاہدہ کیا پس وہ تاویلات کیطرف دوڑے
وتخوفا من کلمات المستهزئین - لان الفطرة الانسانیة تابی من قبول هذه العقیدة
تا ملامتون اور تشنیعون اور ٹھٹھا کرنیوالون سے اپنا بچاؤ کرین کیونکہ انسانی فطرت اس کمینہ عقیدہ اور خرافات ردیہ
الدنیة والخرافات الردیة التی هی بدیهة البطلان عند الرجال والنسوان خصوصا
کے قبول کرنیسے انکار کرتی ہے کیونکہ وہ مردون اور عورتون کے نزدیک بدیہی البطلان ہے خصوصا
فی هذه الایام التی مالت العقول السلیمة الی التوحید وهبت من کل طرف ریاح
اس زمانہ مین جبکہ عقول سلیمہ توحید کیطرف مایل ہو گئی ہین اور ہر ایک طرف سے تنزیہ الہی کی ہوا
التنزیه لله الوحید وکسدت سوق المشرکین - فانی لهم ان یخفوها بعد اظهارها
چل رہی ہے اور مشرکون کے بازار کس مپرسون کا مصداق ہو گئے ہین مگر اب یہ کہان ممکن ہے کہ وہ لوگ ان عقاید کو انکے شایع کرنیکے

رحیماً ورحماناً وبحسبون المسیح بشراً وانساناً وھذہ الفرق الثلثۃ کانوا فی عہد

خدا تعالیٰ کو رحیم ورحمان سمجھتے ہین اور مسیح کو صرف بشر اور انسان سمجھتے ہین اور یہ تینون فرقے نبی صلی اللہ علیہ

نبینا صلی اللہ علیہ وسلم موجودین - والقرآن قرء علیھم الی قرون ومئین

وسلم کے زمانہ مین موجود تھے اور صدہا سال اُنپر قران پڑھا گیا مگر کوئی انہین سے

فما قال احد منھم ان القرآن یعزو الینا ما یخالف عقائدنا وتعالیم عمائدنا

معترض نہ ہوا کہ قران ہماری طرف ایسے عقاید منسوب کرتا ہے جو ہمارے عقاید کے مخالف ہے اور کہ یہ

ولا یفھم سر اقانیمنا ویخطی فی بیان تعالیمنا وان کنت تظن انہ قال احد کمثل ھذہ

نہ کہا کہ قران ہمارے اقنوموں کے بھید ون کو نہین سمجھتا اور ہماری تعلیمون کے بیان مین خطا کرتا ہے اور اگر

الاقوال او وجدت کتاباً شاھداً علی ھذا المقال فاخرج لنا کتابک ان کنت من

تیرا گمان ہے کہ کسینے ایسا کہا ہے یا تو نے کوئی ایسی کتاب دیکھی ہے کہ جو ان باتون پر شاہد ہو تو تیری پر واجب ہے

الصادقین - وان لم تستطع فاتق اللہ ولا تتبع آراء قوم فاسقین -

کہ ہمارے روبرو وہ کتاب پیش کرے اگر تو سچا ہے اور اگر تو پیش نکر سکے تو خدا تعالیٰ سے ڈر اور فاسقون کی راؤن کی پیروی مت کر

واعلموا انکم قد فھمتم فی انفسکم فی ھذا الزمان الذی ھو

اور تم خوب یاد رکھو کہ تمنے اِس زمانہ مین جو تدبر اور امعان کا زمانہ ہے اپنے دلون مین

زمان التدبر والامعان ان عقاید کم خرافات وفیھا آفات وتضحک علیکم الصبیان

سمجھ لیا ہے کہ تمہارے عقاید محض خرافات ہین اور اُن مین ایسے آفات ہین جن پر لڑکے

والنسوان فتریدون ان تلقوا علیھا رداء التاویلات لعلکم تخلصون من الملامات

اور عورتین بھی ہنستی ہین پس تم چاہتے ہو کہ اُنپر تاویلون کی چادر ڈالدو تاکہ تم ملامتون اور لعنتون سے

ومن لعن اللاعنین - فزینتم الباطل لتدحضوا بہ الحق وکنتم قوماً مسرفین -

بچ جاؤ پس تمنے باطل کو آراستہ کیا تاکہ تم حق کو اُسکے ساتھ باطل ٹھہراؤ اور تم ایک حد سے

وانما خبث عقائد کم فلیس شیٔ یخفے علی الناس او یخفی من عین کبیس ذی الفھم

نکلنے والی قوم ہو اور تمہارے عقیدون کا ناپاک ہونا ایسی شے نہین ہے جو لوگون پر پوشیدہ رہ سکے یا ایک دانا کی آنکھ

والقیاس الستم تعبدون عیسٰے فی ھذا الزمان کما کنتم تعبدون فی ایام نزول

اور قیاس سے چھپ سکے کیا تم حضرت عیسیٰ کی اِس زمانہ مین پرستش نہین کرتے جیسا کہ نزول قران کیوقت پرستش

المعلوم مع قليل من الصفراء فهذا شيء آخر وليس ببراز كما هو زعم الأعداء بل هو

معلوم سے نکلتے ہیں اور تھوڑا سا صفرا انکے ساتھ ہوتا ہے پس یہ تو اور چیز ہی گوہ نہیں ہے جیسا کہ دشمنوں نے خیال کیا ہے

غذاء أعد لمثلنا الطيبين ـ

بلکہ یہ تو ایک غذا ہی جو ہماری جیسے پاکوں کیلئے تیار کیگئی ہے ـ

فاتقوا هذا المثال وفكروا في سوانح المسيح وفيما قال وكلما قال

پس اس مثال سے ڈرو اور مسیح کے سوانح میں غور کرو اور ان باتوں میں جو اس نے فرمائیں

عيسى نبي الله فهو طيب ولكن تعسا للذي لا يفهم الأقوال وانا نبكي على حال

اور جو کچھ عیسی نبی اللہ نے فرمایا تھا وہ تو پاک تعلیم تھی مگر ان پر واویلا جنہوں نے ان باتوں کو نہ سمجھا اور تعلیم کو بدل دیا

الظالمين والمؤذين الكاملين بل ندعو الله ان يهديهم ويرحمهم وهو خير الراحمين

اور ہم ظالموں کے حال پر اور دکھ دینے والوں اور دل خستہ کرنیوالوں پر روتے ہیں بلکہ دعا کرتے ہیں کہ خدا انکو ہدایت دے اور انکو معاف کرے

ووالله انا لا نضحك بل نبكي على حالكم انكم تسترون الأمر وتتكلفون أيها الجائرون

اے ظالمو تمہیں کیا ہوا کہ تم سمجھتے نہیں اور ہم تمہیں دکھلاتے ہیں اور تم دیکھتے نہیں اور ہم تمہیں دیتے ہیں اور تم لیتے نہیں

ما لكم لا تفهمون وانا نريكم فلا تنظرون ونعطيكم فلا تأخذون وتفترون الكذب

اور تم جھوٹھ باندھتے ہو اور شرم نہیں کرتے اور تمہیں جگایا جاتا ہے اور تم جاگتے نہیں کیا تم اس سے

ولا تستحيون وايقظكم الموقظون فلا تستيقظون الا تتقون الذي اليه ترجعون

ڈرتے نہیں جسکی طرف تم پھیرے جاؤگے یا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہیں چھوڑا جائیگا

او ظننتم انكم من المتروكين ـ

[illegible]

وقد قلت آنفا ان القرآن ما بيّن حال النصارى على نهج واحد بل

اور میں ابھی کہہ چکا ہوں کہ قرآن نے نصارا کا حال ایک طور سے بیان نہیں کیا بلکہ

جعل بعضهم على بعض كشاهد وقال ان بعضهم يعبدون المسيح ويتخذونه الها عمدا

بعض کو بعض کا گواہ ٹھہرایا ہے اور کہا کہ بعض مسیح کی عبادت کرتے ہیں اور اسکو عمدا خدا بنا رکھا ہے

وبعضهم يعبدون معه أمه ويحمدونها حمدا وفيهم فرقة قليلة يعبدون الله ويحسبونه

اور بعض اسکے ساتھ اسکی ماں کی بھی پرستش کرتے ہیں اور اسکے حمد میں مشغول ہیں اور تھوڑا سا فرقہ ایسا بھی ہے جو موحد ہے اور

فقلتم انه المختار احیاءً ا وتدمیرا
پس تمنے کہا کہ وہی مارنے اور زندہ کرنیکا مختار ہے

قد اغتاظ الاب الحاضی فقام الابن تذکیرا
باپنے اپنے غصہ کو افروختہ کیا پس بیٹا نصیحت دینے کیلیے اٹھا

احب الوالد المغتال اهلاکا وتخسیرا
باپ خونی نے لوگون کو مارنا اور ہلاک کرنا پسند کیا

وقلتم انه رد الامور الیه توقیرا
اور تمنے کہا کہ سب اختیارات اسکو دئے گئے

وقلتم انه الحامی ونبغی منه تخفیرا
اور تمنے کہا وہی مددگار ہے اور ہم اس سے مدد مانگتے ہین

وما فی نورنا ریب ولن تخفوه تغییرا
اور ہماری نور مین کوئی دخان نہین پس تم انکو ایسا پوشیدہ نہین کر سکتے

وهذا قولنا حق وطهرناه تطهیرا
اور یہ ہماری بات حق ہے اور پاک کی گئی ہے

ومن تلبیسهم قد حرفوا الالفاظ تفسیرا
اور انکی ایک تلبیس یہ ہے کہ تفسیر مین تحریف کرتے ہین

هو الله الذی قد قدر الاشیاء تقدیرا
وہی خدا ہے جس نے تمام چیزون کی تقدیر مقرر کین

فما نفعت نصائحه فقبل الابن تعزیرا
مگر بیٹے کی نصیحت نے اسکو کچھ فائدہ نہ پہنچایا بعد بیٹے نے تکالیف کو منظور کیا

فجاء الابن کالمنجی ونادی الخلق تبشیرا
پس بیٹا نجات دہندہ آیا اور اسنے لوگون کو خوشخبری سنائے

کان اباه قد شاخ وناب الابن تعمیرا
گویا اسکا باپ بوڑھا ہوگیا اور بیٹے کو اپنا قائم مقام ٹھہرایا

وهذا کله شرک فدع کذبا وتسحیرا
اور یہ سب شرک ہیں جھوٹھ اور دھوکہ دینے کو چھوڑ دو

فهل حر یخاف الله لما جئت تحذیرا
اور کیا تم مین کوئی آزاد ہے کہ اللہ سے ڈرے جبکہ مین ڈرانیکے لیے آیا

ولکن النصاری آثروا خبثا وخنزیرا
مگر نصاری نے خبث اور خنزیر اختیار کیا ہے

وقد بانت ضلالتهم ولو القوا المعاذیرا
اور انکی گمراہی ظاہر ہوچکی اگرچہ اب عذر پیش کرین

الاعلان تنبیهاً لکل من صال علی القرآن من النصاری وغیرهم من اهل العدوان

قد کتبنا من غیر مرة ان القرآن الکریم قد جمع التعالیم واکمل التفهیم وانه مشتمل علی علوم الاولین والآخرین وهو بعلومه کالبحر لا کحیاض من ذاق کل لجة بذیل فضفاض وفیه نور اصفی من نور النیرین ونقی من

القرآن الستم تمجدونه وتقدسونه وتعظمونه كمثل الله العالمين - الستم تقولون

کرتے تھے کیا تم خدا تعالیٰ کیطرح اسکی تمجید اور تقدیس اور تعظیم نہیں کرتے - کیا تم یہ نہیں کہتے کہ ہر ایک

انّ كل امر فوض الى عيسى وهو الله في الاولىٰ والاخرىٰ وهو الذي ترجعون اليه

امر عیسے کو سپرد کیا گیا ہے اور وہی خدا اس جہان اور اُس جہان مین ہے اور وہی ہے جسکی طرف رجوع دیئے جاؤگے

وتحضرون لديه ويحكم بينكم كملك اكرم واعظم وتعرفونه بصورته انه ابن مريم

اور جس کے پاس حاضر کئے جاؤ گے اور جو تم مین بادشاہ کیطرح فیصلہ کریگا اور تم اسکو اس کی صورت کے ساتھ پہچان لوگے

فموتوا ندامة يا معشر المشركين - وكيف تخفون شرككم وقد ظهرت الاسرار وبدت

کہ ابن مریم ہے سواے مشرکو شرمندگی سے مر جاؤ - اور تم اپنے شرک کو کیونکر چھپا سکتے ہو حالانکہ بھید ظاہر ہو گئے اور

الاخبار واشعتم عقائدكم بالاستعجال وزففتم زفيف الرال وانا عرفناكم وعرفنا

خبرین آشکارا ہو گئین اور تمنے جلدی سے اپنے عقاید شایع کر دیئے اور ایسی دوڑے جیسا شتر مرغ کا بچہ دوڑتا ہے اور ہمنے

الكيد والفن فكيف نحسن بكم الظن بعد ما كنا عارفين - انكم قوم تضلون الناس بتلبيساتكم

تمکو پہچان لیا اور تمہارا فریب بھی پہچان لیا پس ہم کیونکر تم پر نیک ظن کرین بعد اسکے جو ہم شناسا ہو گئے تم وہ قوم ہو جنہوں نے خلق اللہ

ليميلوا الى جهلاتكم ويقبلوا خزعبلاتكم ويجيئوكم كمسحورين - وانا سمعنا منكم

کو مکروں کے ساتھ گمراہ کر دیا تاکہ تمہاری باطل باتوں کیطرف دھیل کرین اور تمہاری خرافات کو قبول کرین اور جادو زدہ لوگوں کیطرح

سب نبيّنا مع الافتراء والمين - واحرقنا بالنارين وما نشكو الا الى الله وهو

تمہارے پاس آجائین اور ہمنے تم سے نبی صلعم کی نسبت گالیان سُنی اور افترا اور جھوٹ سنا اور ہم دو قسم کی آگ سے جلائے گئے یعنی ایک دشنام اور دوسرے افترا

خير الناصرين -

سو ہم کسیکے پاس شکایت نہین کرتے اور محض اللہ تعالیٰ کیطرف شکایت لیجاتے ہین اور وہ خیر الناصرین ہے -

---

القصيدة الفريدة التي يهدّ خفاء الاف وزيل غين العين ويأخذ الصّاد ولو علا القاف

قصیدہ نادرہ جدیدت کے تو دن کو ویران کرتا ہے اور آنکھ کی تاریکی کو دور کرتا ہے اور منہ پھیر نیوالے کو پکڑ لیتا ہے اگرچہ کوہ قاف پر چڑھ جاوے

تركتم ايها النوكى طريق الرشد تزويرا	على عيسى افتريتم من ضلالتكم دقاريرا
اے نادانو تمنے رشد کا طریق محض دروغ آرائی کی جہت سے چھوڑ دیا	اور عیسی علیہ السلام پر تمنے اپنی گمراہی سے کئی جھوٹ باندھے

فاي شئ نور الزمن بعد الظلام وذكر الله بعد ذكر الاصنام وجاء بشرب من تسنيم بعد حميم داع
الى الحمام فاعلم انه هو القران المبارك الذي نجا الخلق من نتن الاجترام وانشر الاموات من الرجام
وانزل الجود بعد ايام الجهام فمن هنا نفهم وجوه ضرورة القران ومنافعه لنوع الانسان وان كنت
لا تترك الادلال بانجيلك والاغترار بصحف عليك ولا تتوب من اقاويلك فهأنا ادعوك
للنضال وللتفريق بين الهدى والضلال مستعيذا بالله من شر الدجال فهل لك ان تتصدى
لهذا المضمار لتبيين حقيقة الاسرار انك تريد ان تقوض مجد القران وبنيانه ونريد ان نمزق
الانجيل ونزيف ادرانه ووالله انا من الصادقين ولسنا من الكاذبين المزورين ووالله ان
انجيلكم الموجودة غبار وتباب ودمار وليس بمعلم الحكمة بل سامر وهذار فتنزيهه ومدحه
عار وجرحه جبار وانا لا نجد فيه خيرا بل شرا وضيرا ونعوذ بالله من شره وكمال ضرره وغوائل
على عقل المادحين - كتاب مضل يدعوا الناس الى المخطورات بل المهلكات ويفتح عليهم ابواب
الهنات والسيئات والاباحات وعبادة الاموات ويجعلهم من المشركين - واشأم في بعض المقالات
واليمن في الاخرى وما تم لك ان يقصد في مشيه ويختار وسطا كذي النهى ولاجل ذلك طعنوا
فيه فلاسفة القوم ووخزوه باسنة اللوم وقالوا لا حاجة الى رده فانه كاف لرد نفسه وتراهم قائمين
على فوهتهم وهم من النصارى ومن اكابر عصبتهم بل من حكمائهم كمثل هؤلاء من جهلتهم ونجد كثيرا منهم ملبين
داعي الاسلام افضل الرسل وخير الانام وخاتم النبيين -

فيا ايها الاعداء من النصارى وفي الشرك كالاسارى لم تتكلمون كالسكارى
وتلبسون الحق بالباطل وتهربون من الذي بارز للنضال ان كنتم من اهل الكمال ومن الصادقين
واعلموا ان تحقيق الحق من كرم الطبع والصول من غير حق من سير السبع بمعزل عن اللدغ والقذع وهلموا
الى التناضل والتلع ونحن نحكم بعض حكمائكم في هذا الامر ونعاهد الله انا نقبل كلما حكموا من غير
العذر فهل لكم ان تبرزوا لنا تعاليم الانجيل وكلما هو فيه من لطائف الاقاويل وكذلك نكتب لكم في معارف
القرآن ودقائق صحف الله الرحمان فيزنهما الحكم بميزان العقل والدهاء ويحكم بين الخصماء فان كنا من
المغلوبين فنقبل لانفسنا ان نعذب كالمجرمين ونقتل كالفاسقين الكاذبين - وان كنا من الغالبين
فلا نطلب من المتنصرين الا ان يكونوا من المسلمين -

من الدرن والشين صحف مطهرة فيها كتب قيمة وحكم معجبة مع حسن بيان وبلاغة ذی شان
تسر الناظرين وهو اعجاز عظيم بفصاحة كلماته وبلاغة عباراته ورفعة معارفه وباكورة نكاته ولكن
النصارى واتباعهم انكروا هذا الكمال ۔ ونحتوا الشكوك وزينوا الاقوال ۔ وجاؤا بمكر مبين ۔ فقال
بعضهم ان القرآن فصيح ولا ننكر الفصاحة ۔ ولا نختار الوقاحة ۔ ولكن تعليمه ليس بطيب ونظيف
ولا يوجد فيه من وعظ لطيف ۔ بل هو يأمر بالمنكر وينهى عن المعروف ۔ وكلما علم فهو سقط
كالمريض المأوف ولا يصلح للصالحين ۔ اقول كلما هو قلتم فهو كذب صريح ۔ ولا يقول كمثله الا الذی
هو وقيح او من المفترين ۔ انكم لا تستطلعون بعيون الصدق والسداد ۔ ولا تسلكون الا مسالك
العناد وما تعلمون الا طرق الاعتساف ۔ وما غذيتم بلبان الانصاف ۔ وما اراكم الا ظالمين ۔
اعرفتم حقيقة القرآن ۔ مع كونكم محرومين من علم اللسان ۔ ومبعدين من سكك العرفان ۔
اتظنيتم البحر سرابا مستورا ۔ مع كونكم عميا وعورا ۔ لا تعلمون حرفا من العلوم العربية ۔ ولا تملكون فتيلا
من البساتين الادبية ۔ بل اراكم كاخی عيلة الماشين فی ظلام ليلة ثم تلك الدعاوی مع مفاقر
الجهل والضلال والانكار من شمس العلوم بانواع المكائد والاحتيال كبر عظيم وفسق قديم فسبحان
ربنا كيف يمهل الفاسقين ۔

ايها الجهلاء انتم تصولون على كلام قد اودعت سر المعارف اسرته وماثورة سمعته
وشهرته ومشهورة عصمته وطهارته وسلّم نضارته ونضرته واشتهر تاثيره وقوته فلا ينكره الا من فسدت
فطرته ۔ الا ترون الى قصر شاده القرآن والى علوم اكملها الفرقان ۔ والى انوار انزع فيه الرحمان
ووالله لا نظير له فی احياء الاموات ونفخ الروح فی العظام الرفات جاء فی وقت انقراض جيل
الصلحاء وظهر بعد اكفهرار الليلة الليلاء ووجد الخلق كمعروق العظم واخ العيلة او كنائم فی الليلة فنوّر
وجه الناس ولا كانارة النهار ونأولهم مالا كثيرا من درر العلم وانواع الانوار فانظر هل ترى مثله
فی تاثير ثم ارجع البصر هل ترى من نظير انسيت ظلمت ايام الانجيل اما جاءك خبر من ذلك الجيل
كيف كانت احاطة الضلالات على كل زمان ومكان اما لاحظت او ما سمعت من ذی عرفان
كانهم كانوا الخطوا الى اللحد ونكثوا كل ما عاهدوا من العهد واكلتهم ضلالاتهم كميت اكلته الدود
ودرم ايمانهم كمثل ما نخر العود اما قرأت احوال تلك الازمان الست تذكرها وعيناك تهملان

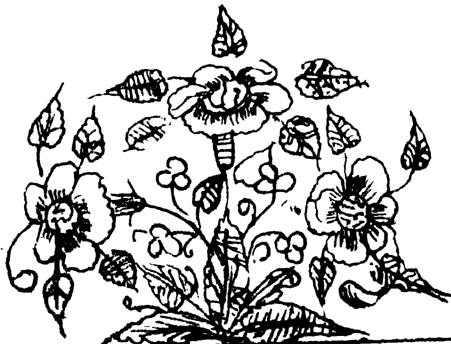
وقد مزقه سيف الله الجليل فلا تعرضوا كالضنين البخيل ولا تعثوا في الارض مفسدين - اتريدون
ان تنزعوا ما هو يُ ونزقعوا ما مزق الله واوهیٰ فلا تحاربوا الله كالمجانين - وغلسوا في صباح الله وبادروا
الى الحق كاهل الصلاح وكالعباد السابقين - وادخلوا البستان واتركوا النيران وانظروا
الروح والريحان واقتطفوا واتقوا الشوك والشيطان انكم لا تمهلون كما لم تمهلوا
آباءكم فلم قست قلوبكم وطاعت اهواءكم وسينصر الله عبده ودينه
ولن تضروه شيئا ولن تستطيعوا ان تطفؤا نور الله ولو متم
جهدا وسعيا وهذا اخر كلامنا وخاتمة جولان اقلامنا
وكفاك انك من اهل الثقات ومن الطالبين
والحمد لله اولا وآخرا وظاهرا وباطنا
وهو نعم المولى ونعم النصير

فكّر في قولي يا من اكفرني وحرّك قدمك لله الواحد ودع التذكر للمعاهد

ايها العزيز اقص عليك قصتي ان استمعت - وحبذا انت لو اتبعت - قد سمعت كلام
الذين بادروا الى تكفيري - فاوضح لك الآن معاذيري - وان شئت فكن عذيري - او من اللائمين
انى امرء من المسلمين او من بالله وكتبه ورسله وخير خلقه خاتم النبيين - لست من الذين يجترون
على خلاف المأثور من خير الكائنات - بل من الذين يخافون ربهم ويطهرون الخطرات - بيد اني
اعطيت مقامات الرجال - وعلمني ربي فهداني الى احسن المقال - وجعلني مهدى الوقت ومن
المجددين - فما افهم المكفرون كلامي وكفروني قبل التدبر في مرامي - فقلت والله لست بكافر
ويعلم ربي اسلامي فما تركوا قول التكفير - بل اصروا على ما نعلوا وظلموا في التقرير والتحرير - وقالوا كافر
كذاب - ونتربص عليه العذاب - والله يعلم انهم من الكاذبين المفترين او الجاهلين المستعجلين

فيا عدو الحق انك مدحت الانجيل فهرفت ونحت الفرية فاغربت واطرفت فهل لعل
الدعاوي فرار وبعد الاقرار انكار فاين تفر وقد جاء وقت افتضاحك فلا تستر وجهك بوشاحك
ولك من الورق الفاين ان كنت تثبت فضل الانجيل بغير المبين واني لك هذا يا رئيس المزورين - ايها
النصارى ما انتصرتم لتنوير العين بل لجمع العين وجذبات الاجوفين وتركتم تكاليف الصلاح لمطايب
الجفان ولذات الراح وتمدحون في قلوبكم مربع اللذات لا تعليم عيسى وطرق النجات وتستركفون الاكف
مذم الطيبين ليرشح على يدكم اناء فسيسيين - ويلكم انكم تركتم من عظم وجل واعرضتم عن الوسائل
واستسقيتم الطل وما فكرتم في عيسى وصرفتم العمر بعيسى ولعل - اروني كتابا تعلقتم باهدابه او اسمعوا
معنى محاسن الفرقان ونخب عجابه ولو بوا من ذكر محاسن الانجيل ولطائف اذابه اهو يثنيا به الفرقان
في بيان النكات او يحاذي في الدرجات او يتوازن في دقائق الكلمات كلا ان القران قد انفرد
في كمال الصفات ومعارف الالهيات واراءة الوسط الذي هو من اعظم الحسنات فما للبدر التام
وجنح الظلام انعظمون الكتاب الذي مملو من المنكرات وجاز عن القصد ودعا الى السيئات أم اغتررتم
بزخرفة محاله ومدحتموه قبل اختبار حاله مع انكم رئيتم انه لا يعلم طرق الكمالات ولا سبل المجاهدات
الموصلة الى رب الكائنات ولا يفصل احكام الرب ولا يرغب في العبادات بل يدعو الناس الى التنعم
والراح والراحة ويذهب حرارة الايمان ويغادر بينهم انفى من الراحة - فاذكروا الموت ايها الغافلون
وشمروا ايها المقصرون - وحققوا ولا تتبعوا الظنون وتدبروا وامعنوا كاهل الانظار ولا تجالسوا
كمجالس الطرار وقوموا واسمعوا قول من جاء من حضرة الغفار ولا تنصلتوا النصلات القرار ولا تؤثروا
حر الظهيرة على برد الصبح وسير الحديقة واكل الثمار قوموا لاستثمار السعادة واتوني بصدق الارادة
واعلموا ان الله يعلم ما تأمرون وما تظهرون وما تخافتون وقد غمرتكم مواهبه في الدنيا فلم تنسون
الاخرة كالمتمردين - اتخيرتم الدنيا وما هي الا دار فانية وعجوزة زانية وسترجعون الى الله رب
العالمين - فتفارقون شهواتكم كمفارقة القشر للب وتحرقون بنار الحسرت والحب وتدخلون
في غيابة الجب مخذولين - وما كتبت الا لاستبراء عذركم واستشفاف فرندكم لا لكشف ما
التبس على الناس وانجي الخلق من الوسواس الخناس فانزعوا عن الغي وارجعوا منتشركم الى النطق
فان العاقل يقبل الحق ولا يتأخر لمن عصا ولا يحتاج الى العصا اتريدون ان تمسكوا رمق الانجيل

وعشيرتي ولا حول ولا قوة الا بك يارب العالمين اليك انبت وعليك توكلت وبك
رضيت رب فاستر عوراتي وآمن روعاتي ولا تذرني فردا وانت خير الوارثين - بيدك البذل
والعطاء والعز والعلاء واذا اتيت فلا ياتي البلاء واذا نزلت فلا ينزل الضراء واشهد ان
لا اله الا انت ولا رافع الا انت ولا دافع الا انت عليك توكلت وبحضرتك سقطت وانت
كهف المتوكلين - احسن الي باحسني ولا اعلم غيرك من المحسنين وصل وسلم على رسولك
نبيك محمد وعظم شانه وارالخلق برهانه انا جئناك لدينه باكين تعلم ما في قلوبنا وتنظر
ما في صدورنا وانا معك طمعا وما ندخر عنك صدقا وروعا وما كنا ان نهتدي
لولا ان هديتنا وما وجدنا الا ما اعطيتنا فلا احد الا لك ويرجع اليك
كل حمد الحامدين - انك رب رحيم وملك كريم فمن جاءك
ووالاك واحبك وصافاك فلا تجعله من الخائبين -
فبشرى لعباد انت ربهم وقوم انت مولاهم سبقت رحمتك
غضبك ولا تضيع عبادك المخلصين
فالحمد لك اولا واخرا في
كل حين -



الا تقربت على الله بعد ما افنيت عمري في مساعي الدين حتى جاوزت الخمسين - وحماني مقلة ربي من سبل الشياطين - وما كانت منيتي في مدت عمري الا حماية دين خير الانام واعلاء كلمة الاسلام وكفى بالله شهيداً وهو خير الشاهدين -

يا رب يا رب الضعفاء والمضطرين - الست منك نقل وانك خير القائلين - كثر اللعن والتكفير - ونسبت الى التزوير - وسمعت كله ورئيت يا قدير فافتح بيننا بالحق وانت خير الفاتحين - ونجني من علماء السوء واقوالهم وكبرهم وولائهم ونجني من قوم ظالمين - وانزل نصراً من السماء - وادرك عبدك عند البلاء - ونزل رجسك على الكافرين - ومزقهم كل ممزق كما ذلت مطرود القوم - ومزق رد اللوم فانصرنا كما نصرت رسولك ببدرٍ في ذلك اليوم - واحفظنا يا خير الحافظين انك الرب الرحيم كتبت على نفسك الرحمة فاجعل لنا حظاً منها وارا النصر وارحمنا وتب علينا وانت ارحم الراحمين - رب نجني مما يقصدون - واحفظني مما يريدون وادخلني في المنصورين - رب فرج كربي واحسن منقلبي واظفرني بمقصودي طلبي وارني ايام طربي وكن لي يا ربي يا عالم همي واربي وصافني وعافني يا الله المستضعفين - كذبني كل اخ النزهات - وكفرني كل اسير الجهلات وما بقي لي الا ان انتجع حضرتك واطلب عونك ونصرتك يا قاضي الحاجات لعلك ترد نهاري بعد ان صغت شمسي للغروب - وضجر القلب من الكروب - ووالله ما تاوهي لفوت ايام السرور ولا للتنعم والحبور - بل للاسلام الذي صال عليه الاعداء - وافلت شموسه وطالت الليلة الليلاء وظهرت المداجاة في فرق الاسلام - والتفرقة في امة خير الانام - واما الكفار واحزاب اللئام فقد انتظموا في سلك الالتيام - والحسرة الثانية ان فينا العلماء والفقهاء والادباء ولكنهم فسدوا كلهم واحاطت عليهم البلاء الا ما شاء الله ربنا فارحم وتقبل منا دعاءنا واليك الشكوى يا العالم يقولون انا نحن اعلام الدين - وعماد الشرع المتين - ولكني ما رأيتهم احداً الذي يقول جرى خادم دين نبينا المحبوب لي بل سقطوا في الشهوات والاهواء والدعاوى والرياء وما احد اكثرهم الا فاسقين - وكنت اخال في ريق زماني انهم او اكثرهم من اعواني - ولكنهم ولوا دبرهم عند الابتلاء وكان هذا قدراً مقدراً من حضرة الكبرياء فالان اكون كافراد الذي يبيت في البيداء او كالذي يقعد في اهل الوبر وسكان الصحراء فالان قلت حيلتي وضعفت قوتي وظهر هواني على في حي